

نشانے

تصانیف

حضرت علامہ مفتی محمد رفیع صاحب رحمہ اللہ
ایسی رضویہ نڈ

ناشر

مکتبہ اولیسیہ رضویہ

بہاول پور

سیرانی روڈ

الحمد لله رسالہ ہدایاں امارت نبویہ و دیگر دلائل قویہ سے ثابت کیا گیا کہ
 واقعہ ایبہاد یونین یہ کہ نشانیاں سینکڑوں سال پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پیاری امت کو بتائی ہیں تاکہ جوں جوں امت ایسے ہیں کہ ان کو ان سے پہچانے
 اچھوسوم بہ

الاحادیث النبویہ فی بیان علامات الیومیین
 المعروفہ

ویبانی یونین کی نشانی

حضور نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
 تالیف

شیخ التوفیق محمد شمس الدین علامہ مولانا الحاجہ منقش محمد فیض الرحمن ایوبی ہوابور

نامش

مکتبہ اویسیہ رضویہ (ملتان) روڈ بہاولپور
 (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نمبرہ واصلی علیٰ رسولہ الکریم

”وہابیوں و دیوبندیوں سے ہمارا کوئی سیاسی - سماجی - ملکی تفریق جگہ نہیں رہتا۔ ان سے جھگڑا صرف ایک بنیاد کا اور اصولی مسئلہ ہے جس کا انہیں اعتزات ہے اور وہ امام جی جانتے ہیں وہ مسئلہ دہلی کے ہے۔ بجز تہذیبی ادب وراثت میں ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نصیب ہوا اور انہیں بے ادبی منافقین سے۔ اس نشست میں فقیر و بابیوں و دیوبندیوں کی وہ علامات لکھ کر پیش کرتا ہے جنہیں حضور مروجہ عالم صل اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئیوں میں پہلے بیان فرمائی تھیں کہ رسولی امت ان علامات کو دیکھ کر ان کے گمراہی سے عقائد سے بچ جائے۔ قبل اس کے کہ فقیر وہ علامات پیش کرے پہلے ایک مقدمہ لکھتا ہے جس سے غلام کو ان علامات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

مقدمہ

ہم اہلسنت کا مقصد ہے کہ حضور نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم آنے والے تمام واقعات کو نہجرت سے اسطرظہ نظر اور پھر ہر ایک کو بقدر ضرورت بیان فرمایا۔ اسے ہم علم غیب سے اور دیوبندی و بابی پیشگیوں سے تیس کر کے میں ان تمام احادیث کو فقیر نے رسالہ نور الہدیٰ فی علوم اذانکسب غدا میں لکھ دیا ہے۔ چند ایک بقدر (۱) بخاری کتاب بدو الخلق اور مشکوٰۃ جلد دوم باب بدو الخلق و ذکر الانبیاء میں حضرت نافع سے روایت ہے۔ تھام بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقلما فکتبنا عن نبی الخلق حتی دخل اهل الجنة متنازلهم حفظة الله من حفظه و نسیه من نسیه

(ترجمہ) حضور علیہ السلام نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا ہم کو کہ اتنا ہیہ انش کی خبر ہے ہی یہاں تک کہ حفظ تو ان اپنی منزلوں میں بیٹھے گئے۔ اور جس اپنی منزلوں میں۔ جہاں نے یہاں

دکھا اس نے یاد رکھا۔ اور جو بھول گیا وہ بھول گیا (دفعہ) اس جگہ حضور علیہ السلام نے وقسم کے واقعات کی خبر دی (۱) عالم کی پیدائش کی ابتداء کی طرح ہوئی (۲) پھر عالم کی انتہا کرین طرح ہوگی۔ یعنی ان روز ازل تا قیام قیامت ایک ایک ذرہ و قطرہ بیان کر دیا۔

۳۔ مشکوٰۃ باب المعجزات میں مسلم سے روایت عمرو بن اخطب سے روایت ہے کہ انہیں اتنا دے۔ فاکثرنا کما یناھو کا نین انی یوم القیامۃ فاعلمنا ان حفظنا

ترجمہ ہے۔ ہم کو تو ان واقعات کی خبر دی جو قیامت تک ہونے والے ہیں ہم میں بڑا عالم وہ ہے بجز ان باتوں کا حافظ ہے۔

۴۔ مشکوٰۃ باب الفتن میں بخاری و مسلم سے روایت حضرت حذیفہ سے روایت ہے ما تزلک شیعۃ یکون فی مقابہ یوم القیامۃ الاخذت ثابہ حفظہ من حفظہ و نسیہ من نسیہ

ترجمہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس جگہ قیامت تک ان کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اس کی خبر دے دی جس نے یاد رکھا یا دیکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

۵۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین میں مسلم سے روایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان اللہ انزل علی الخلق فی ارض من عتقت مشاوق الا ارض و مقارینہا ترجمہ ہے اللہ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی جس میں نے زمین کے مشغول اور مغرور کو رکھ لیا۔

۶۔ مشکوٰۃ باب اساجد میں عبدالرحمن بن عاص سے روایت ہے و یرث ربی عز وجل فی احسن صورۃ و وضع کفہ ینکب کنتی فوجدت بای و حایکون شکرتی ففعلت منی فی السموات و الارض

ترجمہ ہے۔ ہم نے اپنے رب کا بھی صورتیں دیکھا۔ رب تعالیٰ نے درخت پر عباد کے سینہ پر رکھا جس کو خدا تک ہم نے اپنے تئیں عباد کی ہیں تمام

دن میں کی چیزوں کو ہم نے جان لیا۔

۵۔ شرح سوابق لہذا رتانی میں حضرت نبی اللہ ان کرکر روایت سے ہے۔
 اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِي الدِّمَاءَ فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلَى مَا هُوَ كَانَتْ فِيهَا اِلَى
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى كَيْفِ هَذَا۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ تے ہمارے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمادیا۔ پس ہم اس
 دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس طرح دیکھ لے رہے ہیں جیسے اپنے
 اس ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔

۶۔ مشکوٰۃ باب المساجد بروایت ترمذی ہے فَتَجَلَّيْ لِي مَحَلَّ الشَّيْءِ وَرَبِّ قَسَمٍ
 ترجمہ: میں ہمارے لئے ہر چیز کا ظاہر ہو گئی۔ اور ہم نے پہچان لیا۔

۸۔ مسند امام احمد ابن حنبل میں بروایت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے
 لَقَدْ شَرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا يَحْتَمِلُ طَاعًا فَيُجَنَّبُهَا حَيْثُ
 اِنْ ذَكَرْنَا مِنْهُ جُلُوسًا

ترجمہ: ہم کو حضور علیہ السلام نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے
 پر بھی نہیں ہلاتا۔ مگر اس کا ہم کو علم بتا دیا۔

خلاصہ ان جملہ احادیث سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کائنات کے ذرہ ذرہ کو جانتے تھے اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم کو بتا رہے تھے۔

(مسوالم) بعض کمزور دماغوں بالخصوص دیوبندیت و اہلبیت اور مغربیت زدہ
 لوگوں کو ہم پر تائید کے تھوڑے سے عرصہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کائنات کے ہر ذرہ و اتمات کس طرح بیان کر دیئے

(جواب نمبر ۱) یہ تو ہم اس دماغ میں پیدا ہو سکتا ہے جسے حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے کلمات سے انکار ہے وہ ظاہر ہے کہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر کمال آپ کے کلمات کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ہمارے
 مٹا دینے میں کہ وہ تھوڑے عرصہ میں زبور کو پڑھ لیتے تھے چنانچہ شکوۃ شریف باب
 زبور کا لہذا میں برایتا ہوں کہ یہ وہی اللہ عز و جل روایت ہے خُفِّفَتْ عَلَيَّ ذَاكُ الْقُرْآنِ اَنْ
 يَّأْتُوهُ وَآبَتْهُ فَتَسْرِعُ فِيْقُرْءَانِ الْقُرْآنِ اَنْ تَسْرِعُ

حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) کو اس قدر ہلکا کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر
 زین لگانے کا حکم دیتے تھے تو آپ ان کی زین سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے۔

یہ حدیث اس بلکہ اس لئے بیان کی گئی۔ کہ اگر حضور علیہ السلام نے ایک وعظ میں اذ
 اول وآخر واقعات بیان فرمادیئے تو یہ بھی آپ کا معجزہ تھا جیسا کہ حضرت داؤد ان
 کی ان میں ساری زبور شریف پڑھ لیتے تھے۔

(جواب نمبر ۲) جملہ محدثین اور شاہین کتب امدیہ متفق ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں
 حضور علیہ السلام کا جملہ افادات کا بیان کرنا حضور علیہ السلام کا معجزہ ہے۔

(جواب نمبر ۳) یعنی شرح بخاری، فتح الباری اور شاہ الساری شرح بخاری، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ
 میں ہے قِسْمٌ فَلَا كَلْفَ عَلَيَّ اَنَّهُ اَحْكَمُ فِي الْمَجْلِسِ الْاَوَّلِ بِمَجْمُوعِ اَحْوَالِ
 الْمُتَلَوِّينَ مِنْ اَبْنَاءِ اَكْبَرِهِمْ اِلَى اَنْتَهَا شَيْئًا۔ اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور
 علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے سارے اعمال کی ابتداء اتنا تھوڑے
 ہی۔

(۴) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شرح شفا علی قاری و زرقانی شرح سوابق فیہم الارض
 فَرِحَ شَفَاءُ مِیْنِیْ جَعَلَ حَقِيْقَةً اَنَّهُ اَكْبَرُ رُضٍ وَجَعَلَهَا مَجْمُوعًا

کہ حدیث کہتے ہیں وہ خود بخود نظر آئے بغیر ازل سے ہوا تھا پس تشریف لے گئے ازل
 میں تھا اسکی اطلاع علی مافوق اس سریت و علامت ہے کہ حضور علیہ السلام کے اپنے

محمد ثنی کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام تمام عالم کو
 از ازل آید ہونے والے واقعات کو اس طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی اپنے
 ہاتھ میں آمیزے کر اس کو دیکھتا ہے۔

خصوصیت سے مذہبی ہر یوں کی نشاندہی بھی فرمائی۔ چنانچہ ابو داؤد شریف میں حضرت
 ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمہ فقیہ کے متعلق سرکاری یہ حدیث نقل فرماتے ہیں :-
 قال الله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من فائدة فقلت اني
 ان تلقى الله نيا بيلغ من معه ثلثة مائة فصاعد الا قد سمعا
 لنا باسمه واسم قبيلتهم (كذا في المشكوة باب الفتن)

ترجمہ :- تمہاری قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا
 جو آج سے قیامت تک کسی نشتے کا بانی ہوگا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو یا اس سے زائد
 ہوگی یا انکے کہ حضور علیہ السلام نے اس کا نام اور قبیلہ تک کا نام نہیں بتلایا۔

(ف) سب کو معلوم ہے کہ جتنے بزرگ ہیں ان ہر ایک کا امام مقتدا ضرور ہے
 مثلاً قادیانیوں کا غلام احمد اور خاکساروں کا غایت اللہ مشرقی اور شیخیوں کا سرسید
 علیگڑھ اور نجد کے دہلیویوں کا محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ وغیرہ

۳۔ بہتر فرقہ

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم تفرق امتي على ثلاث وسبعين ملة كاهن في النار
 الا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابي
 (رواة الترمذی)

(مشکوٰۃ شریف، باب الاعتقاد، مکتبہ الاستاذ محمد شہین عربیوں کے روایت ہے)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی جن میں سے
 سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ کون کون ہوں گے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے
 (ف) اس حدیث شریف میں بہتر فرقوں کے اصولی گروہ مراد ہیں ورنہ ان کے فروع کی تعداد
 تو کہیں اس سے زائد ہے۔ مثلاً خود شیعہ ورافضی کے فروع فرقت تقریباً سترہ، اثنی عشر
 جس کی تفصیل فقیر کی تصنیف "آئینہ شیعہ مذہب" میں دیکھئے۔ اور اس وہابیت کے بھی
 کئی ٹوٹے ہیں۔ مثلاً وہابی غیر مقلد۔ وہابی دیوبندی۔ مودودی تبلیغی وغیرہ وغیرہ اس کے
 متعلق اجمالاً ہم نے آگے چل کر عرض کر دیا اور تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس نادیدہ" میں
 میں دیکھئے۔

(ف) بہتر فرقوں میں بہتر کا جتنی ہوتا لازمی امر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم غلط ہو جائیگا
 اور ہر سب کو معلوم ہے کہ دنیا بدل سکتی ہے لیکن قرآن نبوی نہیں بدل سکتا۔ اسی لئے اس حدیث
 شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مدعی ہے کہ ہم ناجی ہیں باقی سب نادری لیکن فقیر اسی
 غفلت کو کتاب ہے کہ اسی حدیث میں ناجی ہونے کا ثبوت موجود ہے

دعا ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
 فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی بلکہ آپ کے وصال شریف کے بعد امت کا
 شیرازہ منتشر ہوا ہے اور ہر فریب سے قلعہ رکھتا ہے۔ اور پھر تعالیٰ ہی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے لئے علم غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اہلسنت کا ہے باقی فرقے اولاً میرے
 سے اس حدیث شریف کے منکوحہ جیسے منکران حدیث (جگہ انوی نیچری۔ پرویزی -
 مرزائی اگر بعض فرقے اس حدیث شریف کا منانے میں تو نوعیت قرار دے کر ٹھکرا دیتے ہیں
 جیسے غیر مقلد۔ غلام قادیانی۔ نیچری۔ مودودی ڈالٹے دیوبندی علما کہہ مانتے ہیں لیکن
 بحیثیت علم قیام نبوی کے نہیں بلکہ دلیہ ہی۔

(۲) ناجی ہونے کے لئے خود حضور علیہ السلام نے تعین فرمایا کہ صالحیہ و اصحابی یعنی ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال ملازمین ہی لئے وہ خوشی ہے کہ اعمال صالحہ پر کسی طرح میں جیسے صحابہ کرام یعنی اللہ عنہم کا ہوں تھا بلکہ وہ علوم کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عملی نمونہ ہے لیکن ان کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے اس لئے کہ صرف اعمال صالحہ مراد ہیں تو پھر منافقین میں صحابہ جیسے اعمال صالحہ تھے بلکہ ان سے بڑھ کر جیسا آئمہ ادراق میں کاپ لا حفظ فرمایا گئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمُتَّقِينَ فِي الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی منافقین جہنم کے سب سے نیچے درجہ ہیں ہوں گے۔

بلکہ "ما انا علیہ واصحابی" سے عقائد مراد ہیں اور ان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی ضروری ہیں چنانچہ اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ تختہ الاغوان فی مشعب الایمان میں دیکھئے یہی پاک شہر لڑاکا صل اللہ علیہ وسلم کے عقائد کو عقائد جن پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زندگی بسر فرمائی بصرہ تھائی وہ جملہ اہلسنت کو نصیب ہیں اس کے دلائل تفسیر اویسی میں ہیں۔

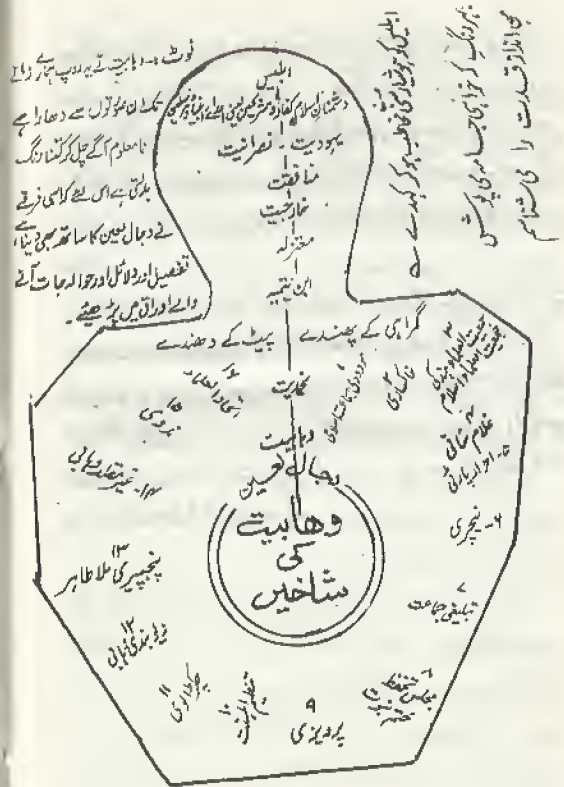
ان دونوں دوسلوں سے واضح ہوا کہ بہتر فرقوں نے لازماً جہنم میں جانا ہے لیکن اس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اس وقت ہوگا جب ہم عشر میلان میں حاضر ہونگے اس کے باوجود احادیث مبارکہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ بد مذہب کے علامات اور نشانیوں بیان فرمائی ہیں چونکہ ان تمام مذہب سے شر ترین فرقہ وادیہ دیوبندیہ کا ہے اس لئے ہم صرف اسی فرقہ کے علامات بیان کرتے ہیں۔

(۳)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بد مذہب سے اپنی امت کو دور رکھنے کا حکم فرمایا

میں وہ لوگوں سے نہ صرف دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے بلکہ فرمایا کہ اگر وہ تم سے ملے تو تم سے ہٹ کرنا اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی دنیا میں وہ لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگوں کی ایسے عیار و مکار سے بال بھلائے ہوئے ہیں اور اگر گمراہ کی طرح مختلف روپ دھارنے والے ہیں تو یہ قریب کا مسلمان ان کی نشان دہی اور چابکدستی اور چالاک سے خوب

دور رہنے کی فرقہ واصل وہی دشمنان اسلام ہے جس نے یہودیت و نصریت و عیسویت اور یہود و عیسائیوں کے بعد مسترکہ پھر اہل تیبہ کے ہمنوا ہو کر اپنی اپنی مہر سے اب ان کا نام نجدی و بابی و دیوبندی و مودودی احرار کی طرح رکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ہے۔ تفصیل فقیر نے رسالہ "دیوبندی و بابی کا نسب" میں لکھی ہے۔ رسالت رسالہ ہذا کی مناسبت سے مندرج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیے۔



اہل باطل سے رہیں سنی مسلمان ہوشیار

وہابیوں دیوبندیوں کو محمد بن عبد الوہاب کے گہری مناسبت بلکہ پوری مشابہت ہے اور یہ محمد بن عبد الوہاب نجد کا باپ تھے اور ان تیسہ واہی قیم کا پرستار تھا
 اس قیم وہابی تیسہ خارجی مذہب کے علمبردار تھے اور قاصدیت منافقت کا دوسرا نام ہے اس بحث کو فقیر نے اپنے رسالہ 'اہلین تارویدہ میں تفصیل سے لکھا ہے۔
 ان میں تم پہلے وہ روایات پیش کرتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد کے متعلق ارشاد فرمائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پترین و بن نجی

ابن المغیرہ بن عبد الرحمن وعبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن عمر و بن حرم وغیرہ جہا میں اہل العلم قالوا قدیم آؤ کر عاہر میں
 مالک بن جعفر ملاعب الاسنہ علی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالمدینہ فعرض علیہ الاسلام و دعاہ الیہ فسلم یسلم و لم یبعث
 و قال یا محمد لو بعثت رجالا من اصحابک الی اہل نجد
 فذکر ہمدانی امرک رجھوت ان یسجدوا لک فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم فی اخشی علیہم اہل نجد فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی
 اخشی علیہم اہل نجد فقال آؤ سراء انا لہم جار الخ البدایہ
 و النہایہ ص ۳۱۱۔ مامر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ طیبہ گیا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسلام پیش کیا اور اپنی طرف دعوت دی اس
 نے اسلام قبول کر لیا اور نبی نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے اصحاب کے ساتھ آؤ
 نجد میں تو میں بھیجوں وہ اسلام کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ قبول کر لیں گے
 تو اپنے فرمایا اصحاب کے متعلق مجھے نجد میں سے خطر ہے۔ مامر بن مالک نے کہا
 کہ میں ضامن ہوں۔

حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مذکورہ فرمان سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدی کو ذاتی مناد ہے۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی خطرناک ہے
 قَالَ يَا مُحَمَّدُ كَذَبْتَ بِمَا لَا يَنْبَغُ لَكَ اَنْ تَكُنَّ لِاهْلِ النَّجْدِ كَذَعُو
 تَهُمْ اِلَّا اَمْرَكَ وَحَدَّثْتَ اَنْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَاقِيْ اَحْسَنَ اَهْلِ النَّجْدِ عَلَيْهِمْ -

بخاری شریف ص ۵۸۶ - ج ۲

تسطانی ص ۳۱۴ - ج ۶

ابن ہشام ص ۱۸۵ - ج ۲

ابن سعد ص ۹۳ - ج ۳

یعنی عامر نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے اصحاب سے چند اصحاب بھیجے تاکہ نجدیوں کو وعظ کریں ممکن ہے نجدی آپ کے صلہ گوش ہو جائیں آپ نے فرمایا کہ مجھ کو تمہاری سے مدد لگائے چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطرہ صحیح نکلا کرتا تھا۔
 تک جتنا اس فرقہ نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچایا ہے اور کسی گمراہ فرقے نے نہیں پہنچایا۔

(۲)

علامہ دسلان نے اپنی کتاب میں کتب صحاح سے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

كَتَبْتُ فِيْ هَٰذَا الرِّسَالَةِ اَعْقِبِيْ كُرْسَاتِ كَ الْاِيَامِ مِنْ بَرْمُومِ
 نَفْسِيْ عَلَى الْقَبَائِلِ فِيْ كُلِّ حَجٍّ بِاَبْرَسِ اَنْتَ وَالْهَيْتَالِ كَ

”وَسَمِىَ وَلَمْ يُخْبِرْنِيْ أَحَدٌ“
 جو ابنا آئینج ولا آخیش مین
 رو بہ بنی حنیفہ ۱۶ الدر المنیر ص ۵۵
 بنو منقذ کی وادی کے مشرق خطہ کا الارم - علامہ دسلان نے لکھا کہ

ان وادیہم وادی فتن الی آخر
 الدهر ولا یزال فی فتنہ من
 کذا بہم الحیر و القیمہ و
 فی روایۃ ویل لیلیمہ ویل
 لافراق لہ
 (الدر ص ۵۲) مذہب کے۔

نوٹ :- واضح رہے کہ مسعود عالم صاحب ندوی کی تقریر کے مطابق وادی حنیفہ کا دوسرا نام یامہ بھی ہے۔ یہ حوالہ آگے آتا ہے۔

(۳)

جامع ترمذی میں حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔
 قَالَ مَامَاتِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَ سَلَّمَ وَ هُوَ بِکَ وَ شَلَا شَہ
 اَحْیَاؤُ ثَقِیْفَ بَنِی حَنِیْفَہ وَ
 بَنِی اَمِیہ (ترمذی)
 قبیلہ بنی امیہ

(۴) ثقیف و بنو امیہ کی داستان طویل ہے اور مجھ کو تعالیٰ ان دونوں قبیلوں اور دعائی لحاظ سے بنو حنیفہ قبیلہ سے جو مل دان کا رشتہ ہے۔ یہ یہ خبیث اُسی بنو امیہ۔ رنگ ہے تو قبیلہ بنو حنیفہ سے محمد بن عبد الوہاب نجدی پیدا ہوا۔ ایسا نثرین

خود فیصلہ فرمائیں کہ نبوت کو کون قابل ہے کہ راست ہے وہ بندوں اور وہابیوں کو زیادہ
محمد بن عبد الوہاب تجویز سے گہری عقیدت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجدیوں کا دھوکہ

قدّم عامر بن مالک بن جعفر

الکلابی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هدي
لَهُ فَنُكِبَ يَتَبَلَّ مِنْهُ وَعَرَضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامُ فَنُكِبَ يَسْلَمُ
وَلَمْ يَجِبْ وَقَالَ لَوْ بَعِثْتُ مَعِيَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي إِلَى تَوْحِي
لِرُجُوتِ أَنْ يَخْبُوا أَوْ عَوْنِكَ وَسَبْعُونَ أَفْرَكَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْهِمْ أَهْلُ تَخَدُّبٍ فَقَالَ أَنَا لَهْمُ جَاهِدَ أَنْ يَعْزِضَ نَهْمُ كَحَدِّ
فَعَفَّ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا
مِنَ الْأَنْصَارِ رَشِيدَةً يَسْتَوُونَ الْقُرْآنَ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْمُنَازَعَةَ
عَمَّا وَالسَّاعِدِي فَلَكَ مَا تَرَدَّدَ بِعِ مَعُونَتَهُ فَلَقِيَهُمْ
النُّزُومُ فَاجْمَأَ بِهِمْ فَكَادُوا هُوَ فَتَقَاتُوا أَفْقَلِ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الطَّبِيعَةُ الْكَبِيرَى لَابِنِ سِدِّ مِلَّةٍ

عامر بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسلام پیش کیا اپنے
قبول نہ فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اس نے
نہ قبول کیا اور تہی ہوا کہا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ میرے
ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مسلمان ہوں جائیں
تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اصحاب پر نجدیوں سے مجھے خطرہ تو

عامر بن مالک نے کہا کہ میں ذمہ دار ہوں اگر ان پر کسی نے زیادتی کی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سزا دے گی جو ان سے بھیج دیئے ہیں کہ قرآن کا جانتا تھا
اور مذہب کے لوگوں پر امیر مقرر کر دیا جب وہ اصحاب قرآن پر موعظہ بھیجے تو ایک قوم کی
اکثریت نے ان پر گیارہ ڈال کر جنگ کی اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن
تھے سب کو شہید کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص صوفی اصحاب جن کو اصحاب صفہ کے نام سے
پکارا جاتا تھا نجدیوں نے ان سب کو دھوکے سے لے جا کر شہید کر دیا یا کرایا۔ تو
نہایت بڑا کہ یہ فرقہ تجدید صوفیوں کے پرانے دشمن ہیں ابھی ان کا سب سے بڑا
محلہ صوفیوں (اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ) پر ہے کہ ان کے متعلقات و مملوکیات کو
شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں اور ان کے ماننے والوں کو مشرک بدعتی اور
ابو جہل سے بدتر سمجھتے اور کہتے ہیں اور اولیاء اور ان کے مزارات کو بتوں سے
تعبیر کر کے اپنے غلط و نادر مزارات کی بیوقوفانہ پیروی پر اسکتے ہیں۔ نجدیوں نے علی
ثروت پیش کر دیا ہندی پاکستانی واپسی و رہنمائی بھی کرکشی کر بڑی کرتے ہیں۔ لیکن عیسائی
مجموعہ اور بے بس ہیں۔

شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہنشاہی کی

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال لما

لِذَلِكَ وَالتَّحَدُّثُ أَنَّ يَسَّ خَلَقُوا فِي دَارِ الشَّدَّةِ وَفِي شِدَّةٍ وَرُؤَا
فِيهَا فِي أَمِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوًّا فِي الْيَوْمِ
الْأَيُّمِ الْعَدُوِّ وَالْهَ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ يَسَّ يَوْمَ الرَّحْمَةِ فَاعْتَرَفَ مِنْهُمْ
الْبَيْتُ لَعْنَهُ اللَّهُ هَيْئَةً يَسَّ جَبَلٍ عَلَيْهِ بَشَلَهُ فَوَقَفَ

عَلَى بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا أَرَادَ دَاخِلًا عَلَى بَابِهَا قَالُوا آمِنِ الشَّيْخَ نَالِ
شَيْخُ فَمِنْ أَهْلِ الدَّارِ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ خَصْمًا لَكُمْ
يَسْمَعُ مَا تَقُولُونَ وَتَعْمَلُونَ أَنْ لَا يَكُونَ مَعَكُمْ مِنْهُ زَلِيلًا وَنَحَاقًا نُوا
أَجَلًا فَاصْبِرُوا فَدَخَلَ مَعَهُمْ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

(سیرۃ ابن ہمام ص ۳۳ ج ۲ - تاریخ طبری ص ۹۴ - البدایہ و النہایہ ص ۱۴۴)
قریباً ۱۰۰ - عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کفار مکہ نے اجتماع کیا اور دارالندوہ میں داخل ہوئے
میں سے تیار ہوئے تاکہ دارالندوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ
کریں صبح ہی تیاری کر کے آئے اور اس دن کو یوم زحمت نام رکھا گیا تو ابلیس لعنت
اللہ علیہ ایک عسکری چادر اور مکر بڑے بزرگ کی شکل میں آکر دروازے پر کھڑا
ہو گیا۔ جب کفار مکہ نے اسے دروازے پر بچڑی کی شکل میں دیکھا۔

فَلَمَّا كَانَتْ ثُلُثُ نَارِكْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُهُمْ فِي دَارِ النَّدْوَةِ وَهُوَ دَاخِرٌ قَصَصَ عَلَيْهِمْ كَلْبَ
وَقَتْلَهُمْ وَرَأَوْهُ فِيهَا فَدَخَلَ مَعَهُمْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْرُورٍ شَيْخٌ وَقَالَ
أَنَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ (تاریخ الاکابر لابن اثیر الحمزری ص ۳۳)

تو جب قریش نے یہ سچا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھٹنے سے انہوں نے
اجتناب کیا پھر دارالندوہ میں انہوں نے اجتماع کیا اور وہی کلب کا گھر تھا جس
میں انہوں نے مشورہ کیا تو ان کے ساتھ ابلیس بھی (نجدی) شیخ کی شکل میں داخل
ہو گیا اس نے کہا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

وہ اسے منکرہ کمال سے ثابت ہوا کہ ابلیس نے بھی
صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نجدی کا روپ دھارنا ابلیس نے اس روپ میں

مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی جو نجدی کے ظاہر و باطن میں ہے جن
اس کی تمام اقوام میں اور کی کو نہیں ہو سکتی۔

اہل اسلام سوچیں اور اس کا جواب دیں کہ آخر ابلیس جیسے اسلام کے بڑے
دشمن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں شیخ نجدی کی شکل کیوں اختیار کی
اس کا جواب صرف اور صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ابلیس کو نہاد پولیڈ پر اعتماد تھا
کہ وہ ابلیس کے آکر کاربن کر بھی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیچھے اور بکے غلاموں
میں اولیا و کرام کی دشمنی کا ثبوت ہم پہنچا دیں گے۔ خلاصہ کلمہ کہ جسے کبھی شیخ کو
کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ کون ہے تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں
نجدی بزرگ ہوں سنا تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ تیاری
کر رہے ہو تو تمہارے ساتھ عسکری دی ہے تاکہ سنا جائے کہ تم کیا کہتے ہو۔
اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت رو نہ جائے۔ کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف
لائے۔ تو ابلیس لعنت اللہ علیہ کفار مکہ کی مجلس میں شامل ہو گیا۔

(۱) اس مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ روایت نجدیت غیر مقلدیت کی بنا دغا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے ابلیس نے کفار مکہ کی معیت میں توڑی
(۲) اس مذکورہ عبارت سے شیطان کا فساد فی نجدیت کے مرتبہ کو حاصل
کرنا ثابت ہوا۔

(۳) جس شیطان نے فساد فی نجدیت کے روپ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھٹلے اور اسلام کے مٹانے کا مشورہ پیش کیا تو اسی لئے نجدیوں، دیوبندیوں
اور ان کے یاروں دیوبندیوں کو محبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے بغض اور
مرداوت ہے۔

ابلیس یعنی شیخ نجدی کی مصطفیٰ دشمنی کا ثبوت

فَسَاءَ وَدَّ شَرًّا قَالَ قَاتِلْكَ مِنْهُمْ أَحْسَنُوهُ فِي الْحَدِيدِ وَأَعْلَوْا عَلَيْهِ بَابًا... قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا هَذَا إِلَّكَ سَيِّئِي وَاللَّهِ لَنْ حَبْتُمْ كَمَا كُنْتُمْ لَنْ يَكُونَنَّ أَمْرًا مِنْ دَوْلَةِ الْبَابِ الَّتِي أَنْقَضْتُمْ دَوْلَتَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ

تو کفار نے مشورہ کیا پھر ان سے ایک نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دو اور آلا لگا دو۔ نجدی کے بڑے نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ رائے درست نہیں خدا کی قسم اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے اصحاب تک پہنچتا رہے گا۔

(ف) خود کہیے کہ نجدیوں کا کتنا شغف ہے یہ صرف اسی ابلیس کا کارنامہ ہے جو اس نے اپنا منظر اقم اپنی نجدیوں کو بنایا اور ان کے شیخ کا ہم شکل ہو کر واضح کیا کہ ابلیس شرارت دیکھتی ہو تو نجدیوں کو دکھاو۔ چنانچہ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ نجدیوں نے بانی اسلام علیہ السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ کیا کیا ابلیس داستان اور نجدیوں کے کارنامے فقیر کی کتاب ابلیس تا دیوبند کا مطالعہ کیجئے۔

مکملہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق ابلیس کا اقرار

قَالَ قَاتِلْكَ مِنْهُمْ تَحْدِيثًا مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَلَنْفِيكَ مِنْ بَلَدِهِ نَافَا ذَا الْخَوْجِ عَسَا فَوَ اللَّهُ مَا نَأْتِيكَ إِلَّا أَنْتَ دَهْبَسَ لَكَ حَيْثُ

وَفَجَّ إِذْ قَاتَبَ عَسَا وَفَرَّغْنَا مِنْهُ فَأَضَلُّنَا آمَسْنَا وَالْفَيْنَا كَمَا كُنْتَ قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا هَذَا إِلَّكَ مِنْ بَيْنِ أَمْزِجِيكُمْ وَحَدِيثُهُ وَحَدِيثُهُ وَحَدِيثُهُ عَلَى قُلُوبِ الرِّجَالِ بِنَايَاتِهِ بِهِ وَاللَّهُ لَوْ كُنْتُمْ كَذَلِكَ مَا أَمْسَلْتُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى سَخِي قَسَمِ الْعَرَبِ فَيَجْلِبُ عَلَيْهِمْ بِسَدِّ إِلَاقٍ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيثُهُمْ حَتَّى يَتَأَبَعُوا حَدِيثَهُ

سیرۃ ابن ہشام ص ۱۱۱ تاریخ طبری ص ۱۱۱

پھر ان سے ایک نے کہا ہم اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے اور شہروں سے بھی پھر جب ہم سے دور ہو گئے تو خدا کی قسم ہمیں پروردگار نہیں جہاں جلتے جب ہم سے غائب ہو گئے اور ہم سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام سنوار لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے تو جو ہوگا سو ہوگا نجدیوں کے بڑے (شیطان) نے کہا نہیں خدا کی قسم یہ تمہاری رائے صحیح نہیں کیا تم نے اس کے بہترین اور صحیح کلام کو نہیں دیکھا اور لوگوں کے دلوں پر چھا جانے کو نہیں دکھا جو وہ لاتا ہے خدا کی قسم اگر تم نے یہ کام نہ کیے والاکا تو تمہارے تمام عجب قبائل پر چھا جائے گا۔ اور تم اس میں نہیں رہ سکتے حتیٰ کہ تمام اس کے قول کے تابعدار بن جاؤ گے

(ف) ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ ابلیس لعین کے مشن کا مرکز نجد ہے۔ اسی لئے اس نے شیخ نجدی کی شکل و صورت اختیار کی اور نجدیوں کی شکل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ میں بھی دشمنی کا ارادہ کے وصال کے بعد نجد کے علاقہ قدیم محمد بن عبدالمطلب کو کھڑا کر کے نبوت و ولایت کی گستاخی پر اکسایا۔ اور اس کی شرارت نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ انتشار پھیلایا کہ آج گھر گھر شتر اور فساد برپا ہے۔ ایک گھر میں ہندو مذہب رائج نہیں باپ سنی ہے تو بیٹا وہاں فساد ایک ہی خاندان میں کوئی دیوبندی ہے تو دوسرا مردود کی ہے اس میں کوئی شیعہ

ہے تو کوئی خارجی و غیرہ وغیرہ

نجدیوں کو نبوت کی بددعا

مشکوٰۃ جلد دوم باب ذکر الہین و اشام اور بنواری ۲۲۷ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دبیائے رحمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جوش میں ہے بارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتی جارہی ہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَاہِنَا اے اللہ ہمارے لئے سارے شام میں برکت دے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمِنَا اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے صاف میں سے بعض نے عرض کی تو فی نجد نایا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے پھر حضور علیہ السلام نے وہ ہی دعا فرمائی کہ شام اور دین کا ذکر فرمایا۔ مگر نجد کا نام نہ فرمایا۔ انہوں نے پھر توجہ دلائی کہ تو فی نجد دعا حضور یہ بھی دعا فرمائی کہ نجد میں برکت ہو عرض یمن بارمین اور شام کے لئے دعائیں فرمائیں۔ بار بار توجہ دلائے پھر نجد کو دعا فرمائی بلکہ آخر میں فرمایا هَذَا الْاَرْضُ لَنَا وَالْقِيَمَةُ لَهَا وَيَطْعَمُ قُرُونُ الشَّاطِطِیْنِ میں اس اذی محروم خط کو دعا کس طرح فرماؤں وہاں توڑنے اور پھٹنے ہوں گے اور وہاں شیطان گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک میں وہ جسام ہوں گے اور وہاں شیطان کی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک میں وہاں کے فتنہ کے بعد نجد کا فتنہ تھا جس کی آپ نے اس طرح خبر دے دی۔

خاتم کا۔ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نجد غیر برکت کی جگہ نہیں بلکہ فتنہ و شر کی جگہ ہے کیونکہ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کو اپنی دعائے غیر سے محروم فرمادیا اور ہمیشہ کے لئے اس خطے پر شقا وعدہ بدیہی کی تیر لگ گئی۔ اب وہاں سے کسی غیر کی توقع رکھنا تقدیر الہی سے جنگ کرنا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہاں کی خاک سے کوئی ایسا شخص ضرور اٹھے گا جو شیطان کی رائے کا پابند ہوگا یا جس طرح صورج کی پھیل جاتے والی پہلی کرن کو۔ "قرن الشمس" کہتے ہیں۔ اسی طرح شیطان کا فتنہ بھی وہاں سے سارے جہاں میں پھیل جائے گا۔

(اشارہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت) | خود جہاز کا انیس رجز افیانی (نقشہ) سامنے رکھ کر آپ کو واضح طرز پر

نظر آئے گا کہ نجد کا علاقہ میدہ منورہ کے باطل مشرقی سمت پر واقع ہے مدینے سے سرکار مدینہ نے جن افغان میں اس سمت کی طرف اشارہ کئے ہیں وہ ایک دغا داروں کو چونکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگاہ رسالت بناہ میں نجد کا فتنہ امت کے لئے کس درجہ ہولناک اور ایمان شکن تھا۔ اب اس عنوان پر رد میں حضرت کو ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت حفصہ کے دروازے پر کھڑے تھے وہاں سے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ فتنہ جگہ یہ ہے یہاں سے شیطان کی سیکنگ نکلے گی راوی کو شک ہے کہ یہ الفاظ حفصہ نے

قام باب حفصہ فتعال
میدہ و نحو المشرق الفتنہ ہاھنا
من حیث یطلع قرن الشیطون
مرتین او مثلاً دشا

مسلم شریف ۲۸۵۳

دوبارہ کہے مائتین بار

(۱۲) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و هو مستقبل المشرق
 ان الفتنة ما هاتان الفتنة
 ما هاتان الفتنة ما هاتان
 حيث يظلم قرون الشيطان
 (مسلم شریف)

(نہ)

پھر ان حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے
 خیرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت عائشة فقال راس
 الکافور من ما هاتان من حيث يظلم
 قرون الشيطان یعنی المشرق
 (مسلم شریف)

خود فرمائی کہ ان جنوں میں مشرق کی سمت ہی کا ذکر نہیں ہے کہ اس سے
 جہد کا خطر مراد لینے کی کسی اور احتمال کی گنجائش نکل آئے گی اس کے ساتھ ہر گز کسی حدیث
 یا حدیث قرآن میں شیطان وہاں سے شیطان کی سیگ نہ لے گی کا اضافہ واضح طور پر بتا رہا ہے
 کہ مشرق کی سمت سے کوئی دوسرا علاقہ نہیں بلکہ خاص مہر مراد ہے کیونکہ بخاری شریف کی
 حدیث میں جو کلمہ نام کے ساتھ یہ وصفت ذکر کیا گیا ہے اس سے حدیث کی زبان میں

قیامت کا وہ خط جہاں سے شیطان کی سیگ نکلے گی جہد کے سوا اور کوئی دوسرا
 نام نہیں ہو سکتا۔

سیدی علامہ دعلان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں کتب صحاح
 سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يخرج ناس من قبل المشرق
 اقرون القرآن لا يعادوا تقاتلهم
 سرتون من المدين كما
 يسرق السهم من الرميح
 لا يدعون فيه حتى يعود
 السهم الى فوقه سيما هم
 التحليل
 (الدرر السنیہ ص ۴۹)

(۵) یہی علامہ دعلان رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی کتب صحاح سے اپنی کتاب
 ذکر میں تخریج فرماتے ہیں کہ حضور اوسلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يخرج ناس من المشرق يبقون
 القرآن لا يعادوا تقاتلهم
 قرون نشاء قرون حتى يكون آخرهم
 مع المسيح الدجال
 (الدرر السنیہ ص ۵۰)

دوسرے وہاں کے ساتھ آجے گا۔

گھر کی شہادت:- دیار نجد میں جو غصہ کا تہیہ وہی بدست قبیلہ ہے جہاں

سے شیطان کی سینگ طلوع ہوئی اور جس کی خاک سے زلزلوں اور فتنوں نے
جہنم لیا۔ جیسا کہ موسیٰ صومرہ عالم دینی محمد بن عبد الوہابؒ کا نامی کتاب میں حاشیہ پر لکھتے ہیں:
"انہما کا جزئی صحرا جو اعراض کہلاتا ہے اسی کا مشہور شہر ریاض ہے جو آج سعودی حکومت
کا پایہ تخت ہے۔ عارض کو جہنم یا مہم بھی کہتے ہیں اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس
کے گرد و فواح کی زمین وادی حنیفہ اور مینا مہکلائی ہے۔ شیخ الاسلام (محمد بن عبد الوہاب)
کی بات سے پیدائش عیسٰی اور دعوت کامرک بدرمیدہ دونوں اسی وادی میں واقع ہیں
(حاشیہ کتاب محمد بن عبد الوہاب ص ۱۱۱)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم واس انکھن ضوا لشرق الیث
(متفق علیہ) مشکوٰۃ (ذکر امین دہلوی)
(ف) مشرق کی تفصیل کے متعلق برقات ص ۱۱۱ میں کوئی وجہ لکھ کر آخر میں تحریر
فرمایا کہ

وقال السیوطی نقلاً عن المباحی
یقول ان ایریلہ فارس وان یریلہ
نجد
فیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" دیکھئے۔
یعنی امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ امام
ابو جہل کے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ مشرق
سے فارس یا نجد مراد ہے مزید تحقیق

دوسری عبارت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی کے باوجود علمائے دیوبند اور
میر تقی الدین نے نجدیوں کو اپنا آثار وادی و جہاد بنایا اور ان کی نہرت و ولایت

دینی کو سراہا بلکہ ان کے گزرتے کارناموں کو تو حید اسلام کا بہت بڑا کارنامہ تصور
کہہ۔ خالی اللہ المثلتکلی واللہ المستعان

خلاصہ روایات

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے مندرج ذیل فوائد
حاصل ہوئے

- ۱۔ قیامت تک آنے والے واقعات بیان فرمائے
- ۲۔ آنے والے واقعات سے دین میں فتنہ برپا کرنے والے لیڈروں کے اسماؤ
اور ان کے قاتل کی نشاندہی فرمائی۔
- ۳۔ نجد کو خصوصیت کے ساتھ طہرانک بتایا۔ اس لئے اس علاقہ کو اپنی نیکی
و عادتوں سے محروم فرمادیا۔
- ۴۔ ابلیس لعین نے بھی اپنے من کی کامیابی کامرک نجد کو بتایا
- ۵۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ شیطان کی شرارتوں
کامرک نجد ہے۔

- ۶۔ ان نجدیوں کے سالار تافند اور ان کے متبعین بالا خرد جاہل لعین
کے ساتھ ملیں گے۔ مجدد تعالیٰ وہی نجدی شرارتیں امد ملائیں ہمارے
ملکہ پاکستان کے اندر دیوبندیوں اور ولایتیوں میں پائی جاتی ہیں جو تفصیل
آتی ہے اس سے قبل محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مختصر تعارف ضروری ہے
تاکہ ہمیں سابقہ و لاحقہ مضامین سمجھنے کے لئے آسانی ہو۔

نجد کا فتنہ

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور

نہ محمد سے ظاہر محمد بن عبدالوہاب غازی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافرو
مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم قرار دیا۔ اور توحید کی آڑ میں شاہین نیرت و ولایت
میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید
تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے سخت مواخذہ کیا اور اس کے
شرعی مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے رسمی پینے فرمائی۔ محمد بن عبدالوہاب
کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس
کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام الصواعق الاہیہ فی الرد علی الوہابیہ
ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ اور اہل سنت کے مذہب کی
زبردست تائید و حمایت فرمائی۔ علامہ شامی حنفی۔ امام احمد صاوی مالکی وغیرہ علماء
امت نے محمد بن عبدالوہاب کو باغی اور غازی قرار دیا اور مسلمانوں کو اس کے
فتویٰ سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا جہود جمی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا
لافتخ فرمائیے شامی جلد ۲ باب البغوات ص ۳۲۲ اور التفسیر صادی جلد ۳ ص ۲۵۵
مطبوعہ مصر

تعارف محمد بن عبدالوہاب نجدی
اردو کے مشہور ادیب ڈاکٹر عاشق حسین
شاہ کا یہ بے بسی لندن کی فرمائش پر
مختلف تحریکوں کے متعلق جو تقاریر کی گئیں اس میں سے ایک تقریر "تحریک وہابیت کے
متعلق بھی تھی جو روزنامہ اردو لاہور ۱۶ اگست ۱۹۵۶ء میں اس طرح شائع ہوئی۔
"تحریک وہابیت کے بانی محمد بن عبدالوہاب (نجدی) تھے۔ جو ۱۷۰۵ء میں نجد میں
پیدا ہوئے اور مذہب کے اعتبار سے حنبلی طریق کے پابند تھے ان کے عقائد
چونکہ زیادہ اثرات غلبہ کی تعلیمات کا ہیں۔ تعظیم ان کے ہمراہ اور مینہ میں ہوتی تھی شروع میں
جب تک کہ بن عبدالوہاب نے عرب قبائل کے سامنے اپنے عقاید پیش کئے۔ تو ان کی اس قدر

شدید مخالفت کی گئی کہ آخر ان کو مکہ میں سعود حاکم نجد کے یہاں درامین پناہ لینا پڑی
۳۳۷۷ء میں محمد بن سعود نے (محمد بن) عبدالوہاب کی بیٹی سے شادی کی اور ان کے تمام عقائد
قبول کر لئے اس طرح محمد بن سعود نجد کے پہلے وہابی امیر بنے اور یہ سلسلہ اب تک چلا
آ رہا ہے۔ ابن سعود نے قرب و ہجرات کے تمام علاقے فتح کر لئے اور لوگوں کو وہابی عقائد
کا پابند بنایا۔ قعیق احسا اور عسیر قبضہ کر کے وہابیوں نے نجد کا مالک بن گیا تھا اور امیر
ان کا دار السلطنت تھا جسے اس نے مسجد و محلات سے خوب آراستہ کیا۔ ابن سعود کے
انتقال کے بعد اس کا بیٹا عبدالعزیز بن سعود حکمران ہوا۔ عبدالعزیز نے کو مغلطہ مدینہ
متورہ کو بلانے مغلطہ بھی قبضہ کر لیا۔ اس حرکت سے عالم اسلام کی آبادی میں غم و غصہ
کی لہر چلی گئی۔ کو مغلطہ اور مدینہ متورہ میں اس سے اس نوع کی قابل اعتراض حرکات
بھی سرزد ہوتی رہیں مثلاً ایک روایت یہ ہے کہ اس نے غزوہ کعبہ کا خلاف اٹھا کر اسے
برہنہ کر دیا۔ آخر ۱۸۰۳ء میں عبدالعزیز ایک ایرانی کے ہاتھ سے جس کا نام علیقلہ
تھا قتل ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا جو اس سلسلے کا تیسرا سعود ہے تخت پر بیٹھا
ایک نئے سن و سن اپنے باپ کے مسلک کی پابندی کی۔ اور وہابی عقائد کی ترویج کی
خاطر ہر قسم کے جبر و تشدد کو روکا رکھا۔ مثلاً اس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے مزار اقدس کو بائبل برہنہ کر دیا۔ اور وہاں کے تمام خزانے لوٹ لئے اور اس میں شریعت
سامان کو سامنے اونٹوں پر لدا کر اپنے دار السلطنت (جہنم) میں بھیج دیا۔ یہی سلوک اس نے
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاروں کے ساتھ کیا۔ حدیث ہے کہ
اس نے مزار نبی کے قبر کو بھی گرا دیئے کا مادہ کر لیا تھا۔ لیکن پھر بعض وجوہ سے
اس مذہم ارادے کی تکمیل نہ ہو سکی۔ ابن سعود نے حکم دے دیا تھا کہ سوائے ہاتھی
کے اور کوئی شخص حج نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حج کی ہر جس تک دیگر اسلامی مالک کے لوگ حج
سے محروم رہے۔ ابن سعود کی طاقت اتنی وسیع اور سہل گہ ہو گئی تھی کہ اس کی نوبتیں

دو ہزار آدمی قتل کئے گئے محمد بن عبدالوہاب (۱۹۰)

ملکہ طرہ ۱۸۰۳ء کو سعود بن عبدالعزیز (نجدی بادشاہ) ایک قاتح کی حیثیت سے مکہ
آئے تاکہ مکہ کے تمام مشاہد اور تہہ زمین کے برابر کر دیے
گئے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاسقین (نجدی مجاہدین) میں تقسیم کر دیئے گئے
اور بعض مجاہد قتل بھی کئے گئے۔ (محمد بن عبدالوہاب ص ۱۷۷)

مدینہ منورہ پر حملہ ۱۸۰۷ء میں مدینہ منورہ فتح ہوا حسب دستور مدینہ منورہ
میں عام قبروں کے تہہ اور زیارت گاہیں منہدم کر دی
گئیں۔ سعود کو تہہ (روضہ نبوی) کھولی کہ جو کچھ ملا اس نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ (البدیعہ
۲۱)

اولیائے کرام اور دوسرے علمائوں کا فریاد

دیکھ لیں تو نجدی وہابی اپنے مختصر فرقہ کے سوا تمام اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہی
ہیں۔ مگر جو اکابر اولیائے امت نبیؐ اتنے زبردست مسائل میں وہابی ان کا بھی کچھ لکھا
تہیں کرتے چنانچہ مذکور ہے کہ "قد کفرنا شیخ ابن العربی وابن العارضی
وامثالہما جے شک ابن عبدالوہاب نے حضرت ابن عربی وابن فارض اور
ان جیسے دیگر اولیائے امت و بزرگان کی بھی تکفیر کی کتاب محمد بن عبدالوہاب ص ۱۵۵
خود محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید کے متعدد مقامات میں سناؤں کو کافر، مشرک
بشری اور خدا پرست کیا کیا بنایا گیا ہے۔ محمد کے طور پر صرف ایک عبارت مع ترجمہ
ہر تہہ ناظرین ہے۔

ان اعداء اللہ لہم اعترافاً
کثیراً علی دین المرسلین
(ترجمہ) دشمنانِ خدا کے بہت سے
اعترافات ہیں جو وہ لوگوں کو پہناتے

ہم الناس منہا تو لہم شکن لا
شک باللہ بل نشہد اللہ ص
یحقق ولا یفنع ولا یضتر
واللہ وحدہ لا شریک لہ
وان محمدًا صلی اللہ علیہ
وسلم لا ینقض لہم لفعلا و

لاضترافضلاً من عبد لہ قار
او غیو و لکن انما ذنب الصلح
لہم جاح عند اللہ والصلح
بہم وانما ذنبہ یہ بالقدم وھو ان
الذین قاتلہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مقرون بسا
ذکریت و مقرون انما و انھم
لا تدبر شئیاً و انما ارادوا الجاح
والشقاۃ

(مجموعۃ التوحید ص ۱۵۵)
مطبوعہ اُمّ القری مکہ معظمہ
۱۳۲۵ھ بحکم ابن سعود

ہیں۔ ان کا ایک اعتراض یہ ہے کہ اس
خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتے بلکہ گواہی
دیتے ہیں کہ خدا کے سوا پیدا کرنے، نفع
اور نقصان پہنچانے والا کوئی نہیں اس کا
شریک نہیں اور کئی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں چہ
جائیکہ حضرت اسحاق عبدالقادر جیلانی
وفرو کے لئے یہ وصفت ثابت ہو چکی
چونکہ کئی گنگار ہوں اور اللہ کے نزدیک
صلحاء کا بڑا مرتبہ ہے اس لئے میں انکی
طفیل سے خدا سے حاجات طلب کرتا ہوں
پس تو اس اعتراض کا جواب یہ دے
کہ گنگارہ کا اے مقرر جس کا ترنہ
ذکر کیا اس کا وہ لوگ (مشرک) بھی
اقرار کرتے تھے جن کے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تھا وہ
اقرار کرتے ہیں کہ ان کے بہت سی چیز کے
مدبر ہیں اور وہ (تیری طرح) جہاد اور
شفاعت ہی کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس

عبارت میں اس مسلمان کو مشرکین عرب سے شمار کیا گیا ہے۔

کتاب درو و شریف کا تلف کیا جانا

ایک سود مند کے حکم سے ایک اور کتاب
چھپ کر مفت تقسیم ہوئی جس کا نام المفید یقینہ الدینہ ہے اس میں ہے کہ
”وکانا مؤیداً لتلافی شیء من
الموتقات اصلاً الا ما اشتمل علی
ما یرقع الناس فی الشرک کروض
الریاحین وما یحصل بسبب
خلل فی العقائد کعلم المنطق فانه
قد حرمه جمیع من العلماء
علی انکالخص عن مثل ذلک و
کالدلائل

البدیۃ السنیہ ص ۲۶ مطبوعہ النصار مصر ۱۳۲۵ھ

دیکھئے دلائل شریف کو تلف کرنے کا صاف اعتراف ہے اب یہ سنا ہے کہ اس
میں اول ہے آخر تک کلمات درو و شریف کے علاوہ توحید، مشق الہی اور محبت مکرر
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولولہ انگیز درس موجود ہے اسی وجہ سے ہزاروں علماء
صلحاء اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس مقدس کتاب کو حوزہ جال بنائے ہوئے ہیں

۳۔ اسلام کا چھٹا درکن

حضرت علامہ سید احمد ریزی و حلاوتی قدس سرہ الملکی دکن کی بزرگی و علم
وفضل کے خود دیونندی دہلی بھی محقق ہیں اپنی کتاب مستطاب درو و سنیہ فی الارض
الوہابیہ میں فرماتے ہیں کہ ”گروہ وہابیہ اپنے پیروؤں کے سوا کسی کو موعود نہیں جانتے
نمبر بن عبد الوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا۔ اس کے بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تھے اس پر فصل و قول میں سخت انکار فرماتے۔ ایک دن اس سے کہا اسلام کے
کتنے دکن ہیں، بولا پانچ۔ فرمایا تو نے چھ کر دیئے۔ چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے
(دہلی نہ بنے) وہ مسلمان نہیں۔ یہ تیرے لئے اسلام کا ورگ ششم ہے

(۴) درود و سلام سے انکار

اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی مؤمن خوش آواز کو
منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلاۃ نہ پڑھا کرے۔ انہوں نے نہ مانا اور حضور قدس
صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ پڑھی۔ اس پر اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید
کر دیا پھر لوگ کہ رزاق کی چھوڑ کر اس کے گھر تباہ جانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنی
مساکرہ پر باتہ بلند نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا

(۵) فقہ شرعی سے منع کرنا

محمد بن عبد الوہاب اپنے پیروؤں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا تھا۔ اس نے
فقہ کی بہت سی کتابیں جلا دیں اور وہابیوں کو اجازت دے دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے
مطابق قرآن کے کسی گھر یا کتبے سے

(۶) کلمہ دو بارہ پڑھواتا

جب کوئی مسلمان خوشی سے یا بڑا دواہیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے
کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کا فر تھا۔ اور اپنے
مال و مال پر گواہی دے کہ وہ کا فر مرے اور کاہر ائمہ سلف سے ایک جماعت کا
نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ یہ سب کا فر تھے۔ پھر اگر اس نے گواہیاں دے
دیں۔ جب تو مقبول۔ ورنہ منقول اگر ذرا انکار کیا مروا ڈالتے اور صاف کہتے۔

کو چھ سو برس سے ساری امت دا کا پر آئمہ و علماء۔ اولیاء کرام و عوام مسلمان کافر
تھے

۷۔ سرمنڈوانا

ابن عبد الوہاب نجدی کو سرمنڈوانے میں آتا غوث تھا کہ اگر کوئی عورت بھی اس
کے دین ناپاک میں داخل ہوتی۔ تو اس کا سر بھی منڈا دینا کہ زمانہ کفر کے باقی ہیں۔
انہیں دور کرو۔ یہاں تک کہ ایک عورت نے اس کی یہ روش دیکھ کر کہا کہ جو مرد
تیرے دین میں آتے ہیں ان کی داڑھیاں بھی منڈا یا کرو کہ وہ بھی تو زمانہ کفر کے
بال ہیں

۸۔ تقیہ کرنا

ابن عبد الوہاب آئمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ
تقیہ جھوٹ فریب سے ضللی ہونے کا ادعا کرتا۔ حالانکہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا
تعالیٰ منہ اس سے بیزاریں۔ اس کی یہ چال ڈھال دیکھ کر جمیع مذاہب کے علماء
مشرق و مغرب اس کے رو پر کمر بستہ ہو گئے۔

۹۔ میلاد حرام۔ ۱۰۔ درود شریف۔ ۱۱۔ انبیاء کی قبروں کا جنازہ

جس پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور
اذان کے بعد حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے اور نماز کے
بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتاتا

۱۲۔ انبیاء و اولیاء کا وسیلہ حرام

انبیاء اولیاء سے توسل کرنے والوں کو مراحۃ کافر کرتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے منع کرنا۔ چنانچہ اس کے منع کرنے کے باوجود
تمام اہل اسلام کے جو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے
گئے تھے جب واپس آئے تو اس نے ان کی داڑھیاں منڈوا دیں اور انہیں
انساؤ اور کر کے درعیہ سے احسا پہنچایا۔

۱۳۔ بتوں والی آیات اہل اسلام پر پڑھنا

مشرکین کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر سچاں کر کے انہیں کافر بنانا۔

۱۴۔ نشان رسالت کی تفتیش

دلائل انجرات شریف۔ درود شریف کی مشہور و مقبول کتابوں کو جلا۔ رسول اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفتیش نشان کرتا۔ اور کہتا کہ وہ تو طارش (محض ایچی)۔
قاصد اور ڈاکیر ہیں۔

۱۵۔ نبی کو کوئی اختیار نہیں

یہ عصا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے
سانپ مارنے اور دیگر ضروریات میں نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو مر چکے ہیں۔ ان میں اصلاح کوئی نفع باقی نہیں رہا۔ (غناک بدین گستاخ) ۱۲۱۶ھ
ماہ ذیقعد میں جب نجدی طائف کے مالک ہوئے۔ تو انہوں نے چھوٹے بڑے عالم
مذہب سنی سنت کو قتل کر ڈالا۔ بچوں کو ماؤں کے سینے پر دھک کیا۔ مال لوٹ
لئے۔ عورتوں کو قید کر لیا۔ نیز اور بہت سی باہمی کین جرم باعث طوالت ہیں۔
(الذی لا یستیزع مبلوہ مصر) (خلاصہ)

ابن سعود کا کارنامہ
 نجدی دہلیوں کے شاہ سعود کے باپ عبدالعزیز
 ابن سعود (علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ
 کے قبرستان جنت البقیع، جنت المعلیٰ، جنت البقیع کے تمام مزارات و مقابر و مآثر کو گرا دیا اور
 ان پر غارت ڈالی حضرات اہل بیت و صحابہ کرام و بزرگان دین علیہم الرضوان کے
 کے روضہ ہائے مقدسہ کی سخت توہین و بے حرمتی کی۔ سیدہ امزد والدہ محبوبہ
 خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مقدس کو توہینا گرایا۔ قبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم - قبہ حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کو بہت بری طرح ہمار کیا
 سیدہ ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار پاک کو سخت توہین کے ساتھ
 گرایا۔ اس پر بند و قیدیں لگائیں۔ غارت ڈالی اور کہا اپنی پوجا کرو آئی رہی ہے اب اسے
 کر جہاں ملے۔ خلیفہ ثالث سید عثمان بنی النور رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس ہند
 کیا۔ حضرت بشر خدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس اور سیدہ کوہنبہ کی اس کے
 علاوہ مسجد ابوقیس، مسجد بلال، قریہ باجی گاروں، رانہ بیکہ و ناالیہ و لہوت
 (قوار آفتاب صرافت)

اس کے مزید ابحاث فقیر کی کتاب اہلبیس تادمہ بند دیکھئے۔

ہندوستان میں دہلیت کا داخلہ

غیر منقسم ہندوستان میں دہلیت کے بانی دوسرا غیر مقلد و دیوبندی
 و مودودی حضرات کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی ہیں۔ توہین شانِ الوہیت و امانت
 شانِ رسالت و ولایت اور محبوبانِ خدا کے خلاف و خبیث باطنی کا زندہ ثروت
 موجود ہے۔ ہندوستان میں ان کی تحریک نجدی دہلیت کی تحریک کی شاخ تھی۔
 چنانچہ ڈاکٹر عاشق بناؤ کی لکھتے ہیں یہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے

ہیں کہ سید احمد دہلوی اور اسماعیل شہیدی کی تحریک پر یقیناً نجدی دہلیت کے
 ذاتی اثرات تھے۔ شاہ اسماعیل شہیدی و سید احمد دہلوی (اسماعیل کے بیٹے)
 حج سے واپس آکر اپنے آپ کو غیر مقلد ظاہر کیا تھا۔ دونوں نامہ امر و مآثر کو ہمارا گشت
 ۱۹۵۶ء) نیز پادری میجر مٹھاسیہ کہ (محمد بن) عبدالوہاب کے جانشینوں نے
 دہلیت کے اصول سید صاحب کو تعلیم کئے اور انہیں بتا دیا کہ مذہبی روح
 لوگوں میں پھونکنے کے بعد یہ کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک ہاتھ لگتے ہیں ۶
 (حیات طیبہ ص ۵۱)

اسماعیل دہلوی کا تعارف

اسماعیل دہلوی شاہ عبدالعزیز صاحبِ محدث دہلوی علیہ الرحمتہ کا بھتیجا تھا۔ اور
 شاہ عبدالعزیز صاحب کا خاندان علم و فضل میں ہندوستان میں مشہور ہے۔ آپ کے ہاں
 اہل سنت کے معمولات رائج تھے چنانچہ اس خاندان کو سمجھنے کے لئے فقیر کی کتاب
 "الاستیعاب" لعلی فی مسک شاہ ولی سکا مطالعہ کیجئے۔

شاہ عبدالعزیز نے جب اسماعیل کے عود بہ ملتے دیکھے تو آپ نے اسے اپنی
 جانیدار سے محروم کر کے عاق کر دیا اور اپنی جائیداد کا ایک اچھے قواسمی کو بنایا
 پھر مرتاکا نذر تفسیر میں نے نجدی تحریک کو اپنا بار سب سے پہلے اس محمد بن
 عبدالوہاب نجدی کی شاخ کی اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبد
 کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا اور اس کی تقویتِ ایمان کی تصدیق و توثیق
 علمائے دیوبند نے کی جیسا کہ فتاویٰ رشتہ پر مبنی ہے۔ پھر جس
 طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی
 اور اس کا رد کیا اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویتِ ایمان کے خلاف

یہی اہل دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی
تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے جس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب
"الحقیقۃ الجلیل فی تحریک اسامیل القسین" میں عرض کر دی ہے۔ باوجودیکہ تقویت الایمان
نامی کتاب نگار شیخوں اور بے ادبیوں سے پر ہے لیکن دیوبندیوں اور وہابیوں کے
نزدیک یہ کتاب قرآن مجید کا کچھ کم نہیں۔ پھر اسی تقویت الایمان کے طریق پر وہابیوں
دیوبندیوں نے شان نبوت و ولایت بلکہ شان الوہیت میں صریح الفاظ میں کشتیاں
اور بے ادبیاں اٹھائی ہیں جنہیں پڑھ کر اہل ایمان و اسلام کا کلیہ بیٹھنے کو آتا ہے
دیوبندیوں اور وہابیوں کی تمام اصل عبادتیں مستبصرہ حیات فقیر اوی فقیر
سے رسالہ دیوبندی اور بریلوی میں فرق میں عرض کر دیا ہے۔ یہاں پر دیوبندیوں اور
وہابیوں کی علامات بیان کرنا مطلوب ہے۔ اسی لئے ان کی علامات پر اکتفا کرتا ہوں

نجدیوں سے وہابیوں دیوبندیوں کا گٹھ جوڑ

محمد بن عبدالوہاب اور نجدی تحریک کی وراثت وہابیوں دیوبندیوں کو نصیب
ہوئی۔ غیر متقلین تو اسی تحریک کی سعادت پر نازاں ہیں ہی لیکن دیوبندیوں کو
لفظاً انکار ہے مگر عملاً و اعتقاداً نجدی تحریک کے نقش قدم پر چلنے کو اپنا دین و
مذہب اور اسی میں اپنی نجات اور کامیابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نجدی عقائد و مسائل
دیوبندی پارلر تہ صرف ماننا ہے بلکہ ان کا اوڑھنا بچھونا بھی نجدی وہابی مذہب
ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس تادیوبندیوں میں" ہے۔

یہاں پر دیوبندیوں کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی کے ایک حوالہ پر
اکتفا کرتا ہوں۔

محمد ابن عبدالوہاب کے معتبروں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے

اور مذہب ان کا فضیل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے
معتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو مدے پڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور
اور عقائد سب کے متحد میں اعمال میں فرق منفی، شنی، نامی، جنسی ہے۔
رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب التقیید صفحہ ۱۱)

دیوبندیوں وہابیوں کے مذہبی آباء و اجداد دو برسالت میں اور ان کے علامات

(۱)

مدینہ شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر مالِ قیم
فرما رہے تھے خُجَّاءُ رَجُلٍ کَثُ الثَّقِیْنِ مَشْرِفُ الْوَجْهِیْنِ غَاثُ الثَّقِیْنِ
فَاتَى الْجَنِّیْنِ مَخْلُوقُ السَّرَّاسِ مَشْرِفُ الْأَذَارِ فَقَالَ رَاقِبُ الْمَلَأَ یَا حَیُّ
بِسَ اَیْکَ فَفَضَحَ اَیْکَ لَکَ لَفْظِ وَارْحَمَیْ اُوْجَعُ اَوْ یَجْعُ وَرَسَا لَکَ اَیْکَ
اَتَعْبَرِی بَرْنِیْ بِشِیْءٍ فِیْ مَنَظَرِ اَمْرٍ اَوْ اَوْجِیْ اَتَعْبَدُ تَعْبَادَ

کسی شاعر نے وہابی دیوبندی کی کتابوں کو ایک شعر میں بیان کیا ہے
کے سیر و تشدد اور سرمنڈا اور سرسیر فقیر
یہ گستاخ نبی کا مختصر سا ایک خاکہ ہے
ان نے کہا اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈر (مساذ اللہ)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (معاذ اللہ)
تو میرا اس کی فرمانبرداری کو نہ کرے گا؟ اللہ مجھے اہل زمین پر امن (تاسم بخیر) اتنا
بنایا ہے اور تم مجھے اہل جنس سمجھتے ہیں ایک مرد (فارق اعظم عنی اللہ عنہ) نے اس
گستاخ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی مگر حضور نے انہیں منع فرمادیا۔ اور جب
خیرات نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ مِنْ غَنِيٍّ هَذَا تَمَامُ مَا يَشْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَاجَتَهُمْ
فِيهِمْ قُوَّةٌ مِنَ الْاِسْلَامِ مَشْرُوقٌ الشَّهْمُ مِنَ الشَّرِّ مِثْقَلُ حَبِّ
الْاِسْلَامِ وَيَكْفُرُونَ اَهْلُ الْاَوْثَانِ (الحديث) یعنی اس کی اس سے ایک قوم
ہوگ جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حقوق سے تجاوز نہ کرے گا یعنی دلوں پر
اثر نہ ہوگا، دین سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے مسلمانوں
کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے (مسلم شریف ص ۳۳ مشکوٰۃ شریف
صفحہ ۳۳۵)

اس حدیث پاک کی (شرح از فقیر ادیبی)

اس حدیث پاک میں جو نشانیاں بتائی گئی ہیں وہاں دلوں پر پوری طرح
صادق آتی ہیں۔ ان کا حلیہ جو ہو اس آنے والے کے ساتھ ملتا ہے اور اس کی طرح یہ
شان رسالت میں زبان درازی و تکبر پہنچ کر رہے ہیں حضور فرماتے ہیں مجھے اللہ نے
امین بنایا ہے۔ خزانوں کی کھینچوں عطا فرمائی ہیں اور میں رب کی نعمتیں تقسیم فرماتا ہوں
دکانی الامارہ (ایت) مگر وہاں نہیں مانتے اور کہتے ہیں "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز
کا مختار نہیں (تقریباً الامان بلغفہ) حضور نے فرمایا وہ قرآن پڑھیں گے دیکھ
لیجئے ان لوگوں کو اپنی قرآن خوانی و قرآن دان کا کتا دعویٰ ہے کس طرح قرآن قرآن
پکارتے ہیں لیکن چونکہ قرآن صرف ان کی زبان پر ہے دل میں نہیں ہے اس لئے یہ
لوگ قرآن پڑھ کر اسلئے ترجمہ سمجھتے۔ شان نبوت و ولایت کی تحقیر کرتے
بتوں اور مشرکوں کے بارہ میں نازل شدہ آیات کو حضرات انبیاء و اولیاء اور
مسلمانوں پر بلا تکلف چسپاں کرتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن دانی کا فہرہ زیادہ
چڑھ جاتے تو یہ لوگ فقہ شریف کے ساتھ حدیث پاک کا بھی انکار کر کے منکر
حدیث (جھگڑا لوی) بن جاتے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن مسعود نے منکر حدیث

ہو کر قرآن کی آڑ میں فتنہ انکار حدیث کھڑا کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ دیکھ لیجئے
یہ لوگ شروع ہی سے مسلمانوں کے ساتھ توڑا تے جھگڑتے آئے ہیں لیکن دشمنان
اسلام بن رہے۔ سکھانگوں کے ساتھ ان کے گمراہ تعلقات تھے اور ہیں۔ اس کی
تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔
خاندانہ: جس شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھڑکا اس کا نام حرفوظ
میں زہیر تھا۔ اور ذوالخویرہ کے نام سے مشہور تھا۔

اور آیت

ومنهم من يلزك في الصدقات اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقہ مانگنے
فان فان اعطوا منها رضوا فان فان اعطوا منها رضوا
وان لم يعطوا منها اذا هم ان لم يعطوا منها اذا هم
يستمطون۔ ولو انهم رضوا ما يستمطون۔ ولو انهم رضوا ما
اتا هم الله ورسوله وقالوا احبنا ااتا هم الله ورسوله وقالوا احبنا
الله سيؤتي الله من فضله و اور اس کے رسول نے ان کو دیا۔
رسوله انما الى الله راغبون اور کہتے ہیں اللہ کا فی ہے اپنے تینا
(نک سورتہ توبہ) ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور
اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف
رغبت ہے۔

اسی کے حق میں نازل ہوئی اللہ اس کے متعلق کتب اعدایت میں مختلف مواقع
پر ذکر آیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں باب قتل الردۃ اور باب المعجزات میں
اور بخاری شریف و مسلم شریف و دیگر کتب میں اس کے متعلق روایات آئی ہیں۔

خارجیت بخیریت مدعا بہت۔ دیوبندیت کا اصل یہی ہے یعنی آنے والی نسوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی کا بیج اسی نے بویا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کی نسل سے اور لوگ پیدا ہوں گے جو مشکل و صورت ہیں اسی شخص کا پورا نونہ ہوں گے اور گستاخی اور بے ادبی میں اسی شخص کے نقش قدم پہ چلیں گے اور مجددِ قالی یہ سرودنوں باتیں خوارج۔ نجدی۔ دہلوی۔ دیوبندی میں پائی جاتی ہیں

(سوال) تم نے لکھا ہے کہ خوارج وغیرہ اسی کی نسل سے ہیں۔ حالانکہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا کہ ائمہ یکیں فی الخوارج قوم من نسل ذی الخویصرہ (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۵۳) دکن فی المراتب ص ۲۵

ترجمہ:- خوارج میں کوئی بھی ذواخویصرہ کی نسل سے نہیں۔

(جواب اول) احادیث کے باہر کو مسلم ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ لازماً اور ضرور ہو کر رہیگا۔ اور یہی حاذق فیہ پر واضح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد گرامی جمیع حقائق کا جامع ہوتا ہے اسی لئے اس روایت میں بھی اس شخص کی ہر کم کی اولاد مراد ہوگی یعنی حقیقی اولاد اور معنوی اولاد تو ضرور ہے۔ چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۵۳ جلد ۱ میں ہے کہ ان من الاصل الذی ہو منہ فی القتب او من الاصل الذی ہو علیہ فی المذہب: یعنی اصل سے مراد وہی ہے کہ جس برادری سے ذواخویصرہ پیدا ہوا اسی نسل سے یہی خوارج وغیرہ ہوں گے یعنی اصل سے اس کا مذہب مراد ہے کہ آنے والے لوگ اسی کے مذہب پر ہوں گے چنانچہ خوارج وغیرہ اسی کے مذہب کے مطابق ہیں اور حقیقی اولاد اگرچہ خوارج نہیں

میں ہرگز نہ ہیں چنانچہ ذواخویصرہ قبیلہ بنو قریظ سے ہے اور محمد بن عبد الوہاب نجدی بھی اسی قبیلہ سے ہے چنانچہ عرب کے مشہور مؤرخ علامہ زینی دحلان اپنی کتاب الدرر اللامعہ میں لکھتے ہیں۔

واصرح من ذلك ان هذا
المفرد محمد ابن عبد الوہاب
بن تمیم فی حتمل انہ من عقب
ذی الخویصرہ التیمی الذی
جاء فیہ حدیث البخاری عن
ابی سعید الخدردی رضی
اللہ عنہ (الرد ص ۵۱)

اور سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ابن عبد الوہاب نجدی کا سلسلہ نسب بنی قریظ سے ہے اس لئے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ذواخویصرہ قریظی کی نسل سے ہوں جس کے متعلق بخاری شریف میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث منقول

فانذک مخلصاً لہ کہ محمد بن کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ ذواخویصرہ کی اولاد حقیقی اور معنوی ہر دو نسلوں اسلام کو نقصان پہنچایا اور روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوتی ہے جنہیں منافق کہا جاتا ہے جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کی ذواخویصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذواخویصرہ کی طرح شان رسالت میں گستاخیاں کیں خواہ جس رنگ میں ابھرے۔ اسلام میں یہ پہلا گروہ ظالموں کا ہے یہی گروہ اہل حق کو کافرو مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں کو فاجرین

علیہ وسلم قتل المصلین فقال
 رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من يقتل المرحل فقال
 عمرانا يا رسول الله قد خل
 المسجد فاذا هو ساجد فقال
 مثل ما قال ابو بكر واراد لا
 رجوع فقد رجع من هو خير
 مني فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يا عمر فذكر
 له فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم من يقتل المرحل
 فقال علي انا فقال انت تقتله
 انت رجلا ته تدخل المسجد
 فوجدته قد خرج فقال اما و
 الله لو قتله لكان اولهم و
 اخرهم ولما اختلفا في
 امتي اثنان - اخرجه ابن ابی
 شبيب (ابن شريف ص ۲۵۵)
 جہ - اللہ علی العالمین ص ۵۵
 وجہ یہ مس - بطور تعلیم

اس نے جواب دیا۔ یاں
 اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد کے اندر
 داخل ہوا حضور نے آواز دی کہ
 کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت ابو بکر
 نے جواب دیا۔ میں جب اس ارادہ
 سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے
 نماز پڑھنا واپس لوٹ آئے اور
 اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک
 نمازی کو کچھ قتل کروں جبکہ حضور نے
 نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھر حضور
 نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے
 حضرت عمر نے جواب دیا میں۔ یہ وہ
 مسجد کے اندر گئے تو اس وقت تو جوان
 مسجد کی حالت میں تھا۔ وہ بھی اسے
 نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابو بکر کی
 طرح واپس لوٹ آئے پھر حضور
 نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے
 حضرت علی نے جواب دیا۔ میں حضور
 نے فرمایا تم اسے قتل کر دو گے
 بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے لیکن جب
 حضرت علی مسجد کے اندر داخل ہوئے

تو وہ پچھلے وقت حضور نے ارشاد فرمایا۔
 اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت

کے جلافتہ پر وارڈوں میں سے یہ پہلا وارڈ
 آنری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے
 دو افراد آپس میں کبھی نہیں لڑتے۔

فائدہ کا :- اس طرح کے ملتے جلتے واقعات تفصیل کبریٰ مشہور ص ۲۵۵ فتح الباقی
 ص ۲۲۵ اور حجة اللہ علی العالمین ص ۵۵ میں بھی ہیں ان سب کا مفہوم ایک
 ہے۔

تبصرہ از اولیٰ غفرلہ

واقعہ مذکورہ پر غور کیجئے کہ شخص مذکور شرعی احکام کا کتنا بڑا پابند تھا لیکن
 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم اور آپ کے عشق و پیار سے بیکر
 خانی تھا اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار متوجہ کرنے کے باوجود
 آپ نے اس کی جان پہچان سے انکار فرمادیا۔ اگرچہ بالآخر آپ اس کے حالات
 سے پوری طرح واقف تھے۔ چنانچہ جب وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے فرما دیا
 کہ اے لاری علی وجہہ سفہ حجة من الشیطان یعنی میں اس کے
 چہرے پر شیطانی دھبہ دیکھتا ہوں اور اسے غائب ہو کر اس کے اندر دلی مرض
 و بغض و دشمنی نبوت اکابر بھی دے دیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ خطاب کے الفاظ
 مبارکہ یہ ہیں کہ اجعلک فی نفسک ان لیس فی القوم خیر منک فقال
 اللہم نعم یعنی کیا تو نے ابھی دل میں یہی سوچا کہ تجھ سے بہتر و برتر کوئی نہیں

اس کے منہ نکلا ہوا ہے خیال تھا

ناظرین :- غور فرمائی کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کتنی ہے کہ نہ پھر بندے کے حالات سے باخبر نہیں بلکہ آپ ہر ایک آمد و رفت معاملات کو بھی خوب جانتے ہیں اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالے علم غیب میں ہے۔

پھر خود کہیے کہ اسی شخص کے اثنا بہت بڑے زہد و تقویٰ کے باوجود وہ ظالمین امت کے غم میں نہ رہی رات دن دے والے کرم جمیع شیخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور نہ موت ایک بار بلکہ بار بار اور وہ بھی جلیں القادری مصاحب اور غلامائے راشدین جیسی شخصیات کو پھر جب وہ قتل نہ ہو سکا تو افسوس فرماتے ہوئے فرمایا "اما واللہ لو قتلتمہ لکننا اولسہم و آخرہم ولما اختلافنا فی اصحابنا الشاہدین اگر وہ قتل کیا جاتا تو ظالمین اللہ نافرمان بھی پیدا اور آخری قاتل ہوتا اور تاقیامت مذہبی بھگڑا اور اختلاف بھی دنیا سے اٹھ جاتا۔

اسی سے صرت ناظرین کرام کو سوچ بچار کی دعوت دیتا ہوں اور پس

مشتہ قمرہ خسارے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اشد میں ایسے گستاخوں کی کمی نہیں۔ ہر ایک کے واقعہ کہنے سے کتاب طویل ہو جائے گی چند نمونے کے طور پر واقعات لکھ دیتے ہیں اور ان کے زہد و تقویٰ اور علم و عمل اور پھر موت کی گستاخی بھی عرض کر دی ہے۔ انہیں شریعت اسلامی کی اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے ان کے تفصیل حالاً کتاب المبین تا دیوبند دیکھئے ذیل میں ہم ان منافقین کے عقائد کی جھلک دکھاتے

انکار از علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تفسیر تہا زین پارہ ۴ زیر آیت مَا كَانَ اللَّهُ لِيَكُنِيَ كَهُوَ ظَنُّنَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَفْتُ مَنْ عَلِمَ أَصْحَابِي فِي صُورِهِمْ هَافِي الطِّينِ لَمَّا عَرَفْتُ عَلَى أَحَدٍ مَا عَرَفْتُ مِنْ يَوْمٍ مَنَ فِي وَرَقٍ نِيْلِكُمْ ذَالِكِ الْمُنَافِقِينَ قَالُوا اسْتَلْهُوا زَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَنْ يَكْفُرُ مَنْ يَكْفُرُ لَوْ يَخْلُقُ بَعْدُ وَتَحَنُّ مَعَهُ وَمَا يَغْفِرُ لَنَا فَلَمَّا ذَالِكِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَمْدُ اللَّهِ وَكُنِيَ عَلَيْهِ قُمْ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَمَّا عَرَفُوا أَنَّهُمْ لَا تَسْتَلْهُ فِي مَنْ شِئُوا فَيَا بَيْتَكُمْ وَيَا بَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْبَأْتُمْكُمْ بِهِ حُضُورِ عَلِيهِ السَّلَامُ فرمایا کہ ہم پر ہمارا امت پیش نہ رہی گئی اپنی صورتوں میں میں نبی جس طرح کہ حضرت آدم پر مچھی ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کہ ہم پر ایمان لاوے گا اور اگر نہ کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی۔ تو وہ ہنس کر کہنے لگے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو لوگوں کی پیادگی سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہو گئی ہم تو اس کے ساتھ ہیں اور ہم کو یہ نہیں پہنچاتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ متبرک پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ تو مومن کا کیا حال ہے کہ ہمارے علم میں طعن کرتے ہیں۔

۲۔ اخراج البیہقی و ابوالنعمین موصی بن عقبہ و عمرو بن العاصی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم من عروہ بنی المصطلق فلما کان قریباً لبلدینہ ماجت رجلاً تدفن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبئت عہۃ الہریم موت منافق فلما قدمنا المدینۃ اذھو قدمات فلما قدمنا المدینۃ اذھو مات عظیم من عظماء المنافقین ہو رفاعہ

بھی زید: فہمیت الراجح آخر النہار فجمع الناس منہم
وفقدتہ راحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین اللیل
فمنی السرجال یلتقونہا فقال رجل من المنافقین فی مجلس من
الانصار ان محمداً (صلی اللہ علیہ وسلم) یجد ثناء ما ہوا اعظم من
شأن الناقۃ اللہ یجد ثناء اللہ بمکان راحلہ ثم قام المنافق
وتوکبہم فحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الحدیث
قد حدثہ حدیثہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والمنافق یتبع ان رجلاً من المنافقین شمتہ ان ضلّت ناقۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال افلا یجد ثناء اللہ
بمکان ناقۃ وان اللہ اخبرنی بمکانہا ولا یعلم الغیب الا
اللہ وہی فی القابل لکم وقد تعلق لزاماً ما شجر
فعدوا ایہا فجاءوا بیہا واقبل المنافق سوریا حتی اقی النضر
الذین قال عندہم ما قال فاذا ہم جلوس مکانہم لم یقیم
احد منکم محمداً فاخبرہ بالذی قلت قالوا اللہم لا
ولا قمنا من مجلسنا هذا بعد قال مانی وحدثت عندہ
حدیثی وان کنت لقی شتہ من شأنہ فاشہد رسول اللہ حجۃ
على العالمین طرہ وتقریر تحت آیت قد اکثرت اعلم الغیب پارہ ۹ ج ۱۳
(ق) ناظرین کرام! کچھ عیسویوں یا ان کی تحریکی پڑھیں کہ آج کل یہی
دوبندی و باطنی حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی ثابت کرنے کے
لئے ہر ممکن کوشش اور ٹپا کا قصہ برسرے زور شور سے کرتے ہیں۔

احادیث نبویہ برائے نشانات بائبل یونیدیہ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی آحاد و فریقۃ قوم یحسنون القیل ینسبون الفضل یقرنون الفکران لا یجاءون تراقبہم یوقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ لا یجعون حتی یرتد السہم علی فرقہ ہم شرا حق والخلیفۃ طریقی لمن قتلہم وقتلہ یدعون الی کتاب اللہ و لیسوا منا فی شیء من قاتلہم محان اونی باللہ متہم قالوا یا رسول اللہ ما سیما ہم قال المتحلقین۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میری امت میں اختلاف و افتراق کا واقع
ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ پہلے اس سلسلے میں ایک
گروہ نکلیں گے جن کی باتیں بظاہر و بطریق
و خوش بولگی لیکن کردار گمراہ کن اور
خراب ہوگا۔ وہ قرآن پر عیسائی کے لیکن
قرآن ان کے حق کے نیچے نہیں اترے گا
وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے پتھر
شکار سے نکل جاتا ہے۔ یہودی کی عورت واپس
لوٹا نہیں نصیب نہ ہوگا یہاں تک کہ تیرے اپنے
کمان کی طرف لوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت
و سرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہونگے
وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے
حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا۔
جو ان سے قتال کرے گا وہ خدا کا مقرب
قرین بند ہوگا۔ صحابہ نے فرمایا ان کی قاتل
پہچان کیا ہوگی یا رسول اللہ فرمایا: سر
مشرک و کافر۔

(۲)

مندرجہ ذیل حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اس حدیث بیان کرنے سے پہلے حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ تم خدا کی آسمان سے نازل ہو کر پڑنا میرے لئے آسان ہے لیکن حضور کی طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے اس کے بعد اس حدیث کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ

افى سعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج قوم فى آخر الزمان حداث الاربعة سقهاء الاحلام يقرؤن من خير قول النبوية لا يجاوز ايمانهم حنا جو هه يقرؤن من الدين كما يقرؤ السهم من الوصية فاني لقيتهم هم فاختارهم فان فى قتلهم اجرا لمن قتلهم يوم القيمة (بخاری ج ۲ ص ۲۸۲)

(۳)

حضرت ابو القاسم نے علیہ میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سيعكون فى آخر الزمان اربعة اقراء فمن ادرك ذالك الزمان

میسعود باللہ مہم

(حلیہ)

میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ ان سے خدا کی پناہ مانگے

عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه

يخرج فى آخر الزمان قوم

احداث الاسنان سفها

الاحلام يقرؤن القرآن بالسنتهم لا يجاوزون قيمه يقرؤن من قول الخبيثة يقرؤون من الدين كما يقرؤ السهم من الوصية فمن قتلهم فليقتلهم فان فى قتلهم اجرا عظيم عند الله لمن قتلهم (کنز العمال ج ۳ ص ۴)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم نکلی گی۔ جو حق جوانی والے عقل سے کوتاہ زمانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ نیکے سے نیچے نہ اترے گا۔ قال قال رسول اللہ کی رٹ لگائیں گے۔ دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ پتھر ٹکڑے سے پھیل جاتا ہے تو جو شخص اس سے ملیں چاہیے کہ وہ ان کو قتل کر دے۔ یقیناً ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر عظیم ہے۔

(ح) دور حاضر میں وہابی دہلوی مدعی ہیں کہ ہم قرآن کے قاری اور حافظ ہیں لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پورے حلیہ معلوم ہونے کا حاقط قرآن اور حدیث دان ہونا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر مبنی ہے۔ آیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے کہ ان کے ایسے جالوں سے بھیجیں ورنہ قیامت میں بچھڑنا کام نہ آئے گا۔

(۲)

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يُقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يَخْبِرُونَ كَرِهَ مِنْهُمْ
يُقْرُونَ مِنَ الْقُرْآنِ كَمَا يُقْرَوْنَ السُّمَمِ مِنَ الرَّمِيَةِ ثُمَّ لَا يَعْبُدُونَ
رَبَّهُمْ كَحَيْثُ يَعْبُدُونَ السُّمَمِ إِلَى ذَوْبِهِ سَيِّئًا هُمَا الْخَالِيَانِ (کنز العمال ج ۲۲)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلی گی قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے نیچے نہ آئے گا
وہ اسے اپنے گلے پر ہائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر وہ دین میں آسکیں گے حق کو
تیر پائیں آسکے گا۔ ان کی خاص علامت سرسبز ناخن ہے

(ف) وہ بیرون بخدیوں دیوبندیوں کا سرسبز ناخن ضرب المثل ہے۔ تمام دین پسند
ان علامت سے اور ان علامت، دالوں سے خوب واقف ہیں۔

(۵)

عن سهل بن حنيف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

يُخْرِجُ مِنْ الْمَشْرِقِ اقْوَامٌ مَخْلُطَةً رُوسُهُمْ يُقْرُونَ الْقُرْآنَ
بِالْأَسْتِمْهَامِ لَا يَعْلَمُونَ سِرَّ قِيَمِهِمْ يُقْرُونَ مِنَ الْقُرْآنِ كَمَا يُقْرَوْنَ
السُّمَمِ مِنَ الرَّمِيَةِ (کنز العمال ج ۲۲)

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں
نکلیں گی سرسبز ناخنوں سے قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے نیچے نہ آئے گا۔ دین اسلام
سے گلے ہائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

(ف) تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ وہ ہندی و ایرانی جہاں بھی ہیں ان کا شمار میں
کیا ہے کہ سرسبز ناخنوں کے اور قرآن خوانی تو گویا ان پر فرض ہے۔ لیکن محمد راشد دین

سے بے بہرہ ہیں۔

(۶)

عن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَفَاضَتْهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا
يَأْمُرُونَ بِإِثْمٍ مِنْ هَؤُلَاءِ قُرْآنُ الْقُرْآنِ لَا يَخْبِرُونَ كَرِهَ مِنْهُمْ
يُقْرُونَ مِنَ الْقُرْآنِ كَمَا يُقْرَوْنَ السُّمَمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَفْتَتِلُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ
وَيُكَلِّمُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ لَكِنْ أَنَا أَذَرْتُ لَهُمْ لَا تَقْتُلُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

۳۳
۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین و دلوں پر امین بنا کر بھیجا ہے
اگر میں خدا کو نیکو کریم کا نافرمان ہوں تو فرما دو کہ وہ لوگوں پر کا۔ یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے لیکن
اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کے قاری ہوں گے اور خیر کے نیچے
ایمان کی دلی نہ ہوگی وہیں سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے یہ لوگ کلاوا
کو قتل کریں گے اور بہت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو
عزیز قوم ملا کی طرح قتل کروں۔

(ف) مسلمان سچی طرح کہ جب وہ بیچارے صوم و صلوات کے پابند اور قرآن مجید
کے قاری اور حافظ اور اہل قبلہ ہوں گے پھر رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے
ساتھ عادی جیسی گتہی اور سرکشی لڑائی جنگ و جلال اور قتل و غارت کا کیا معنی

(۷)

إِنَّ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَوْمٌ يُقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يَخْبِرُونَ سِرَّ قِيَمِهِمْ
يُقْرُونَ الْقُرْآنَ كَمَا يُقْرَوْنَ السُّمَمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَفْتَتِلُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ لَكِنْ أَنَا أَذَرْتُ لَهُمْ لَا تَقْتُلُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

عن ابی سعید

(کنز العمال ج ۳۲)

ابو سعید عذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے ایک قوم تھے کہ قرآن پڑھیں گے سناؤں کو قتل کریں گے بیت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے اگر چھٹے ہیں تو میں ان کو ضرور قوم عدا کی طرح قتل کروں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لئے دیا کہ وہ لوگ مسلمانوں کے قتل کا حکم دیں گے بلکہ قتل کریں گے جیسا کہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔ اور وہابی دیوبندی بھی اسی شرارت میں کچھ کم نہیں ورنہ کم از کم نجدی کے اس گندے کارنامے پر سرور و مغرور ضرور ہیں۔

(۸)

عن ابی ذر وہابی بن عمر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَأْتِيَهُمُ الْخُلُقِيُّ يُقْتَلُونَ وَنَاسٌ آخَرُونَ لَا يَكُونُوا وَجِلًا
 فِيهِمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُوتُ مَجْرُوحٌ مِنَ السَّرْمَةِ مِنْ السَّامِيَةِ
 ثَمَّ لَا يَكُونُ دُونَ ذَلِكَ لَهُمْ شَرُّ الْخُلُقِيِّ وَالْخَالِيفَةِ (اعمال ج ۳۲)
 ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت تھے جن کی قاتل پیمان سرزد ہوئے ہوں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے (لیکن قرآن مرثیہ زبان پر ہی رہے گا) قرآن کا اثر گلے سے نیچے نہ آئے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف نہ لوٹ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ فحشاء شرارتی ہوں گے۔
 (ف) چنانچہ آئیے کہ مذہبی جھگڑے اور فتنے اور فسادات کی جڑ کون ہیں۔

(۹)
 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مالی تقیم فرما رہے تھے کہ ذوالحجہ بعثۃ اٹھ کھڑا ہوا اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عزت کر کے کہا یا رسول اللہ اتق اللہ آئے خدا کا رسول خدا سے ڈر حضور علیہ السلام ناراضی کا اظہار فرمایا وہ مجلس سے اٹھ گیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ الا لا حب عفتہ قال لا لعلمان يكون لي عفتي فقال خالد وكد من مصل ليقول بلسانہ ما ليس في قلبہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہادت ہو تو میں اس غیبت کی گردن آڑا دوں حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہ نمازی آدمی ہے حضرت خالد نے عرض کی بہت سے بڑے نمازی ہوتے ہیں لیکن پہلے بے ایمان ہوتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں علامہ پر عمل کرتا ہوں کسی کے اندر دینی حالات سے ہمارا واسطہ کیا جب ذوالحجہ بعثۃ مجلس سے دور نکلا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "انہ یخرج من ضحیٰ هذا قوم یتلون کتاب اللہ وطلب الا لہاجا ورجحنا ہم یخرجون من الدین کما یخرج کما یخرجہم من المہمۃ واطنہ و قال لمن ادعکمتم لا قتلہم قتل شہود

(رواہ البخاری ج ۳۲)

یعنی اس کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن مجید کی تلاوت ایسے میٹھے لہجوں پڑھیں گے کہ لوگ کی کر جہان ہوں گے لیکن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے صحابی فرماتے ہیں میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اگر زمانہ نبوت میں ہوتے تو میں انہیں شہود کی قوم کی طرح جگمگ کرتا

(۱۰)

عن ابی ذر وہابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَأْتِيَهُمُ الْخُلُقِيُّ يُقْتَلُونَ وَنَاسٌ آخَرُونَ لَا يَكُونُوا وَجِلًا وَجِلًا
 خَلُوهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُوتُ مَجْرُوحٌ مِنَ السَّرْمَةِ مِنَ السَّامِيَةِ

قَسْرُ الْحَقِّ وَالْحَقِيقَةِ (۱۱) (کنز العمال ج ۳۳)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کا خاص نشان سرمنڈا ہوگا قرآن پڑھیں گے ان کے حوروں سے نیچے نہ ہوگا دین سے بھل جائیں گے جیسا کہ یہ حکم کار سے وہ خداوند کریم کی تمام مخلوق سے شرارتی ہوں گے اور قسط شرارتی ہوں گے (ف) پیار سے بھائیو! ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو چند افراد سے متنبہ فرمایا کیونکہ اس فرقے کا دعویٰ اسلامی ہوگا لیکن وہ اسلام سے خارج ہوں گے جن کی خاص علامات بھی بیان فرمادیں۔
۱۔ اس فرقے کی اکثریت کے سرمنڈے ہوں گے۔
۲۔ ان کا اسلامی مشغل یہ ہوگا کہ وہ قرآن کریم کے درس و تدریس کا کام زیادہ کریں گے۔

۳۔ ہر وقت ان کا فطری پیشہ مسلمانوں میں شرارتیں کھڑی کرنا ہوگا۔ یعنی اس فرقے کا چہرہ اور بوڑھا جوان شرارتی ہوں گے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے نہیں سمیٹے دیں گے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَ الْقِسْمَةُ اَمْتًا مِنَ الْقِسْمِ وَ قَسْرُ الْحَقِّ وَ غَارَتُ سَعْيِهِمْ يَزِيدُ مِنْهُمْ مَرَمًا۔

(۱۲)

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَعْلَمُونَ مِنْ قَوْلِي خَيْرًا لَيْسَ بَيْنَهُمْ نَفْسٌ مَوْلَى الْقِسْمِ لَا يَكُونُ لِحَقِّهِمْ
حَرَمُهُمْ يَمُرُّ قَوْلُهُ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ مِنَ الشَّهْرِ مِنَ الرَّمِيَةِ
فَإِذَا لَقِيَهِمْ هَمٌّ فَاسْتَوْفُوا هَمَّهُمْ فَإِنَّ فِي تَقَاتُلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ

بِسْمِ الْقِسْمَةِ

(رداء البخاری ج ۳۳ کنز العمال ج ۳۳)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم بھلے گی چڑھتی جوانی والے بے وقوف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے قرآن بھی پڑھیں گے ان کے حوروں سے قرآن نیچے نہ اتر سکے گا۔ دین سے ایسے بھل جائیں گے جیسے تیرہ شکار سے جہان بے تباری ملاقات ہوا ان کو قتل کر دو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں خداوند کریم کے نزدیک اتنا ثواب ہے جیسا کہ اس نے قیامت تک کفر کو قتل کیا۔

اس حدیث میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قوم کا ذکر فرمایا جن کا علیہ تبارک اپنی پیاری امت کو بغیر دار فرمایا کہ بغا ہر وہ اچھے نظر آئیں گے لیکن ان کی سازش سے بچ جانا اور ان کی خاص خاص علامتیں بیان فرمائیں۔

۱۔ چڑھتی جوانی والے ہوں گے۔

۲۔ عقل سے کورے ہوں گے۔

۳۔ بات بات پر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے۔

۴۔ قرآن پڑھنے والے حافظ و قاری ہوں گے۔

۵۔ دین اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام کو محض ایک سیاسی فائدے کی غرض سے استعمال کریں گے۔

۶۔ قرآن کریم کے مخالفت ہوں گے اسی لئے وہابی دیوبندی ٹولہ کے نزدیک قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں۔ قرآن کریم کو ملا دیتے اور چٹائیوں پر رکھ دیتے ہیں قرآن کریم کی طرف پاؤں پھیلا دیتے ہیں قرآن کریم کے ہر حکم کی تاویل کرتے ہیں۔

۷۔ ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔ لیکن یہ صرف حکومت و وقت کا کام ہے عوام کو یہ حکم عام نہیں۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بَاقٍ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ هُمْ خَدَّ سَاعِ الْأَمَانِ سَفَهَاءُ الْاِفْخَالِ
 يَفْتَعُونَ مِنْ قَوْلِ حَتَّارٍ بَرٍّ بِهِ يَمُوتُ قَوْمٌ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمُوتُ قَوْمٌ
 مِنَ الْكُفْرِ لَا يَكُونُونَ لَنَا وَلَهُمْ كِتَابٌ هُمْ كَانُوا لَنَا وَلَهُمْ قَاتِلُوهُمْ
 هُمْ يَأْتُونَ فِي تَكْلِيمِهِمْ أَجْلًا يَمُوتُ فَتَكْلُمُ يَوْمَ الْفِتْنَةِ (کنز العمال ج ۳)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مسطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک قوم آئے گی جس کی حق بات والے بے عقل ہوں گے بات
 کریں گے تو کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے اسلام سے صل
 تاجیں گے جیسا تیر شکار سے مل جاتا ہے۔ ان کا ایمان گے سے اوپر رہے گا نیچے یعنی
 دلیں ایمان کا درہ نہ ہوگا بہانہ ان کو ملے قتل کرو دو کہ ان کے قتل کرنے
 میں اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ يَكْفُرُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ تَرَاهُمْ إِلَّا قِبْرَاءَ
 تَهُمُ يَشْتَرُونَ وَلَا مَسْلُوكًا إِلَّا صَلَواتِهِمْ يَشْتَرُونَ وَلَا صِيَامَهُمْ إِلَّا صِيَامًا
 يَشْتَرُونَ الْقُرْآنَ تَحْسَبُونَ اللَّهَ لَهُمْ وَهُمْ عَلَيْهِمْ كَالْبَعِثَةِ
 مَسْلُوكًا تَكُونُ أَيْتُهُمْ يَمُوتُ قَوْمٌ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمُوتُ الْقَوْمُ
 مِنَ الْكُفْرِ لَا يَكُونُونَ لَنَا وَلَهُمْ كِتَابٌ هُمْ كَانُوا لَنَا وَلَهُمْ قَاتِلُوهُمْ
 هُمْ يَأْتُونَ فِي تَكْلِيمِهِمْ أَجْلًا يَمُوتُ فَتَكْلُمُ يَوْمَ الْفِتْنَةِ (کنز العمال ج ۳)

الشَّيْءُ عَلَيْهِمْ شَهْرَاتٌ بِضْعٌ
 کنز العمال ج ۳

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن پڑھنا ان کے
 مقابلے میں کچھ نہ ہوگا اور نمازی ہوں گے تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ
 ہوں گی اور وہ روزے دار بھی ہوں گے تمہارے روزے ان کے مقابلے میں
 کچھ نہ ہوں گے قرآن پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خدا انہی کا ہے اور قرآن انہی پر
 نازل ہوا ہے ان کی نماز کا اثر جہنم سے نیچے نہ ہوگا۔ دین اسلام سے نکل جائیں
 گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے جو اسلامی لشکر ان سے مقابلہ کرے گا
 اپنے نبی کی زبان پر وہ فیصلہ نہ کریں گے عمل سے تم سستی نہ کرنا اس کا نشان خاص یہ
 ہے کہ ان میں ایک ایسی قوم ہوگا جس کا بازو توڑ ہوگا لیکن خشک بے جان اس کے بازو
 کے سر سے پھٹنا نہ کرے کی طرح سفید بال ہوں گے۔

(ف) اس حدیث شریف میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ و پروری و ہابیہ
 کی خاص علامات کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کہ وہ قرآن مجید کے قاری اور حافظ ایسے ہوں گے کہ سب مسلمانوں سے
 اعلیٰ قرآن پڑھیں گے۔

۲۔ وہ لوگ نمازی ہوں گے اور وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے جیسا کہ اعلیٰ اور بہترین
 کہ مسلمانوں کی نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ رکھتی محسوس ہوں گی۔

۳۔ وہ ایسے روزوں کے بہت بڑے پابند ہوں گے یعنی عوام ان کی عبادت
 پر رشک کریں گے

۴۔ ان کی نماز و روزہ و دیگر عبادات بظاہر بہتر اور اعلیٰ ہوں گے لیکن
 ان کے دل کھوٹے اور عبادات کی تحقیقت سے بیکار محروم ہوں گے۔

(د) باوجود نمازی روزے دار قرآن کے حافظ اور قاری اور عبادات کی کثرت کے اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام میں داخل ہو کر کل جائیں گے امت میں شامل نہ ہوں گے (۱۶) بحوالہ مکتبہ المدینہ نے ایک اور علامہ بیان فرمائی کہ اہل فرقہ میں ایک آدمی ایسا ہو گا یعنی وہ سب سے خطرناک ہو گا ایک بازو اس کا ہے جس میں شنگ ہو گا جس کے سر سے پریشان کے سر سے کی طرح ایک سفید بالوں والا داڑھی کا مادہ وہ شخص وہاں دیوبندیوں کے صوبائی ترقی یعنی خارجیوں میں پایا گیا اس کی تفصیل آنے والے اوراق میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۵)

وكان ابن عباس يراهم شرا من خلق الله وقال انهم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين رواها البخاري باب فضل الخوارج ۱۱۴/۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بدترین مخلوق سمجھے تھے اور مذہب کے خارجیوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ آیات مجزئوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں یہ لوگ اہل ایمان پر چسپاں کرتے ہیں۔

(ف) یہ دیوبندیوں وہابیوں کے دعوے خارجی مآثرین غور فرمائیں کہ اب کون لوگ بتوں کی آیات انبیاء و اوصیاء کرام پر چسپاں کرتے ہیں تفصیل آتی ہے (۱۷)

حضرت الامام العلامة بدر الدین عینی المتوفی ۵۵۰ھ شارح بخاری عمدۃ القاری شرح بخاری مطبوع مصر میں تحریر فرماتے ہیں کہ جاء فی احد بیث انہ قال فی الخوارج سیما هذا التسبیب وهو حلق الشارب من ماء اصله "حدیث شریف میں خارجیوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ جو شخص نوذمان کا شارب ہو گا اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں دیکھئے۔

(ق) "التسبیح باللسان والذل المسہلہات بدینہما الباء الموحدة قال ابن الاثیر معناه الحاق واستیصال الشجر" یعنی تسبیح مصدر ہے جس میں "اللفظ مبین" کے بعد ذوال ہن اور ان کے درمیان باء موحدة ہے یعنی ہاں نوذمان اور ہاں کو جڑ سے اکھڑنا

اس کے بعد توصف اس حدیث کی توثیق و تائید میں دوسری حدیث کہتے ہیں کہ بدل علی معنی حدیث اخیر "یعنی حدیث مذکور کے معنی مخصوص کی .. صحت پر دوسری حدیث تائید کرتی ہے۔

وہ یہ ہے کہ "متباہم الخلفین والتسبیح" خارجیوں کی ایک علامت تخلیق اور دوسری تسبیح ہے ان دونوں کا مطلب فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

اہل اسلام از شرق تا غرب تاقیامت کا "اہل پاروں مذہبوں پر اتفاق ہو گیا۔ جو ان چاروں سے متکلا سے باطن اور خارجی قرار دیا بغض تھا اب جب سے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل پیرا ہوئی، مگر اہل سے متفق نظر رہی اس لئے ان چاروں مذہب سے علیحدہ گروہوں پر عوام و خواص کی نظروں میں وہ شخص بد مذہب سمجھا جاتا پھر وہ علیحدہ متنفذ مذہب اختیار نہ کر سکتا تھا۔ اسے یہ ارا فیضیوں میں پیشکش پڑنا یا خارجیوں میں۔

اب آپ سوچئے کہ جو شخص مذہب و اہل ہمارے دور میں کی فرقہ کا کام ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ دھندلا دہاویوں دیوبندیوں نے کیا خواہے تفصیل لگاتی ہے۔ اور ایسی موضوع پر فقیر کا ایک رسالہ

"نصرة الملہم فی سبیل المسلم" ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

(۱۱) حضرت تمیز بن عبد الرحمن سے روایت ہے فرمایا ہے کہ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر سجدہ کا داغ مغلطاب

رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لقد افسد هذا وجهه اما
والله ما هي اليما التي مسى الله
ولقد صليت على وجهي منذ ثمانين
سنتم ما اثر السجود

رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر والبیہقی فی سننہ

(۲) عن مجاہد فی قوله تعالی
سیاہم فی وجہہم من اثر السجود
قال هو اختراع قلت هو اثر السجود
فقال انه يكون بین عینہ مثل
وکتب العنز و هو كما شاء الله
رواه ابن جریر وغیرہ

(۳) قال البقاعی ولا یطعن ان
من الیما ما یضع بعض الملائکین
من اثر هیأتہ سجود فی جہتہ
فان ذلک من سیما الخواص
کذا فی تفسیر الشریعی والفتوحات السلیبہ

(۴) عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا
بعض الرجل واکرھ اذا لایت
یہ روایت حضرت ابن عباس سے مرفوعاً
مردی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کو دشمن ہوں

بیت عینہ اثر السجود

(۵) عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا تعلوا اصواکم

(۶) عن ابن عمر رضی اللہ

تعا فی عنہما انه رأى رجلاً قد

اشعر فی وجہہ السجود فقال

انه صورة وجهک انک فلا

تغلب و جہک ولا تشق صورتک

کما عان فتاویٰ افریقا

۵۹۵

اور اس سے کہ امت کرتا ہوں جبکہ
اس کے ناستے پر سجدہ کا اثر دیکھتا ہوں
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اپنی صورتیں داعی نہ کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مردی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے چہرے

پر داغ سجدہ کا دیکھ کر فرمایا کہ تیرے

چہرے کی سو بھائی تیری ناک ہے تو اپنا

چہرہ داعی نہ کرو اور اپنی صورت نہ بگاڑ

۵۹۵

(۷) ان روایات کی تصدیقات و اشارات سے واضح ہوا کہ ناستے پر

سیاہ داغ خا جیوں کی علامت ہے اور اچکل ایسے داغ بگڑت و لمیوں و بونہیوں

میں پائے جاتے ہیں مزید بصرہ ان کے پڑھئے

تصویر کا دو مصلحت

حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما جہت و مشرک (معاذ اللہ)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ نے ان

لوگوں نے سر اٹھایا اور اسلامی دعوائی کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسے شخصیت کو

مشرک اور بدعتی کہا اور انہیں شہید کرنے والے بھی یہی لوگ تھے اگرچہ ان کا لقب

خدا جی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پڑا اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

ساتھ بغاوت کی انہیں بھی مشرک و بدعتی کہا اس کی تفصیل فقیر نے اہلسنن و اہلحدیث

میں لکھی ہے۔

جس طرح اب یہ یقین ہے کہ احادیث مذکورہ بالا کے بیان کردہ علامات کا امتداد
نہی۔ وہابی۔ دیوبندی یا ایسے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں اپنے دور کے
خارجیوں کو ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ دوستوں کو مشاہدہ کرا دیا۔ چنانچہ انھیں
کبریٰ صبح ۱۳۸۵ میں حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے ذوالحجہ ۱۰۹۷ والی کی حدیث
نقل کر کے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خارجیوں کی جنگ کا ذکر تحریر فرمایا اور لکھا
کہ اس جنگ میں وہی شخص مسئول پایا گیا جس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کئی سال پہلے علامات بتائے تھے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بقول کی لاش حضرت علی کرم اللہ وجہہ
الکریم کی خدمت میں لائی گئی آپ نے مجھ سے پوچھا کہ ایک بیعت ہذا اہل تم میں سے
کون اسے پہچانتا ہے ایک شخص نے عرض کی ہذا احقر توصادما اھمنا۔ اس کا نام
حرقوم ہے اس کے باپ کا علم کسی کو نہیں اس کی مال نذرہ اور یہاں موجود ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوا کر پوچھا تمہیں ہذا احقر قوس کا باپ کون ہے
اس نے عرض کی انا امدی الافی کنت فی الجاہلیۃ ارضی عننا بالمریۃ ففتنی فی
شیء کہمہ الظلمۃ فخلعت منہ فولات ہذا

(خصائص کبریٰ ص ۱۲۷) وحجتہ اللہ علی العالمین ص ۵۵ فتح الباری
شکوہ بخاری ص ۳۳ یعنی مجھے اس کے متعلق اور کچھ معلوم نہیں میں زنا کا عاہلیت
میں رہنے پر مجبور ہوں چارویں کسی کالی سیاہ شکل سے میرے ساتھ جوار کھایا یہ خزنہ
اسی کا کل ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گستاخ نبوت اور ولایت کا بے
ادب و دلدار ہونا ہوتا ہے اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے
ایک نبوت کے گستاخ کے بارے میں فرمایا۔

ولا یطیع کل حلال ھما یشاء
نہیم متاع الخیر معتد انہم عقل
اعدائک لکفرینہم
(سورۃ النعام پارہ ۷۳)

بعلانی سے بڑا رکھنے والا اعدہ سے
بڑھنے والا گھملا درشت عواص کے بعد
ولدار الحرام کا یقین ہو گیا اس نے اپنی ماں
سے تصدیق کرائی۔ بے ادب کی ماں نے اعتراض کیا کہ داخلی نبوت کا گستاخ ولدار الحرام
ہے قنایہ میں مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے
جاکر کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں تو
کہ تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال
مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے کچھ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا، اس پر اس کی ماں
نے کہا کہ باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال خیرے جائیں گے تو میں نے
ایک چرواہے کو بلایا تو اس سے ہے۔

(تجربہ شرط ہے)

فیتر الدین غول نے تجسس کیا کہ جو بھی قنایہ مذہب مذہب کو ترک کر کے یا دلیہ
کی کسی برتری کو اختیار کرتا ہے تو وہ ظالم و دلازدان یا ولدار الحرام ضرور ہوتا ہے۔
(قائد) ظاہر ہے کہ ولداؤنہ نذرہ ہے جو اپنے باپ کا دہرہ اور ولدار الحرام وہ
ہے جو ہر تو اپنے باپ کا لیکن اس کے والد سے یہ غلطی ہوتی پہلے جامع کے بغیر
یا قائد کے بغیر دوبارہ جامع کر لیا اس سے قطعاً ظہر نذرہ ولدار الحرام ہے۔
(قائد) بہت سے اعلیٰ خاندان کے لوگ بد مذہب ہو جاتے ہیں اس کی اکثر اصل وجہ

یہی ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

ناظرین کرام

گلدستہ اور انبیاء فقیر نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے گستاخوں اور بے ادبوں کے علامات اور نشانات صحاح ستہ کے مستند روایات عرض کئے ہیں اور ان روایات میں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بھی آخر الزمان میں ائمہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ نبوت کے بعد بھی ایسے گستاخ اور بے ادب پیدا ہوں گے انہیں اسلامی روایات صرف یہی ہوں گے بکرامت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دین اسلام کے سچے اور بے شکیدار پیغمبر ہیں گے۔ فقیر الہی غفر لہ نے ان روایات کو مستند نسب احادیث سے لکھا ہے۔ اب ان علامات و نشانات پر تبصرہ کرتا ہے۔

خلاصہ علامات

- ۱۔ علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔
- ۲۔ نبی اکرم و دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرنے میں فیہر اول رہیں گے۔
- ۳۔ متفق پر ہر گناہ۔ خلافتیں شریعت پر عمل کرنے والے کے خلاف شرع سرمو فرقہ ڈالنے۔
- ۴۔ قرآن خوان اور بہترین قرائت کے حامل کر زمانہ ان کی قرآن خوانی اور قرأت کا نام ملنے۔
- ۵۔ دوزے اور نمازی میں اللہ بابر خشوع و خضوع سے سمجھ کر دوسرے نمازی اپنی نمازوں اور روزوں کو لاشعہ سمجھیں لیکن حقیقت سے کوسوں دور
- ۶۔ بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات گستاخانہ طریق سے بر ملا ٹھکانا۔

دارمعی کا ٹھیکہ صرف انہوں نے اٹھایا ہوگا۔

- ۷۔ ماتھا اٹھرا ہوا تاکہ مسجد کی رگڑ سے کالا سیاہ ہو کر داغا ہوا محسوس ہو
- ۸۔ و خمار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی تاکہ پیٹ پوجا پر واضح اور روشن دیکھو
- ۹۔ آنکھیں دھنسی ہوئی تاکہ پیٹ پرستی اور نفس پروری کے آثار انہیں میں ہمیشہ ہوں
- ۱۰۔ سر کے بالوں کے دشمن تاکہ صفائی کے بعد ان کے سر شعلہ شاہ ہو کر دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں
- ۱۱۔ چادریں موٹی پنڈلی سے نیچے سے گزرنے کر سکیں تاکہ عوام کا عقائد بڑھے کہ میں ہی لوگ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائبان ہیں اور باقی لوگ گمراہ۔

- ۱۲۔ لہر ٹھپیں چپٹ صفائے کے ہوں کہ اگر کشمشی کا بتن کہا جائے تو خالی لا موزونیت نہ ہوگا

- ۱۳۔ ماتھے پر سیاہ داغ
- ۱۴۔ بتوں کی آیات انبیاء و عظام و اولیاء کرام پر چسپاں کر دیں گے
- ۱۵۔ ان کی پارٹی میں اکثر چھوکرے اٹھتی جوانی والے ہوں گے۔
- ۱۶۔ پیرے درجے کے نبی (دندہ) ہوں گے
- ۱۷۔ جھگڑا لڑی شرارت اور فساد ان پر ختم ہوگا یعنی مذہبی جھگڑے اور شرارتوں سے بہت زیادہ سرد رہیں گی۔

- ۱۸۔ دین کے درد کا نہ دم بھرتے ہوں گے بلکہ جان دینے کو تیار ہو جائیں گے اگرچہ نبی علیہ السلام کا بھی مقابلہ کرنا پڑے۔
- ۱۹۔ بچوں دیکرے نیست کے مرض میں مبتلا ہوں گے۔
- ۲۰۔ بات بات پر حدیث شریف پڑھیں گے اور برصوبے بڑے مسند کیلئے

حدیث کا مطالعہ کریں گے

۲۱ : دین اسلام کے متبیکہ دار ہونے کے باوجود دین سے خارجی اغراض و مقاصد کے طالب ہوں گے مثلاً دین و اسلام کو اپنی سیاسی اغراض و مقاصد پر استعمال کریں گے۔

۲۲ : باوجود قرآن کے غلام ہونے کے ان میں قرآن مجید کا ذرہ برابر قدر اور عزت و احترام نہ ہوگا۔

۲۳ : قرآن مجید کے آیات کی اپنے مقاصد اور خواہشات کے مطابق تاویلی کریں گے

۲۴ : بغاوت میں بیٹھیں یا تین اور خوش اخلاق کے مجسمے لیکن اندر سے مسلمانوں کے نہیں و کینہ سے سرشار ہوں گے

۲۵ : بت کے پکاروں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔

بحمدہ تعالیٰ یہ صفات میں حیث و لجاجت خارجیوں نجدیوں اور دہائیوں دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں۔

دہائیوں دیوبندیوں کی علامات

فقر ادسی غفرلہ کا تبصرہ

(۱) نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کو ہر مذہب سے بچ رہنے کی وصیت فرمائی لیکن خارجیوں دہائیوں دیوبندیوں سے نہ صرف

پہنے کی تلقین فرمائی بلکہ ان کا علمی عمل نقشہ کھینچ کر گویا امرت کے ایک ایک (زرد کو خارجی) (دہائی) دیوبندی) تولد کی تصویر (خوف) یا تھرمس بکڑادی تاکہ امت میں کسی کو ان سے نہ خبر کی اور جہالت کا مدد نہ ہو فقیر ادسی ان علامات اور نشانات کو ظہور کرتا ہے تاکہ دور حاضرہ کو آگے والی نسلوں کے مسلمان ان مذہبی بیرونیوں سے بچ سکیں کیونکہ وہ جلال صمد کا سامنا دینے والے بھی ہیں لوگ ہوں گے (ازالہ قوحات قبل از تبصرہ)

(۲) یاد رہے کہ یہ علامات بحثیت جماعت کے بیان کئے جائیں گے۔ اگر کسی فرد میں یہ علامات نہ ہوں تو بھی کوئی ہرجے نہیں یا بعض ایسے علامات ہمارے بعض اہل بیت میں پائے جاتے ہیں

ہمارے اہل سنت کو بعض واپائی دیوبندی دھوکہ میں ڈالتے ہیں کہ یہ علامات ہمارے فلاں صاحب میں نہیں یہ کہہ دیتے مگر فلاں علامات ہمارے فلاں صاحب میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۳)

ان علامات کے سلسلہ رسول ہونے میں شک نہیں لیکن جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خارجیوں (دہائیوں دیوبندیوں) کی علامات بتائی ہیں تو ہم ان علامات کو کون حیث علامتہ خارجیوں و دہائیوں دیوبندیوں کے لئے مانیں گے۔ اور کون حیث علامتہ شریعت تصور کریں گے اور کہیں گے کہ واقعی کام اچھا ہے لیکن بدفقہہ عامل کا انعام ہوا جیسے مشرکین عرب ملوان کعبہ معمر کے عامل بھی تھے اور ایک ایک بھی پکار رہے تھے لیکن تھے جہنی۔

لے اس کی مزید توضیح اس ہے کہ جیسے اذان کی غرضیات سے تشریف لے جاتی ہے نہ

(۳)

فقیر نے مذکورہ بالا علامات جس قدر بیان کی ہیں یہ ہر ملنے تا و حال اسی خارجی
ڈولہ کی نشانوں کی مختلف اطوار و ادوار میں ضرور ملیں گی۔ علمایہ عملاً ظاہر کیا باطناً جیسا
کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں منافقین اپنی علامات سے پہچانے
جاتے تھے پھر خلافت راشدہ کے آخری ادوار میں اگرچہ ان کا نام بدل گیا لیکن علامت
کا نشان نہ بدلا۔ یہ ضروری نہیں وہ تمام علامات ہر دور کے خارجیوں میں ہوں اور نہ
ہیں ان کے اطوار ہر زمانہ میں برابر رہتے ہیں بلکہ یہ گزشتہ کی طرح بدلتے تو رہتے
ہیں لیکن اپنی ماہیات پر مجبور ہو کر ان میں سے بعض علامات و نشانات سے
نمایاں ضرور ہوجاتے ہیں۔ مزید توضیح فقیر کتاب "اولیائیں" تا دیوبند میں
دیکھئے۔

معجز کا فرق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جب منافقین نے حضور علیہ الصلوٰۃ
سے علم غیب کا انکار کیا اس وقت حکمِ حق تعالیٰ میں انھیں امتحان
الطیب نازل فرما کر قیامت تک گستاخوں اور عاشقوں کو علیحدہ علیحدہ
کر دیا یہاں تک کہ ہر حکومت و وقت کی بہت بڑی جھوٹ و جھوٹ کے باوجود حق تعالیٰ
اپنی کبھی بیجا نہیں ہوتے اور نہ ہی قیامت آنے کو کہتے ہو سکتے ہیں (ان شاء اللہ تعالیٰ)
ابتداء صلوٰۃ کی قسم کے لوگ وہ کسی لائق اور طبع حرس دنیا و خواہشات نفسانیہ میں
پھنس کر یا وقتی ضرورت کے پیش نظر کسی وقت صحیح ہو گئے تو عارضی امور کو حقیقت تصور
نہیں کرتا کرتا

دیوبندیوں و دیوبندوں کی نشانیوں کی

بلا ترتیب تفصیل

اگرچہ فقیر کے مذکورہ بالا مضامین سے اہل فہم نے یقین کر لیا کہ غیب کی

تشریح دینے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تمام علامات دیوبندیوں
و دیوبندوں پر پڑ آئی ہیں لیکن ہر کسی بعض اسی المراجعات سے دوسرے والے انسان
کو مزید تسلی دلاتے کے لئے چند ایک علامات پر تبصرہ ضروری ہے جسے فقیر اوّلیٰ غزلہ
مذکورہ مضامین میں پیش کرنے کی ہرأت کر رہا ہے۔

جاننا چاہیے کہ انسان دو طرح ہیں اہل علم اور بے علم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر دونوں حضرات کو دونوں طرح کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اہل علم حضرات کو علمی
اور عوام صاحبان کو دیوبندیوں کی علامات جماعتی ظاہری سمجھنا ہیں تاکہ
تشہیدہ کے بود ماند دیدہ سید علم بر فیرترب سے پہلے وہابیوں کی جہان ظاہری
حقیقی علامات پر تبصرہ کرتا ہے پھر علمی تاکہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
آخری حجت قائم ہو۔

(سر منڈانا)

(۱) سیما ہم التحلیق

ادب کا جملہ حدیث (پاک صحاح ستہ) کا ہے ملک کے ایک کوٹے سے دوسرے
کوٹے تک چلے جاتیں۔ آپ کو تجزیوں۔ دیوبندیوں و دیوبندوں کی جماعتوں کے ہر ٹرے
سرفیض سے چھوٹے ملانے اور عوام تک سے مشاہدہ ہوگا۔ غیر متقلد میں اکثر اور
دیوبندیوں میں قلیل کی عام عادت یہی گئی ہے کہ سروں کو کھنگڑا رکھیں بلکہ غیر متقلدین نے
تو اب نمازیں بھی التزاماً غلے سر پہنی شروع کر دی ہیں۔

معجز کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے
کہ ان لوگوں کے سروں سے گویاں اتار لیں تاکہ بھولی بھالی امت آپ کی بتائی ہوئی
نشانی کو دیکھ کر یقین کریں کہ یہ وہی ہیں پرانے شکاری جو سننے بھالی سے کرامت مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بکائے کے لئے نئے روپ دھاکر پھرتے ہیں۔

سنت نبوی یا نجدی

دیوبندی وہابی ٹولے کا ہر فرد سر موڑنے پر فخر و ناز کے طور پر کہتا ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سر منڈاتے ہیں یہ ان کا بہانہ ہے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و ائمان سر کے بال رکھنا ہے صرف حج کے موقع پر بوجہ ضرورت بال مبارک کوٹائے گئے۔ اور اس میں بال ایک طرف اپنی است کے لئے صورت پر آواز پیدا کرنا مطلوب تھا دوسری طرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر وائے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے تڑپ رکھتے ہیں کاپکا صرف ایک بال مبارک کوٹیں کی عزت و عظمت اور قدر و قیمت کو قربان کیا جاتے تو بھی حق نہیں ہو سکتا۔ آپ کے اس طریقہ کار کو اصلاح شریعت میں سنت نہیں کہا جاسکتا۔ اس لئے کہ سنت یہ ہے کہ جس فعل پر حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے التزام فرمایا ہو۔ البتہ سر کو منڈوانے کو شعائر دینا بدعت سیئہ کا ارتکاب سب سے پہلے محمد بن عبد الوہاب نے نجدی سے کیا چنانچہ تصدیق کے لئے عرب کی مستند تاریخ الفترات الاسلامیہ کے مصنف کا یہ بیان پڑھ لیجئے۔

سینا هم التخلیق تصریح یطہر
الطائفۃ لا تہتم کا فدا یا صرفہ
کلامت المصنم انت یعلق مراسہ
ولہ یکت ہذا الوصف لاحد من
اخوانہ و المیستد عتہ الذین کا فدا
قبل نعت حولہ

(اندما الاسلامیہ ج ۲ ص ۲۶۸)

اندو جو بدعتی شاعر تھے وہ دہلیہ نجدی کا یہ

۱۔ سر منڈانے میں اتنا غلو تھا کہ مرد و عورتوں کے بال منڈوا دیتا تھا جس کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ دروسینہ کے حوالہ سے پہلے عرض کر دی ہے۔ چونکہ دیوبندیوں و وہابیوں کی نجدی سنت سے پیار ہے اسی لئے ان کا ہر چھوٹا بڑا سر منڈانے کا نہ صرف عادی بلکہ مجبور محض ہے۔

(لطیفی) حضرت خواجہ گل محمد صاحب کو رجب سانسویشین گز دھلی شریف ضلع رحیم یار خان کے بال ایک دیوبندی وہابی بار خاخر ہونا اسے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہارے مذہب کے ہر فرد کا سر منڈا ہوتا ہے اس سے نابت ہذا کہ جن ظاہریوں کی علامت حضور علیہ السلام نے بتائی تھی وہ تمہیں ہو۔ اس نے کہا کہ ہم وہ نہیں ہیں ہم سر کے بال رکھتے ہیں میں اور منڈا ہوں ہی نہیں چنانچہ اس وقت عجب صاحب موصوف کو کہا کہ یہی وجہ ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی نجدی تحریک یا سبکی کا پیروں میرے سر پر بال دیکھیں گے دو تین ہفتے تک تاب نہ لاسکا آخر سر منڈا ہی دیا خواجہ صاحب نے ہنس کر فرمایا کہ پھر وہی حرکت اس نے جواب دیا کہ حضرت میرے سر میں اتنی سنت کھلی تھی کہ جب تک سر پر بال رہے۔ مجھے چین نہیں آتا تھا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے بے کد نہ صرف تم بلکہ تمہارا چچا کا ہر فرد اسی طرح سر منڈانے پر مجبور ہے۔

اگر اس علامت کو اپنے کار کے لئے فخریہ طور پر مان لیتے ہیں چنانچہ احمد علی بھوری نے دکانگر لکھنؤ حسین احمد کے محلے کے بعد حضرت روزہ غلام الدین لاہور کا مدنی نمبر تاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۵۸ء کو لکھا کہ قواس کے صاحب پر اپنے آقا کا گز لکھی حسین احمد کا حلیہ یوں بیان کیا کہ میرا قد سر منڈا ہوا میں داڑھی اچھی

اہل اسلام ان کی اس نشانی کو ہر ملک اور ہر علاقہ میں پائی گسا د پھر نور فرمائیں کہ یہ لوگ کون ہیں اس لئے تہی کہ وہ ہمارے حریف ہیں بلکہ اس ارادہ پر کہ آقا سے

کائنات مولائے شش بہات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے انہیں دیکھ کر آج بھی عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبی پاکؐ کو لاکھ سال اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرتا ہے اور مخالفین اسلام کو ہٹاتا ہے۔

(۲۶) مونچھے چٹ صف (سُبْحَانَهُمُ التَّنِیْدُ)

یہ جگہ بھی حدیثِ ائینی شرح بخاری اکابرہ
نجدیوں و دیوبندیوں میں یہ علامت بھی نمایاں ہے ہر جگہ ہر علاقہ میں آپ
کو دیکھ لی اور مونچھیں چٹ صفا والا انسان کے فخرِ تحقیق و تجسس کے بعد معلوم ہو گا کہ
یہ مسکنِ نجدی و دیوبندی وہابی ہے اسی لئے کہ حضور تاجدارِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سیکھوں کو سال پہلے مونچھیں مونڈنے والے کو اپنا امتی ہی نہیں مانا بلکہ اسے خارجی
(خارج از اسلام) سے موسوم فرمایا تاکہ کوئی امتی ان عیارِ شکار دیوں کے جال میں
نہ پھنسے۔

مونچہ تراش کو درے مارو

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مونچھیں مونڈے اسے سخت مرزا دی جائے
چنانچہ حضرت علامہ برالدین عینی شراح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ عمدۃ الفقاری صلی اللہ علیہ وسلم
نے لکھا کہ "وہ کائناتِ یکرۃ حلقہ مبتلا و کائناتِ باکیت کا علیہ
یعنی حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ مونچھیں مونڈنے کو منہ کے نکم میں مثال کرتے
اور فرماتے مونچھیں مونڈنے والے کو مرزا دی جائے اسی طرح سفرِ سعادت و سعادت
اور زادِ سعادت صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "لیتقدروا علیہ" درے مارے جاہیں ہراس
شخص کو جو مونچھیں مونڈتا ہے۔

(فائدہ) ہم اگرچہ کسی کو درے مارنے کے بجائے نہیں کہیں یہ گورنٹ (حکومت و وقت)
وہم ہے لیکن اتنا تو یقین ہو گیا کہ دالہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مونچھیں چٹ صفا کرنا ہر نبی
اور خروج از اسلام کی نشانی ہے۔

مونچھیں مونڈنا بدعت

حضرت امام مالک و دیگر ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَقُّكَ اَللّٰہُ جِبۃً یَدۡعُکَ
وہی نہیں مونڈنا بدعت ہے دسفرِ السعادت صلی اللہ علیہ وسلم و زادِ سعادت و مدارج النبوت
ص ۳۰۲۔ آئمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ ملکہ ہے کہ اس سے اہل سنت کے کسی فرد کو انکار نہیں
ہو سکتا البتہ وہابی و دیوبندی انکار کریں گے لیکن وہ بھی مجبور ہیں اس لئے کہ ہم پہلے نہایت
کرچکے ہیں کہ مونچھیں مونڈنا خارجیوں کی نشانی ہے اور چونکہ وہ طریقہ خارجیوں کا ہے اس لئے
بدعتِ مستحبیہ ہے لیکن افسوس ہے کہ دیوبندی وہابی فرقہ کے ہاں یہ سنت اور محبوبہ سنت
ہے۔ ہماری اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ

وہابی و دیوبندی بدعتی ہیں

وہابی و دیوبندی انبیاء و اولیاء علیہم السلام سے متعلق امور کو بدعت و شرک
کی آکڑیں روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے بلکہ جان و مال اور آل و اولاد
عزت و آبرو اس پر نثار کرنے کو فخر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی ہمارا جہاد ہے اگرچہ
وہ اس فلسفہ کی سزا بھگتے گا لیکن افسوس ہے کہ جتنا بدعت سیدہ انہی میں پائی جاتی ہیں
وہ دوسرے کسی فرقہ میں نہیں پائی جاتی پھر تھوڑی سی بدعت کی کمال ہے کہ ان اپنی بدعت
کو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرنے پر قرآن و احادیث کے بے محل عبارات و فرغوں
کے پڑھتے ہیں اگرچہ اس تحریف کی انہیں سخت سے سخت سزا ملے گی۔

موتنجیوں موڈنا اور ناک کا برابر

آج کل تو لوگ داڑھی موڈنا سے اور بعض دین کی ٹھیکیداری کے باوجود موتنجیوں موڈنا کے کو
فرم سمجھتے ہیں حالانکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: موتنجیوں موڈنا نامشدد ہے۔ چنانچہ
سفر السعاده علیہ رحمۃ اللہ لکھتا ہے کہ قال الامام مالک یکتفی فی
ذلك الموضع بغير طهر من الشقة ولا يزيله على ذلك ولا يصير
مشقة یعنی امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موتنجیوں صرف اتنا کافی ہیں کہ صرف
لب کا کنارہ نکال کر برہ۔ اس کے آگے زائد نہ کال جائیں کہ مشقہ میں شامل ہو جائے
وقت مشقہ دراصل عبرتناک سزا کو کہتے ہیں (المجند) عزت میں مگر کئی جہتی بریدین
غیاث اللغات ص ۲۱ یعنی کانا برا ہونا (یہ دراصل مصدر ہے)

کانا لا یشکک فیہ

مگر کسی کو صرف اتنا کہ ماسے کو آپ لکھے میں یا آپ کو ناک کٹ گئی تو میرے
خیال میں غائب کتنا ہی کتر کیوں نہ ہو۔ قائل کے دست بگمیاں ہوگا لیکن انوس
کو داڑھی موتنجیوں کے صفایا پر حجام کو گویا انعام دیکر وہی کہتے ہیں جیسے ہم سننا
سہی گوارہ نہیں کرتے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ناک کا مشا اپنے الفاظ میں اور مشقہ
شرعیہ کی زبان "اس سے اگر ناک زدن مسلمان مغربیت زد و بھائیوں کو غیرت نہیں
آتی تو دین پسند مسلمان یا کم از کم دین کے ٹھیکیداروں کو سچے تراش و ہائیوں دیوبندوں
اور ان کے متقدمین کو تو شرم کرنے کی چاہیئے۔

الاسلام از مشرق تا غرب تا قیامت کا ان چاروں مذہبوں پر لائق ہو گیا۔ جو ان میں
سے کھولے باغی اور عاری قرار دیا بغضہ تعالیٰ جب سے امت مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم
اس پر عمل پیرا رہی مگر اسی سے مخصوص طور ہی اس لئے کہ ان چاروں مذاہب سے علیحدگی پر
عوام و خواص کی نظروں میں وہ شخص بد مذہب سمجھا جاتا پھر وہ علیحدہ مستقل مذہب تو
اعتبار نہ کر سکتا تھا۔ اسے یا ان فیسیوں میں بیٹھنا پڑتا یا خارجیوں میں اور ہم نے پہلے عرض
کیا کہ موتنجیوں موڈنا خارجیوں کا مذہب چنانچہ امام بد الدین العینی عمدہ القاری شرح ہنکار
ص ۳۳۴ میں لکھتے ہیں۔

”جاء فی الحدیث انہ قال فی الخواص سینما ھما للتبید و ھو
حلتہ الشارب من الخلیلہ“

حدیث شریف میں خارجیوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ موتنجیوں موڈنا ان کا
شعار ہوگا۔

(ف) التبیۃ الخ بالسن والذکر المسماتہا بکیمسماً الباء الخ
ھکذا قال ابن ابی شیبہ لا یأثم مکن لا الخ الخ واستصالة الشعر بین
تبیید مصدر ہے جس میں لفظ سین کے ہیں والذکر اور ان کے درمیان باوجود
ہے یعنی بال موڈنا اور بالوں کو برشے اکھڑنا۔

مقلد شمس علی ہی واضح ہو گیا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سب میں اہلسنت کے مذہب
کی تائید و تاکید ہے پھر اگر مجتہدین نے بھی احادیث کی روشنی میں اپنا عمل واضح فرمایا
اور یہ بھی تصریح کی کہ موتنجیوں موڈنا خارجیوں کا مذہب ہے اب کو نسا سیر
ہے کہ جو حق مذہب کو چھوڑ کر کفارہیت کو قبول کر لیا سو اسے وہاں دیوبندی کے کہ
انہیں خارجیہ پر نازل ہے اور اپنے جمیع عقائد و مراسم و معمولات کو تواراج کئے
مطابق دھماکے کی جگہ جہد کرتے ہیں۔

خارجی مذہب کے برعکس

اسلامی مضمین

احادیث مبارکہ و روایات صحیحہ پہلے بیان کی گئی ہیں اور کچھ دائرہ میں بڑھانے کے رسالہ میں درج کر دی ہیں۔ کچھ یہاں بھی لکھی جاتی ہیں۔

عن عائشۃ قالت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عشر من

الفطرة قص الثارب واعفاء

الخبیثۃ (الریث)

روایت مسلم دشکوۃ باب سواک البغای

ص ۸۴

(ف) انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ دائرہ میں بڑھائے اور مونچھیں کٹوائے اور قاعدہ ہے کہ جو اپنی فطرت سے گڑھے وہ ہانک و عیوان میں شمار ہوتا ہے اسی طرح مونچھوں کو چٹ مٹ کرنے کو حدیثین و فقہائے مشرک سے تعبیر کیا۔ لیکن ایسا کر گیا اس کی ناک یا کان کا گیا۔ مزید تفصیل دائرہ میں دئے رسالہ میں ہے۔

(۲)

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانہ یفرض مشاوبہ یؤدیک لکذا ذلک ابراہیم کانہ یفرض مشاوبہ (ترمذی شریف)

عن الزرقانی ص ۱۶۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یی کرتے تھے۔

(ف) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنا طریقہ دکھا کر مزید ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ (اللہ کا دوست) کا لقب عطا فرمایا۔ وہ بھی مونچھیں ترشواتے تھے یہ اس لئے کہ ہر انسان گروہ سے محبت رکھتا ہو کہ کوئی بھی گروہ ہو، قرآن کے طریقہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے ہمارے دور کے ماڈرن مسلمان کا مالی ہے کہ اسے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائے کسی کو جینیوں کے رہنما سمجھتا ہے کسی کو روپیوں کے اور کسی کو سرخوں سے تو کسی کو سفیدوں سے

(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مونچھ زیر ناف کو نہ منڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم شریف)

(۴)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفرض مشاوبہ و یؤدیک لکذا ذلک ابراہیم کانہ یفرض مشاوبہ قلیسہ مشا (رداء الترمذی) زاد المعاد ص ۱۶۱ ستر السعادة علی الحدیث ۲۳۲

نہیں

(۵)

عن عائشۃ قالت انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اید برجل و مشاوبہ طویل فقال استوی بقص و سوال و فیلعل رسول علی صرف ثم دخل ماجا و ردا و ردا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس

مسواک لاف۔ آپ نے مسواک ہوں پر
رکھا اس سے زائد جو بال کاٹتے نہیں
کاٹ دیا۔

(۶)

عنہ زید بن ارقم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یأخذ
مسواک فلیس منا۔
(زاد المعاد علی الزرقانی ص ۱۲۱)
رواہ احمد الترمذی تہا

(۷)

کاٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اناری رجلا طویل الشوارب
یاخذ شفرة وسواکا فضع السواک
تحت الشارب ویقض علیہ
کشف القمہ ص ۲۲

(۸)

کاٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقصروا الواصی واحقوا الشوارب
واعفوا فی
کشف القمہ ص ۲۲

(۹)

کاٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بقولہ قصوا الشوارب مع الشفاہ
کشف (بقیہ ص ۲۲)

(۱۰)

کاٹ ابن عباس یقولہ الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم لقد ار
عناک جابر یلیہ فقالہ ولم یطی
عنہ والتم جوف لا تقصو فی ظفار
کمر ولا تقصو فی شواربکم ولا
تقصو فی رؤسکم (کشف ص ۲۲)

(۱۱)

عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکوا
الشوارب واعفوا للی
(رواہ البخاری ص ۲۲)

(۱۲)

شرح متحد میں جو اہرہ بالی اور ناقہ المسلمین اور کفر العباد سے نقل کرتے ہیں کہ حدیث
شرعیہ میں ہے کہ تباست میں اللہ تعالیٰ کا کابل ایمان کو سجدہ کرنے کا حکم ہوگا جس کی موچیں
دراز ہوں گی ان کی موچیں ہوسے کی سبب بن جائیں گی جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کر
سکیں گے۔

(۱۳)

ابھی جہور کے قول کو ہمارے اللہ احناف رحمہ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے اس لئے کہ صحابہ کرام رحمہم اللہ علیہ مثلاً ابن عمر ابوسعد قری ورفیع بن عدیج و سلمہ بن اکوع و جابر بن عبد اللہ و ابو اسید و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ ذکر ان کی الی شیعہ یا سادہ الیہم کذا فی النسخ شرح البخاری ص ۲۲

خلاصہ بحث

انہم و ذلک بلکہ مذاہب اور بھی ہیں اس طیل بحث سے سمجھ گیا ہوگا کہ مونچیں ترشوانا کھانا کم کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی تعبیر انکسارت مصطفویہ سے صاحبنا الخیر و النشاء نے مندرج طریقہ سے فرمائی
(احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتب معتبرہ)
در مختار اور رد المحتار (شاشی) ہماری کو کم کرنا سنت ہے اسی کم کر کے کو آپر کی منہ ہو جائے یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہوش کے بالائی حصہ سے نہ لیں۔

۲: مدارج النبوة ص ۱۱۱ معات شرح ص ۲۶ مشواۃ میں ہے

وقد اشتهر عن ابی حنیفۃ ینبغی ان یتخذ منہ شاربہ
حق فیصد مشک الحاجب و غیرہ وغیرہ اس طرح تقریباً تمام متون و فتاویٰ و شرح کتب احناف میں ہے

اہلسنت عوام

مونچیں کھانا ہمارے مسک میں ہے لیکن اتنا کم ہوں کہ بالکل کاٹ دیا جائے بلکہ ارد کی مقدار یا تو رکھی جائے ورنہ پھر اہلسنت حنفی نہیں بلکہ عادیوں کے مذہب میں پرمس ہوگا۔

دیوبندی علماء و عوام

فقیر نے احناف کی معتبر کتب اور بڑے مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اہل دیوبند مونچیں باقی رکھنا سنت ہے اگر واقعی تم خفیت کے مدعی ہو تو یہی عمل کرو ورنہ خارجیت کی چھاپ تو پہلے بھی تم پر لگی ہوئی ہے اس سے مزید بہرہ نیت ہو جائے گی۔

غیر مقلدین علماء و عوام

اگر واقعی تم حدیث شریف کے حامل ہو تو تحقیق پر مونچیں منڈوانا چھوڑ دو۔ بلکہ سمونی ترشواؤ یا ارد کے کھانا رکھو جیسا کہ تمہارے میاں صاحب نے اعتراف کیا ہے لیکن مونچیں منڈوانے اور بالکل بچٹ صفا کرنے سے خارجی مذہب کا شمار نصیب ہوگا۔ اور وہ نہیں بظاہر منظور نہیں۔ ورنہ ہمیں تو پہلے یقین ہے کہ تم خارجی ہو اس کے بعد پھر بات کھل کر آجائی تو ہمیں دہی ہو

اہلسنت بجا بنو!

ان چالاکوں سے بچو۔ اپنے اسلاف صالحین کی تحقیقات اور ان کے معمولات و عقائد پر مضبوط رہو۔ یا خود دین پرشور اور اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کے فیصلے دیکھو مثلاً مونچیں منڈونے کا مسئلہ ہے آپ حضرات دیکھو رہے ہیں کہ ہم اہلسنت کا معمول مونچیں ترشوانا اور دہائی دیوبندی پارٹی کا منڈنا اس پر اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آپ پرچہ چکے کہ مونچیں منڈونے والے خارج از اسلام اور وہ است مصطفیٰ اصل انکس علیہ وسلم میں داخل نہیں

حرف آخر

فقیر نے اپنی بساط کے مطابق ثابت کیا ہے کہ مونچیں منڈنا بدعت اور غرضوں

کی سنت اور حرام اور حرام ہے۔ یاں تو شواہد کرنا چھوٹی کن اور اس طرح کا ہر دے بار
نظر آئی یا اس سے تھوڑی سی کم زاد سنت ہے۔ لیکن مزید کسی طرح بھی کسی امام حق کا مذہب
ہیں اور نہ ہی کسی کا قول ہے۔ سوائے علماء ربوں کے اور علماء ربوں کی سنت کسی کو پسند نہ
تو عمل کرے ہم تو علماء ربوں کو دشمنان اسلام اور اعدائے نبی غیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
سمجھتے ہیں۔

موتیوں کے متعلق مزید تحقیق فقیر کے رسالہ "نصرۃ الملبس فی مسئلۃ المسلم" میں

۳۔ پیشانی پر سیاہ داغ

ہمارے عوام کا شکاروں اور بادیشیوں کی عادت ہے کہ جب کسی جانور یا کتے
میں ایذا رسانی کا مادہ پاتے ہیں تو اسے داغ یا اسے کسی ایسی علامت سے مزین کیا کرتے
میں کہ جس سے خلق خدا کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ جانور یا یہ کتا مودی ہے۔ بلکہ پیشانیوں
سجھنے کہ بفتولے مفتی کا نکتہ قاضی شش جہات قاضی انبیاء و امام المسلمین
رحمۃ اللہ علیہم صلی اللہ علیہ وسلم "ہم شر الخلق و الخلیفۃ" یعنی ایسے لوگ دو بانی
دیوبندی اتمام انسانوں اور جانوروں و حیوانوں سے شر ترین ہیں تو اللہ تعالیٰ
نے بھی تمام بدنہا جب میں شر ترین لوگوں کی پیشانیوں کو داغ دیا ہے۔ پہلے
جس مذہب سے تعلق رکھتا ہو لیکن جو نبی و پیامت دیوبندی میں داخلے گا
تو ہفتہ عشرہ گذرنے نہیں پائے گا کہ اس کی پیشانی پر سیاہ داغ نہ لگایا نظر آئے گا
ناظرین کی یقین ہونا چاہیے اور فقیر کی اس تحریر کے پڑھنے کے بعد خود مشاہدہ
فرمائیں کہ دیوبندی دہائی بالخصوص تبلیغی جماعت کا یہ وصف اتنا ظاہر ہے کہ لباس
کے متعلق کچھ کہتے سنتے کی ضرورت نہیں مثال کے طور پر آپ کو ایسے بے شمار نمازی
میں گے جنہیں نماز پڑھتے ہوئے چابیس چالیس سال گذر گئے لیکن ان کی پیشانیوں

ناتکئی مسجد کے نشان سے بے داغ ہیں اور یہاں تبلیغی جماعت کے نمازیوں کو جو مسجد
آٹھ دن میں میں ہوتا ہے کہ ان کی پیشانیوں والحداد ہو جاتی ہیں اب اس کی وجہ سوائے
اس کے اور کیا قاضی کی جا سکتی ہے کہ یہ لوگ مسجد نہیں کرتے۔ پیشانیوں کو مسجد میں سے
داغ کہتے ہیں تاکہ مسلمانوں پر اپنی نماز خوانی کی دعوتیں جاتی ہیں

اس کے متعلق فقیر نے چند حوالے عرض کر دیئے ہیں

(سوال) قرآن مجید میں ہے۔ سیاہم فی وجہہم من اثر السجود

ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے مسجد کے اثر سے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
داغ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے یہ نشان بناتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں
جو اب نبرا، یہاں علامت اسلام ہے اس لئے کہ سلف صالحین میں کسی نے بھی یہ
مسئہ نہیں کیا بلکہ اس کے متعلق میں تفاسیر میں چار اقوال لے ہیں

- ۱۔ وہ نور کہ بروز قیامت ان کے چہروں پر مسجد کی برکت سے چلیگا۔
- ۲۔ خشوع و خضوع و رخشیت جب کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا ہی
سے تصنیع ظاہر ہوتے ہیں
- ۳۔ چہرے کی زردی کا قیام دلیل و شبہ میداری سے ہوتی ہے۔
- ۴۔ وضو کرتی اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماننے اور ناک
پر مسی لگ جاتی ہے

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا ان میں پہلے دو قول اقوالی و اقدام میں کہ دونوں
خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مروی ہے، اور وہ فقیر نے تفسیر
ایسی ہی درج کئے ہیں۔

ناظرین غور فرمائیں کہ ان دو اقوالی اقوال میں سے پہلے قول کی تصدیق قرآن و احادیث ہم
قیامت میں دکھائی گئے کہ ہمارے آقاؤں، خلفائے راشدین و صحابہ مطہرین و تابعین و

توحید تائیں واکٹر محمد بن و مشائخ طریقت و علمائے شریعت رحمہ اللہ تعالیٰ کے چہرے
انوار و تجلیات ربانی سے کس طرح نورانی ہیں۔

البتہ دوسرے قول کی تصدیق آج ہی آپ فرمائی کہ عالم دنیا کے اہلسنت
علماء و مشائخ اور خاریجوں، مجاہدوں، و ماسیوں و بوندیوں کا کرپٹڈوں کو کسی
جمع میں بٹھا کر کسی منصف مزاج غیر متعصب انسان سے پوچھا جائے کہ ان
میں نورانی چہرے کون سے ہیں اور غلامی کون سے اور آپ خود بھی ملاحظہ فرمائیں
کہ اس بارانی کے جس فرد کو دیکھو تو چہروں سے شکل اور درشتی اور غلامی کی پہچان
ہے اور دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ گویا اسکی ماں مرگئی ہے یا کسی سے ابھی جوتے
کھائے تازہ دم بیٹا ہے اور بفضلِ تعالیٰ ہمارے اہلسنت کے چہروں کو
دیکھ کر اہل اللہ انکے چہروں سے تر و تازگی، نورانیت اور غلامی کی پہچان ہے

جواب نمبر ۱: آیت پاک میں جو چہرہ ہے چہرہ ہم نہیں اور غلام بتایا ہوا
داغ و بال کے ماتھے، پیشانی پر ہے۔ جو کہ وجہ انکے جمع ہے یعنی چہرہ اور
جہتہ کی جتنی جگہ کما قال تعالیٰ شکو کی جگہ کیا کہم "لین ذکوة زمینے
والوں کے ماتھے دانے مائیں گے۔ قرآن مجید تو تمام چہرے کی تصویر کرتا ہے اور
دہائی صرت ماتھے کی تخصیص کرتا ہے وہ صرت اس لئے کہ ماتھے پر اسے داغ
گیا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی غواہی کے مطابق بتائے کہ اس کی غلامی
عادت ہے کہ قرآن مجید کے معانی کو بدل لینا ہے اسے کہتے ہیں قرآن مجید کی تحریف
جواب نمبر ۲: ماتھے پر داغ کو سینا کہم فی جو چہرہ میں داخل کرنا اپنی
بد مذہبی پر مہر ثبت کرنا ہے اس لئے کہ یہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ
کی تصویر کے خلاف ہے

تفسیر خلیل شرمینی میں ہے کہ

قالہ البقا عہ دلائل منہ صحت
العیما ما یصفہ بعضہ المرائین صحت
الثریاء سجود خمیہ جہتہ فادت
ذکک صنت میما الخوارج
(السنیۃ الامنیۃ ص ۵۵)

دیکھ لیا آپ نے اسے برادرِ مسلم! کہ یہ ماتھے کا کمال سیاح دھبہ اللہ تعالیٰ
کے قہر و غضب کی علامت ہے۔ جسے جہاتی شعار خالق کائنات نے۔ شرا خلق و طبیعت
خارجی ڈال کر کوٹھتا ہے (السنیۃ الامنیۃ ص ۵۵)

(رسول) امام سجاد سیدنا زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی
پیشانی مبارک پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔ اسی طرح حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق بھی منقول ہے اسی طرح دیگر اکابر اہل رحمہم اللہ کے
متعلق سے مروی ہے۔

جواب ۲: اس بارے میں تحقیق حکم یہ ہے کہ اگر قصد اور ریاء کے طور پر توبہ
فعل حرام اور گناہ کبیرہ ہے بلکہ یہی نشان استحقاق جہنم کا نشان ہے جب تک
توبہ نہ کرے اگر یہ نشان کثرتِ سجدہ سے پرگیا اگر وہ سجدہ سے ریاء کے طور پر تھے تو
ہم عامل کو جہنم سمجھا جائے گا۔ اگرچہ یہ داغ کی نغہ جرم نہیں مگر چونکہ ریاء کے
جرم سے پیدا ہوا لہذا وہ بھی جہنم کی نشانی اور اگر وہ سجدہ سے ریاء کے طور پر
بلکہ خالصاً توجہ اللہ تعالیٰ تھے مگر عامل اس دھبہ سیاح پر خوش ہے کہ لوگ
اسے عابد ساجد جانیں گے چونکہ اس قصد سے وہ ریاء کا مرکب تھا۔ بنا بریں یہ
سیاح دھبہ ایسے شخص کے لئے مذموم ہے اگر کثرتِ سجدہ دیا کہ بغیر قصد
نشان چڑا اور اس سے وہ خوش بھی نہیں تو ایسا نشان ایسے شخص کے لئے مذموم نہیں

مولیٰ پیڈلی پر باندھی ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آنے والی نسوں میں ایسے گستاخ پیدا ہوں گے جتنا چندان خارجیوں و باہیوں دیوبندیوں جیروں کو اس کی وراثت میں ملی ہے اس کا رنگ و روپ بھی ویسے ہی لیبب ہر چنانچہ مندرج ذیل علامات بھی اسی نخوس وراثت کی کڑی ہیں

(۱۷) گھنی اور لمبی ڈاڑھی

جہاں اور جس علاقہ میں دیکھو گے یہ لوگ اپنی ڈیڑھ گز اور چھتے لمب پر اور انہو ڈاڑھی شریف کی دھڑ سے نمایاں نظر آئیں گے۔ ڈاڑھی شریف ایک نہایت محبوب سنت ہے جس سے مسلمان کی بحیثیت مسلمان ہونے کے متاثر نشان ہوتی ہے لیکن سرکارِ دو عالم تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدعات اس پار کی خارجی (دیوبندی) و باہلی (بھدئی) کو کچھ اس طرح لگتی ہے جیسے سرسکھ اور سیودھی کا چہرہ۔

فقیر کے اس جہد سے کوئی صاحبِ حیا مجاہد نہ ہوں وہ اس لئے کہ ڈاڑھی شریف واقعی سنت ہے لیکن اس کی بھی مدتیں ہے جسے قبضہ سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن غیر مقلدین و باہلی کی ڈاڑھی قنات سے متجاوز ہو کر نامعلوم کناں تک اس کا آخری حصہ پہنچا ہے اور وہ دودی کی پارٹی سرے سے قبضہ کے عین قائل نہیں وہ ایک دو انگلی کے برابر کو ڈاڑھی سمجھتے ہیں۔

دیوبندی بزرگوار جنہوں نے سیرت میں درحقیقت یہ بھی غیر مقلدین کے چہرے بنائی ہیں انہیں ہمارے ہاں گلابی و باہلی کہا جاتا ہے یہ بھی ڈاڑھی کے مسئلے میں غیر مقلدین کی طرح ڈیڑھ گز اور چھتے لمب سے بھی آگے ہیں۔

الطیفہ

وہا جت دیوبندی ہے اور کہ اپنی ہر عبادت پر ناز ہے لیکن ڈاڑھی کے

بڑی کثرت۔ مجددینِ ریا کے بغیر بلا قصد نشان چڑا اور اس سے وہ خوش بھی نہیں تو ایسا نشان ایسے شخص کے لئے محمود ہے ہمارے اسلاف صالحین و عہم اللہ تعالیٰ اور موجودہ بعض اہلسنت میں ایسا وہید بھر تعالیٰ محمود ہے اس لئے کہ ہم ہر سختی و گناہ پر نیک گمان رکھتے ہیں اور بحکم قرآن مجید اور یہ ارشاد نبویؐ ایسے لوگوں کو ریا سے محفوظ سمجھتے ہیں اگرچہ کلابائی دیوبندی کو کہ کی ہر عبادت ان کی گستاخی نبوت لی ویر سے اللہ کے مذہب ماری جاتی ہے لیکن تاہم ان کے اطوار اور عادات خود شاہد ہیں۔ کہ ان کی ہر عبادت و اطاعت ریا و اور غاشس سے خالی نہیں ہوتی مشاہدہ شرط ہے بالخصوص نماز کا معاملہ تو ان کا ایسا نمایاں ہے کہ صرف وہ بار ہفتوں میں ان کی کھیا پارٹی میں شامل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیض و غضب کا نشان ان کی پیشانی پر داغ جاتا ہے۔

(۱۸) گردن موٹی

کپ ملک کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک چلے جائیے۔ دیوبندی و باہلی نوے کی تمام شاخوں کے ایک ایک فرد کی گردن اتنی موٹی یا ٹیکے کرتی کے کوہوں کی طرح بھی دیکھ کر شرمسار ہو۔

کسی حدیث سے مانو نہیں بلکہ فقیر نے جن تجربے کے مطابق عرض کیا ہے جو اہل مذہب سنو فیصد صحیح ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ احباب نے کھانے کو جو شخص صبر بار بار منڈائے تو اس کی گردن لادامائی ہوگی (طب اکبر و غیرہ)

(۱۹) چادریں موٹی پیڈلی پر

یہ کسی مستقل حدیث مبارک کا ٹکڑا نہیں بلکہ وہ گستاخ رسول ذوالغولہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا ہے انہما را وہ جب حاضر ہوا تھا تو چادر

۱۔ الخلیفہ کی یادگار اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا اعتبار ہے اس کے متعلق مزید ہاں فقیر کی کتاب فقہنا المنعم فی حلیۃ المسلم کا مطالعہ کیجئے۔

(۸) اُبھری ہوئی پیشانی

اس کے متعلق سیاہ داغ پر مفصل تبصرہ ہو چکا ہے البتہ اس سے اتنا مزید یاد رکھنا ضروری ہے کہ دو نبوت میں ذوالخلیفہ کے علاوہ ثعلبہ ثانی پر اہمیت کی بھی یہی علامت تھی جس کا نقشہ روح المعانی ص ۳ پارہ دہم اور روح البیان ص ۳ پارہ دہم میں لکھی ہے۔

(۹) اونچے رخسار اور گہری آنکھیں

یہ ان کے سونے پن کی طرت اشارہ ہے یعنی خارجیوں۔ دہائیوں۔ دیوبندیوں۔ گہریوں کی یاد گریوں کے اکثر افراد پیٹ پرستی کی وجہ سے مٹے ہوں گے۔ اب دیکھیں کہ جہاں ان کا اجماع ہوتا ہے اگر ان کے چہروں پر ذوالخلیفہ والی داڑھی نہ ہوتی تو عوام دیکھ کر یقین کرتے کہ یہ وہی پٹے پاکستانی پہلوان ہیں مزید تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس سے تادیب و بند میں ہے۔

ان کی نماز روزہ کی پابندی پر بڑے بڑے نیک نمازی رشک کریں گے اس کا مشاہدہ تو اب ہم سب کر رہے ہیں کہ ان کے نماز روزہ اسی طرح ان کے جملہ اعمال صالحہ کی پابندی اتنی ہلکی پر ہے کہ دیکھنے سننے والے انہیں اہمیت کو دیکھتے ہیں کہ تم ان زشتہ خصلت (دیوبندی۔ وہابیوں۔ سجدہ یوں۔ مودودیوں) سے تعصب کرتے ہو۔ ہم عوام پچھادیوں کو کس طرح سمجھاؤں کہ عزیز و اولاد انگوٹیاں پہن جاتے ہیں۔ تم ان کی خضریٰ صورتوں کو دیکھ رہے ہو۔ اور ہم ان کے گندے

پیشے میں تو عالم اسلام کے جہد سائن و احکام شرعیہ سے انہیں داڑھی دکھانے پر بڑا ناز ہے اور قدرتی طور ان کے سر ذکوہ داڑھی کے بال اتنا گھنے اور بختیار نصیب ہوتے ہیں دور سے دیکھو تو ایسے معلوم ہوتا ہے گویا بکری کا بچہ کسی کے مڑ میں ہے اس سے ہمارے عوام حیران ہیں کہ انہیں اتنا گھنی داڑھی بڑے بالوں والی داڑھی کیوں نصیب ہوئی انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ذوالخلیفہ ابراہیم کا حلیہ ایسے ہی تھا اور انکو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگیئی کے مطابق ایسا نصیب ہونا لازمی امر ہے۔

مخصوص توجہ

ناظرین حضرات صرف داڑھی مقصود ہے یا مقصود کائنات سرور شش جہات علیہ افضل الصلوات والکن اکیات کی سنت کے مطابق عمل کرے کہ ہر طالب حق کا جواب یہی ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مطابق ہے اب فقیر ادبسی غفرہ کو کہنے دیجئے کہ ان غریبوں کو سنت نبوی نصیب ہوئی ہی نہیں اس لیے (۱) مقدار سنت کے مطابق نہیں جیسا کہ اوپر کے سطروں میں تقرر نے تفصیل سے عرض کیا ہے (۲) مقدار قبضہ کے بعد داڑھی کو تیل سے آراستہ رکھنا سنت ہے لیکن ان بھادوں کی داڑھی کو تیل نصیب نہیں ہوتا یہ غریب یا سرے سے تیل داڑھی کو لگاتے نہیں اگر لگاتے ہیں تو قدرت ظاہر ہوتے نہیں دیکھیں ہم نے توجہ بھی ان کی پارٹی کے اکابر و ماضی کے جس کسی کو دیکھا ہے چہرے سے ٹھکی پٹھکی نظر آتی ہے اور بس

(۳) داڑھی کو کنگھا دینا بھی سنت ہے لیکن ہم نے کبھی ان کی داڑھی کو کنگھے سے سیدھا نہیں دیکھا۔

جب بھی ان کی داڑھیوں کو دیکھا جاتا ہے ان کے ایک ایک بال میں جڑوں کی اور ان کا ہر بل جاتا ہے کہ یہ داڑھی سنت نبوی کے مطابق نہیں بلکہ جناب

عقاد کا ردنا روئے ہیں لیکن ہم غریبوں کی کوئی نہیں سستا۔

حکایت : بنگلہ عواما جھیلوں، بڑی ندی تالوں پر نہایت عاجزانہ منکسر اندر
شکل بنا کر جھیل وغیرہ کے لئے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ چھوٹی چھیلیاں بڑی چھیلیوں
کو کھاتی ہیں کہ نیا مہاوگ ہو اگر ہمارے علاقہ میں حضرت خضر تشریف لائے ہیں۔
بڑی چھیلیاں کھتی ہیں خردار درج کے رہناس کی شکل و صورت پر مت مہو لن مان کے
قریب ہی نہ جانا ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ جو بچپاری اپنے بڑوں کا کتنا نہیں مانتی وہ
جو نئی اس جگہ کے قریب جاتی ہے وہ ایک جھگے سے اس کا کام تمام کر ڈالتا ہے
ایسے ہی ہمارے عوام اگر ہمارا کتنا نہیں مانتے وہ ان کے دام تزدیر میں پھنس جاتے
ہیں جس سے آج نہیں مل قیمت میں اپنی قیمت پر روئیں گے۔

۱۱ قرآن خوانی، قرآن دانی اور قرآنی خدمت

ہمارے دور میں قرآن خوانی میں تمام جماعتوں سے وہابی، دیوبندی، تہجد اور
اہل۔ یہاں تک کہ محلے محل آیات قرآنیہ کو ایسے لب و لہجہ میں پڑھتے ہیں کہ عوام سمجھتے ہیں
کہ وہی اگر ہے تو صرف ان میں باقی تمام پارٹیاں جاہل ہیں۔ قرآن مجید کے ہر مشہور یہ ان
کا قبضہ ہے۔ (۱) حفظ کا سلسلہ جو (۲) بلی۔ سرکاری مجلسوں اور مجلسوں جملوں
ریڈیو، ٹیلیوژن و دیگر تقریبات اور اجتماعات جائز و ناجائز ہر حالت و ہر صفت
پر قدم پر اسی نوعی کے افراد اول نظر آئیں گے (۳) تقریروں میں ایسے اٹو کے لہجے
سے قرآن پڑھیں گے کہ عوام کہنے پر مجبور ہو جائے کہ حق پر یہی لوگ ہیں۔ مولوی
عطاء اللہ شاہ بخاری آج تک ہمارے عوام اہلسنت اسلام کا ایک سیرا سمجھتے تھے
اور ان کے مبلغین، واعظین، مقررین کو دیکھتے تھے اچانک سے ہمارے عوام
اہلسنت کو بھینٹتے ہوئے ان کے ہمارے مبلغین، واعظین، مقررین کو دیکھتے ہیں

کہ وہ قرآن نہیں پڑھتے اگرچہ ان وہابیوں، دیوبندیوں کا قرآن معبد کا وعظوں، تقریریں
میں زیادہ سے زیادہ پڑھنا ہے مگر وہ اور ہے محل ہوتا ہے لیکن عوام تو ان کے دام تزدیر
میں پھنس جاتے ہیں۔

(۳) بچہ۔ قرآن کو تو اپنا ہی سمجھتے ہیں اور اسی فن کے ذریعے اپنی مجلسوں کی
زینت بننے میں بازی لے جاتے ہیں۔

(۴) قرآن کی ترجمانی اور تفسیر کرنے کے استاد ہیں اگرچہ ان کی تفسیر کی حریت و تنبیر
کا سرچشمہ نہیں مثلاً غلام خان اور مودودی اسی طرح دیوبندیوں، غیر مقلدین کی نگاہی ہوئی
تفسیروں کو اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تفسیر کا مواد ذکر کریں تو آپ کو رشتہ و
آسمان کا فرق محسوس ہوگا۔ چند نمونے فقیر اویسی غفرلہ نے تفسیر اویسی میں پیش کئے
ہیں اور چند ضروری نوٹ، احسن البیان میں دیکھئے۔

(۵) مدارس کھول کر درس و تدریس کی خدمات تو اتنا بڑھا دئے گئے ہیں کہ مسئلہ
بہی ان کی کاہر دانی سے انگشت بردن ہیں اور پھر درس قرآن بوقت صبح و مغرب
وغیرہ اور دورہ قرآن پڑھنے پڑھانے کے ایسے مشتاق ہیں کہ ان کا ہر فرد غفلت قرآن
اور صحیح القرآن ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ کو غلط اور سخت غلط طریقہ سے بیان کریں
تعمیل آتی ہے۔

۱۲ اہل قرآن کی آیات انبیاء و اولیاء و جملہ اہل اسلام پر چسپاں کرتا

یہ معجزہ ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوائے عارضیوں اور ان کے
تابعین اور پیغمبروں و اولیاء و دیوبندیوں کے اس قسم کی حرکت کسی اور پیغمبر قرآن میں سے کسی
نے نہیں کی اگر کی ہوگی تو رسول اس بارے میں پہلے مندرج ذیل حدیث مبارکہ کا لحاظ

وَقَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانُ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَا
هُمْ حَتَّى يَسْئَلَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ لَعْنَهُمْ مَا يَشْفُقُونَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ عَمَرًا سَرِيرًا
شَسْرًا وَخَلَقَ اللَّهُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ الظَّالِمُ إِلَى آيَاتِ تَوَكُّفٍ الْكُفَّارِ
فَجَعَلُوهُمَا عَلَى الْآلَمِينَ

(رواہ البخاری ص ۱۲۷)

اور اللہ عزوجل کا ارشاد اور اللہ کی شان میں کہ گمراہ بھڑا دے کسی قوم کو بعد
اس کے کہ ہدایت دی اس نے ان کو حق کو بیان کرے ان کے لئے کہ وہ کس چیز سے
کناہہ کش ہیں اور بعد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان (خارجیوں) کو اللہ کی تمام مخلقت
سے بہت بری سمجھا دے دیکھتے تھے اور فرمایا کہ بے شک ایسی آیتوں کو جو کفار
کے متعلق نازل ہوئیں انہیں وہ اہل ایمان پر حسد پا کر کریں گے۔

(ف) یہ حدیث مرفوعہ بھی مروی ہے چنانچہ امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ
وَصَلَّى الْكَلْبُ فِي تِلْكَ نَيْبِ الْأَشَارِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ وَهْدٍ مَثَلِهِ مِنْ
حَدِيثِ آدَمَ دَرَسَتْ قَوْمًا (قسطلانی شرح بخاری ص ۱۲۷)

بلکہ یہ سنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہذیب الانار میں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مستند بیان کیا ہے اور مسلم کے نزدیک ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مرفوع حدیث مذکور ہے۔

(ف) ناظرین یہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم غیب کی بھی دلیل ثابت
ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسے لوگ خارجی ہوں گے جو
آئیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں وہ ان کو مومنین پر حسد پا کر ایسے کفار پر کراچ
کی یہ مشاعرہ باہر دیو بند کا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کے
ماتحت ایسے لوگوں کو خارجی اور محد کہا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہے جو اس میں اس سے زیادہ سخت سزا
مذکور ہے جسے قسطلانی میں صحیح ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے۔ دیوبندیوں اور
دیوبندوں کا عام شبہ ہے کہ جہاں بھی غیر اللہ کی عبادت کا ذکر ہے وہ تمام
آیات اولیاء و کرام پر پڑتے ہیں۔ حالانکہ بعد اس ان رجیم اللہ تعالیٰ بالاقاف ان آیات
میں بیت مراد لئے ہیں اب ہم صرف ایک سوہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

(قُلْ) لَكُمْ (ادْعُوا لِلَّذِينَ) (مَعَكُمْ) (لَكُمْ) (مَعَكُمْ) (مَعَكُمْ)
دُونَهُ) كَانُوا يَكْفُرُونَ وَعَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَزِيْزٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَلَا يَكْفُرُونَ كَفَفَ الْكُفْرَ عَنْكُمْ وَلَا تَحْمِلُوا صِلَا

فرمایا و بچو یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو کہ بلاوجہ ان کو تم معبود گمان
کرتے ہو مومن (دُونِ اللہ) میں رسول اللہ ہونے کے علاوہ جو تم ان کو اپنا معبود سمجھتے
ہو اہل حیثیت سے ان کو بلاؤ مثلاً فرشتوں کی اور صلی علیہ السلام کی اور عزیز علیہ
السلام کی تو وہ تم کفار سے تکلیف کو بٹا نہ سکیں گے اور نہ وہ کفار سے تکلیف خارج
کر ہی سکتے ہیں

(ف) معلوم ہوا کہ یہ کفار کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے عقیدہ کے مطابق یعنی اہل
اللہ سمجھ کر پکارو تو وہ چونکہ اہل اللہ نہیں ہیں تو وہ تمہارے اسی شرک کے عقیدہ کی
وجہ سے تمہاری پکار کا جواب نہ دیں گے اور نہ تمہاری تکلیف کو دفع کریں گے
کیونکہ تم نے خلاف رسالت ان کو خدا بنالیا ہے اور یہ نہیں منع فرمایا کہ اگر تم ان
کو بحیثیت رسول اللہ ہونے کے بھی پکارو گے تو بھی وہ تمہاری تکلیف کو دور نہ کریں
گے۔ اہل معاملہ میں غلام خان دیوبندی پیش پیش ہے اس نے صرف اس کا شکیک یا سوا
ہے کہ تمام آیات احصاء باطلہ انبیاء اولیاء کے لئے ثابت کرے چنانچہ شے نمود
از خود اسے اس کے برابر القرآن مطہرہ قديم کا ایک صفحہ ملاحظہ ہو۔

اولیائے کرام کے حق میں آیات

أَمْرًا قِيَامُ اللَّهِ وَالْعَزَازَةُ
مَلُوكَ الثَّانِيَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ
ترجمہ: کیا تم نے لات، عزی اور ایک
ملوکات کو دیکھا۔

(پیش: ۵۳: ۵۱)

ان میں سے لات ایک بزرگ تھا۔ جیسا کہ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ پر ہے۔ عزی اور
نامک دو بیکار مردوں تھے۔

وَقَالُوا لَا تَكُنْ قَوْلَ الْيَهُودِ كَذِبًا
كَذَّبُوا وَكُنَّا ذُكْلًا مِمَّا كَانُوا
يَفْعَلُونَ وَيَعُوذُ وَكُنَّا ط
ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو
برگڑ نہ چھوڑو۔ اور دو۔ سماع، یعقوب
اور شمر کو بھی برگڑ نہ چھوڑنا۔

(پارہ ۲۵: ۷۱: ۷۲)

یہ پانچ نوح علیہ السلام کی قوم میں ایک آدمی تھے جب فوت ہوئے تو ان کی موتیں
پتھروں پر گرنے لگیں اور ان کو غائبانہ حاجات میں پکارا گیا۔ کما فی البخاری جلد ثانی صفحہ ۵۷
اور تفسیر عزیزی میں اس مقام پر ہے کہ یہ پانچوں حضرت شیت علیہ السلام کے نیک بیٹے
تھے۔ فتح الباری میں ایک روایت برسل ہے کہ وہ حضرت شیت علیہ السلام کا نام ہے
اور چار ان کے بیٹے ہیں۔

بہر حال یہ پانچوں نیک مرد تھے پتھروں تھے۔
حالات مسلمان کا ہر فرد مانتا ہے کہ یہ آیات یقیناً بتوں کے لئے ہیں لیکن غلام خان
اس کے برعکس کہتا ہے۔

مزید توضیح

ہمارے اہلسنت ہیں مطلق کرتے ہیں اور یونیدیوں و یابوں سے سب سنتے ہیں
کہ قرآن مجید پر ہمارے اہل ان کی جماعت پر رحم ہے واقعی ایسے ہیں لیکن عوام کو کون سمجھائے

کہ قرآن مجید کے آیات صرف یاد کر کے فریضہ لینا مطلوب نہیں بلکہ روح اسلام کے مطابق
ان کے مضامین سمجھنے مقصود ہیں ورنہ صرف ربانی طور آیات پر سمجھ میں تو بعض ہندو اور
انگریز بھی آجکل کے وہابیوں اور دیوبندیوں سے بڑی لے گئے چنانچہ جن دوستوں نے
نکاح صبی اور اس کے ہنر مندوں کی تقریریں سنیں وہ فقیر کی تقریر جیسا کہ تصدیق کر لیا
ایک دفعہ فقیر کے ہاں ایک انگریز میرانی مسجد میں مناظرہ کیلئے ادھکار قزوہ نہ صرف
آیات قرآنیہ فرفر کر کے پڑھتا تھا بلکہ قرآن مجید کی تفاسیر کے ہتھیار حوالے پیش کرتا تھا
ہمارے عوام کو یقین ہونا چاہیے کہ قرآن مجید کے آیات کو بے عمل پڑھنے کی وجہ سے ہی
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے کہ گمراہ فرمایا ورنہ بتائے قرآن پڑھنے والوں کو
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاہ شمس کے بھائی گمراہ اور بے دین کیوں فرمایاں گی
تفصیل ایسا آتی ہے بلکہ خود قرآن مجید نے تصریح فرمائی ہے کہ "یضلل بہ کثیرا"
اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے معلوم ہوا کہ قرآن مجید
پڑھ پڑھ کر غلط معانی بنانا اسی ٹور کا خاصہ ہے۔

(اجمعوہ)

ہمارے ایک دوست تقریر کرتے ہوئے کہہ بیٹھے۔ مدینہ پاک، غوث پاک و رسول
پاک و خیر و غیرہ تو جیسے ہیں ایک وہابی، یونیدی کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مولانا صاحب
آپ نے مدینہ، نوبت۔ رسول کے لفظ کے ساتھ لفظ پاک کہہ کر بہت بڑا شرک کیا
اس لئے کہ پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور تم نے غیروں کو پاک کہہ دیا ہمارے
مولانا نے پوچھا وہ کیسے۔ اس نے کہا کہ مندرجہ ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے پاک صرف
اپنی ذات کو کہا ہے مثلاً سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعُ الْعَبْدِ

سُبْحَانَ الَّذِي مَعْلَى السَّعَادَةِ - سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ - سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ

مہجارت اللہ حیدر نے تسوونے وحیدت تصبیحوت

دوہرہ وغیرہ اس طرح کی بیسیوں آیات پڑھ ڈالیں۔ ہمارے عام گیتے ہو گئے کہ وہی وہابی دہندی قرآن کے درجنوں آیات پڑھ رہا ہے اسی لئے واتنی مدینہ بغداد وغرت رسول وغیرہ وغیرہ کو پاک کہتا شرک ہو گا۔

ہمارے مولانا نے فرمایا وہابی جی پاک کا اطلاق غیر اللہ پر شرک ہے تو بتائیے تم نے کتنا کھایا وہ پلید یا پاک۔ وہابی نے کہا پاک۔ پھر پوچھا پانی اس نے کہا پاک۔ پھر پوچھا تمہارا کچھ دیا کہا پاک۔ پھر پوچھا تمہارے نماز پڑھنے کا مصلیٰ کہا پاک۔ اسی طرح بیسیوں مثالیں گزریں۔ تمام وہابی کہتا گیا پاک۔

اب ہمارے عوام کی آنکھ کھلی کہ یہ لوگ اس طرح سے دھوکہ دے کر قرآنی آیات پڑھ کر غلط مطالب بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ اس پر وہابی کو اپنے جملہ سے بھگایا دو تو! اس طرح دیوبندیوں و بابیوں کے دوسرے مضامین کا حال ہے۔

(۱۳) لایتما وزعن تراقہم

یعنی تمام القرائن ہونے کے باوجود انہیں خدا جل جلالہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لدوگاہ سے دھتکارنا سب ہو گا

حدیث شریف کا ذکر وہ جملہ کا خلاصہ فقیر نے عرض کیا ہے تاکہ عوام کے اہم زرائع ہوں اور ان کی آنکھیں کھلیں کہ ان دیوبندیوں و بابیوں کے اشارے نہات کے باوجود ان کے گلے سے نیچے ڈالتے گا یہی معنی ہے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کا قصد صرف افسوس تیری ہو گا یا سیاسی اغراض پر پست کی پوجا یا عوام کو عام ترویج میں چسنا یا اپنی شان و شوکت کی دھاک عوام کے ذہنوں پر بھٹانا وغیرہ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مبارکہ کو فریب کی ترویج ہے اس کے

بعد بھی کوئی قسمت ان کے وام ترویج میں چسنا ہے تو پھر وہ اپنی قسمت کا اتم کرے۔

دیوبندیوں و بابیوں کا قرآن مجید کے ساتھ برتاؤ

ہمارے عوام سمجھتے ہیں کہ وہابی دیوبندی قرآن مجید کے کچے اور کچے عاشق ہیں اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا قرآن مجید سے عشق مصلح مفاد پرستی کے تحت ہو گا اور صرف ظاہر داری کے طور پر حقیقت انہیں قرآن مجید سے کوئی نسبت نہ ہو گی بلکہ اس کے ساتھ انہیں دلی گٹھ نہیں ہو گا۔

بسمہ و تالی ہم اسنت کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی تجربہ پورا ایمان ہے اور بہتے آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ واقعی دیوبندیوں و بابیوں کے ہاں قرآن مجید کی ذرہ برابر کمال و توقیت نہیں اس کے متعلق ہمارے ہاں مذکور ذیل شواہد ہیں۔

(۱)

وہابی دیوبندی کہتے ہیں پچھ پڑے قرآن اور ان کے پڑنے اور ان کو جلا دو چنانچہ متعدد مقامات پر بارہوگوں نے جوائے ہیں۔

(۲)

دیوبندیوں و بابیوں کو خواب میں قرآن مجید پر پیشاب کرنا اچھا ہے امرایہ المہدیہ نقالی مطلقہ و الامانات الیوسہ نقالی اشرف علی صبح ۱۳۳۵

(۳)

وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید فصیح و بلیغ کلام نہیں

(۴)

بوقت ضرورت قرآن مجید کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اوپر کی چیز اٹھانا جائز ہے

(۵۵)

بلا ضرورت قرآن مجید کی طرط پاقول پھیلانا اور اسے نیچے زمین پر ڈال دینا وغیرہ وغیرہ۔

(۶)

قرآن مجید کے اعزاز کے اسباب میں کسی کرنے کی کوششیں مثلاً قرآن مجید کو خلافت پر اٹھانا بدعت اور اس کے لئے کھڑا ہو جانا بدعت اور اسے بوسہ دینا بدعت اسے میت کا جلاوسلہ بنانا بدعت اسے میت کے ساتھ رکھنا بدعت وغیرہ مزید فقہ کے رسائل دیوبندی بریلوی میں فرق اور اختلاف صحت الشریک والبدعت میں دیکھئے۔

(۷) بچو ما دیگر سے نیت

یہ علامت اسی حدیث کا مفہوم ہے جسے ہم نے ایک واقعہ کی صورت میں نقل کیا اب سجدیوں و باہیوں دیوبندیوں کا ہر فرد قرآن و حدیث اپنی مرضی مطابق بیان کرنے کا دھبہ ہے اگر کسی امام، مجتہد، سابق عالم، ولی، کامل وغیرہ کے متعلق عرض کیا جائے تو جواب دے گا ہم نہیں مانتے آج کل غیر متقلدین کا ایک ایک فرد حدیث کا اردو ترجمہ کر امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گراہ کر رہا ہے اور دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کا بھی یہی حال ہے جس کا اسباب انہیں خود ان کا ایک ستم خوردہ کا قلعہ ہے۔

کچھ عجیب سی بات ہے جو تبلیغی جماعت سے جتنا قریب تر ہوتا ہے وہ اتنا ہی دوسرے علماء سے بعید تر ہوتا جاتا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہوا جس نے دو چار چلے دے دیئے تو پھر اس کی ترقی درجات

۱۰۷ کے کیا کہنے پھر زورہ ملاؤ کی بھی کوئی حقیقت اپنے سامنے نہیں سمجھتا

اصول دعوت و تبلیغ ص ۵۰

جس طرح ذواخو بصرہ نے اپنے آپ کو اعلیٰ سمجھ کر حضور علیہ السلام کو لوکا دی خار و باہیوں دیوبندیوں کے اکابر ^۱ اصاعصر ^۲ اب بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نبی علیہ السلام سے بھی اعلیٰ کارکردگی کے حامل ہیں، چنانچہ کوئی ایسا حدیث والا مشائخ تبلیغی جماعت کا امیر اول لکھتا ہے۔

اگر حق تعالیٰ کسی سے کام نہیں لینا چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں مل سکتا اور اگر کام میں تو تم جیسے حقیقت سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔ مکاتیب ایس ص ۱۰۷

اس گروہ کی ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ وہ سادہ لوح بے سمجھ اور دھرم لوگوں پر شقی ہوگا۔ وہ باہیوں دیوبندیوں کے ہیں اس نشانی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تو دیوبندیوں و باہیوں کے کسی بھی اجتماع میں پہنچ جائیے وہاں دو قوں ہی طرح کے لوگ آپ کو مل جائیں گے بہت بڑی تعداد ان کم پرشہ کے سادہ لوح عوام کی نظر آئے گی کام سمجھ کر تبلیغی جماعت کے ساتھ ہو گئے ہیں اور دوسرا گروہ اسکولوں کالجوں مدرسوں اور مسمر کبڈی کے ان پرشہ نو جوانوں کا ہے جو اپنے مذہبی جذبے کی تسکین کا ذریعہ سمجھ کر تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں۔ کوئی انہی سادہ لوحی اور حماقت تالی سے فریب کا شکار ہے اور کوئی اپنی فحوی اور ناجائز کارکی کے سبب غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ چہرے کا نقاب الٹ کر کسی نے بھی اصل حقیقت سے واقفیت ہم پہنچانے کی کوشش نہیں فرمائی ہے۔

یعنی آخری زمانے میں کیڑے مکوڑوں کی طرح (سفہاء الاسلام) ہر طرف پھیلے ہی گئے نظر آئیں گے اور مسجدوں کو چرپال بنایا جائے گا تجربات و مشاہدات کے طور کی بھی ان کے

(ص) ہمہ شراخات و الخلیقت

وہ تمام انسانوں اور حیوانوں و درندوں اور تمام موزوں سے بد اور شر ترین ہوں گے۔

اوپر والا عربی جملہ محبوب خدا امام انبیاء رحمتہ للعالمین انیس اربعین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث شریف کا ہے۔

نعت احادیث میں لکھا ہے "الخلق انسانی مخلوق اور الخلیقتہ جانوروں و درندوں تمام موزوں کو کہا جاتا ہے اور تنسہ معیذ افضل التفصیل ہے۔ اس سے ہمارے قوام تصور اسانفروہ فکر کے انصاف سے کام لیں کہ آتے کو تین ہولائے نقیض صلی اللہ علیہ وسلم ان علامات والوں کو الخلق و الخلیقتہ میں بدترین قرار ہے میں۔ اب اگر ہمارا کوئی جو شیلہ مقرر اور شعلہ بیان و افلا آئین خضر اور گدھا سے بدتر کہ دے تو اس کا کون سا قصور ہے جب نہ صرف ہمارا آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بدترین اور شر ترین فرمایا ہے بلکہ خالق کائنات اور مالک جمیع مخلوقات نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے کہ قال تعالیٰ

ادع شرا لعلی اللہ
الشمکم انکم الذین لا یفعلون

اللہ واجب درتہ کہ جس ہے لیکن کیا کذب علی الارض زمین پر چلنے والے انسان حیوان درندے موزی تمام۔ اور تنسہ افضل التفصیل کا صیغہ ہے لیکن صرف وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان دلائے اور آپ کی قدر و منزلت سے آگاہ رہے جیسے البرجیل۔ متعبہ۔ بشیر۔ و دیگران کے ہمنوا ایسی سرور کون و مکان آتائے انس و جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہاؤں داجنا مات خصوصاً تفسیر کے دوروں میں آئے تو بدیندی و بالی اس پیشین گوئی کی جتنی جاگتی تفسیر میں۔ لافساد ایسے افراد کی گردہ سے پھوٹ پڑتے ہیں جو چند اردو و کلمہ پلاؤ کر "مولانا" بن گئے ہیں اور بڑے بڑے علماء کو بھی اب وہ خاطر میں نہیں لاتے جیسا کہ اس کا شکوہ اب اس گروہ کے علماء بھی کرتے ہیں لیکن مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کے یہ الفاظ پڑھیے۔

"فہر کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کچھ نہ کہ نہیں ہو سکتا مگر دان لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا بھی چاہے وہ عبادت قرآن کرنے کو خدا ہو سکتا ہے کسی سند کی ضرورت نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے نیم حکیم خضر جان نیم لافخوہ ایاقین
افول دمیت و تبلیغ ص ۵۴

اسی سبب سے یہ صورت کی تقریر کا یہ حصہ بھی پڑھنے کے قابل ہے۔

"میرے بڑا گوارا جب اداقت و نااہلی و منہب خطابت بد نماز ہوں گے تو وہ اپنے مبلغ علم کے مطابق ہی نہیں ہوں گے بلکہ اپنے علم سے آگے نکلنے پیرا کریں گے۔ ان کو اتنی جرأت ہو گئی کہ وہ لوگ اپنے خطابات میں تنبیہات فرماتے ہیں۔

تذکرہ

دیوبندی و دیوبندی کے دور سے تفسیر میں بڑے بڑے دائرہ والے ان پر مشتمل ہوجاتے ہیں قوام کو تاخودیا جاتا ہے کہ یہاں کتنے بڑے بڑے علماء ہیں لیکن ان کو سکھا یا جاتا ہے کہ اگر کوئی بدچے کہ تم کا یہ حصہ ہو تو جواب دینا کہ ہم بیہادوی کا متن پڑھتے ہیں تاکہ پردہ چاک نہ ہو۔ حالانکہ بیہادوی کا متن قرآن مجید ہے اس لئے لوگ اپنی گاڑی چلا رہے ہیں

نہیں جسے ایک ادا یغیر یعنی آجی رسول اللہ دنیا و آخرت کی کوئی امید تھی
نہیں جسے میرے رسول ہونے کا عقائد تھوہر الا کفر اذہ الحجت والاہس مگر سرکش
میں و اس میری معرفت سے عودم میں۔

حق پدھے

کہ اگر درندوں موزوں کے سامنے جب بھی نئی آغوش ازلان آتے تو ان دمکان
سلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا تو سر جھکا دیا۔ کیا اسلام کے شہداء کو حضرت صفیہ
رضی اللہ عنہا کا واقعہ یاد نہیں کہ جب شیر حملہ کرتا ہے تو اسے فرماتے ہیں انا ہول
رسول اللہ۔ اسے شیر خوار امیں محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ پھر شیر
سے نہ صرف محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم نہ کہ نہ صرف سر جھکا دیتا ہے بلکہ غلام
بن کر سر ہڈیاں لگا دیتا ہے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہے کہ اسے کچھ نہ کہو۔ یہ
محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔

اسی طرح جس بیٹریا سے یہودی نے بکری چھینی تو اس نے یہودی کو محمد علی
صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے کی تلقین کی پھر یہودی کی بکریوں کی نگرانی
کرنے لگا جب تک کہ وہ دولت اسلام سے مشرف ہو کر واپس نہ لوٹا۔

گدھا عالم دنیا میں سے بہت ترین جانور ہے لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و عشق سے اتنا سرشار ہے کہ جو نبی سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوتے تو پیٹاب اور لید نہیں کرتا مگر آگے کو نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہ ہو جائے۔

بے چارہ کی مسمیٰ کشت گدڑی سہی لیکن ادب کا دامن غمخیز سے نہیں جانے دیتی۔
اس نے سورہ حجرات میں برے عقل والوں کو اللہ تعالیٰ نے لایعقل (معتق)
کہہ دیا حالانکہ انہوں نے صرف اتنی غلطی کی کہ حضور علیہ السلام کو دروازہ چکر

مسلک دے کر باہر تشریف لائے گا مگر کیا اگرچہ وہ سخت مجبور تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک نرسمی اور انہیں انھم کا یعقوب دے جسے کہوے القاب سے نازا۔ ابو جہل باوجود کہ عرب میں چوٹی کا دانشور تھا اسے عرب جیسے غیور انسان ابو الحکم کا خطاب بخشا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے احمقوں کا باپ (ابو جہل) فرمایا۔ کیونکہ صرف اس کے کہ وہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔

لیکتے افسوس

کہ ہمارے دور کے لیے رازِ مہی والے، مونی گردن والے، گنیے غلام ملائے اور ان کے چھوٹے بڑے کھلے بندوں نبیوں کے تاجدار کل کائنات کے آقا و مونی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جی بھر گستاخیاں کریں تو ہمارے مسلمان کبھی بچا کر ان سے نفا جوئے گے ہماری خدمت کرتے ہیں لیکن ہم تو حق سنا رہے ہیں اور سناتے ہیں کہ کوئی نہ مانے تو وہ جانتے اور اس کا خدا۔

اُن کے کونے شرارت

غیاں ہے کہ جب سے اس پارٹی نے سراٹھایا ملک سے امن و عین آئندہ گیا
 ہے گھر کو ہم فتنے اور خدا بد پر ایمان۔ تجربہ کیجئے سارا شہر پر سکون ہوتا ہے جب
 ان کا کوئی ایک فرد وہاں قدم دھرنا ہے تو نہ صرف تمام شہر بلکہ سارا علاقہ
 جھگڑے اور خدا کی لپٹ میں ہوتا ہے ان کے ہزاروں جلعے جلوس ہوتے ہیں
 جسے کبھی ہمارے سستی عوام ان کے در پے آزار نہیں ہوں گے بلکہ ان سے
 ہزاروں گستاخیاں بے ادبیاں اور شاہان نبوت و دلائل سن کر بے غیرتی سے خاموش
 رہیں گے۔ لیکن بوجہی جانا جلسہ یا وعظ کا پروگرام ہو گا۔ ہزاروں فتنے کھڑے کر
 دیں گے۔ گو گزشتہ کو سینکڑوں درخواستیں بھیجیں گے وہ قدرتی صورت میں حکومت کو
 جاکر خورنریزی کی دھمکی دیں گے۔ خطے میں اگر شور و غل چلی جائے گی۔ مناظرے کا پہلی

اور پچی فوجیہ ہزاروں پریشانیوں پر پا کر ہی گئے۔
آخر یہ کیوں اور کہاں تک اور ہمارے عوام اہلسنت ان باتوں کو کیوں نہیں سمجھتے۔

ہم نے تو "شعرا الخلق والخلقیت" کے مجموعے کو تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔ اس کے بعد عوام اہلسنت جانیں اور ان کا کام و معاشینا الاصلاح

(۱۶) سفہاء الاحلام

جنہی پرے درجے کے بول کے اس کے باوجود چند اور ہٹ دھرمی میں ضرب المثل آزاد کر دیکھئے کہ جس طرح انہیں لیڈروں نے آیات و اسادیت کا سہوم بتایا ہے اس کے خلاف ہزاروں آنکھ و مشائخ القلوب و اغوات اولیاء علماء کے اقوال دکھائیے ہرگز نہیں مانیں گے ہاں انہیں ان کی جماعت دلربند و غیر مقلد و باطنی کا قول دکھائیے تو سر ہار کر سوچنے کا کہیں گے ورنہ انہیں نہ مانوں (لا تسلیم) کا ایسا سبق یاد کرادیا گیا ہے کہ قوت قلوب چھرا لعل دل سے بھی ان سے پناہ مانگتے ہیں ان کا حال اسی بادشاہ کے لڑکے جیسا ہے کہ بادشاہ نے اعلان کیا کہ ایک رات میں جو شخص میرے لڑکے کو پڑھا دے تو میں اسے بڑے انعامات سے نواز دوں گا ایک شخص نے حامی بھری۔ اس نے اسے خاک پڑھانا تھا پس یہی بیکار دیا کہ تیرے سے جو کوئی پوچھے تو کہنا میں نہیں مانتا۔ صبح کو بادشاہ کو کہا گیا کہ تیرا کاغذ فارغ تحصیل ہو گیا ہے اس نے بڑے بڑے علماء و فقہا بلوائے اس سے جو بھی سوال کرتا اسے وہی جواب دیتا۔ "میں یہ نہیں مانتا" ایک فقیر ایسی جیسا بیٹھا تھا اس نے کہا مجھے کچھ سوال کرنے دو۔ اس سے پہلے دو چار سوال علی کر کے پوچھا اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ اس نے کہا حضور نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیے رسول ہیں اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ آخر میں اس نے بادشاہ کی طرف اشارہ کر دیا اور کہا یہ تیرا باپ ہے۔ اس نے کہا میں نہیں مانتا بادشاہ نے اٹھ کر دو چار تھپڑ لڑکے کو رسید کئے اور دو چار اس کے استاد کو لگے۔ ایسے بکایے لوگ ہیں ان سے جتنا عقائد و لائق سے سمجھا و سب میں لاقسم کہیں گے جیسے وہ غریب زین کار ہا نہ دنیا کا۔ ایسے ہی ان کے پڑھانے والوں نے ایسی بلی پڑھائی ہے کہ اب نہ خدا کے رہے نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور ان کی عبادت کی داستان طویل ہے فقیر نے دیوبندیوں کیلئے "دیوبندی بریلوی فرق" اور دیوبندیوں کے لئے "آئینہ دیوبندی" میں بے شمار نمونے لکھے ہیں

غیر مقلد یعنی چٹے دیوبانی

چونکہ یہ کسی امام کے مقلد نہیں یہ خود مجتہد ہوتے ہیں۔ دو چار اردو کی کتابیں پڑھ کر امامیت کی کتابوں کا مطالعہ کر کے پھر دل چاہا تو ٹینگ مار دی۔ اسی لئے یہ ایسے نائل گھر لیتے ہیں جس سے عوام سن کر ششدر رہ جاتے ہیں۔

مجھے ان کے چند مسائل

بافوروں کی مٹی پاک ہے۔ کئے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کی مٹی پاک ہے۔

(فقہ حمیدی ص ۱۶)

مٹی کھانا جائز :- (مروار و عورت) دونوں کی مٹی پاک ہے اور جبکہ مٹی پاک تو کیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں دینی بیسن مٹی کھانا جائز سمجھتے ہیں۔ (فقہ حمیدی ص ۱۶) مضاف مولوی ابو الحسن

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے۔

مٹی کھانا جائز ہے :- (مروار و عورت) (مروار و عورت) (۲۳۵)

استان اور جانوروں میں کبھی پک ہے " مٹی پر چند پاک است "

دعوت الحاد کی مصلحت و نفع کا حکم

کھانا حلال ہے ۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

گوشت حلال ہے ۔ (تقریر حساری صفحہ ۲۲)

گواشی والے مرد کے لئے عورت کا دودھ پینا جائز ہے

(رد مظہر النبویہ صفحہ ۲۳۳)

افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلط غذاؤں اور مساک کے خرگہ گیارہوں اور عرس وغیرہ کی اشیاء کو حرام کہتے ہوئے شریعت میں ہیں۔

دیوبندیوں کی حلال غذائیں

کھانے والے کو ثواب ہوگا (فتوئی رشیدیہ صفحہ ۱۳)

میت و جہاد۔ چولی اور دیالی کی پڑیاں وغیرہ کھانا جائز ہے

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

کھجوروں کی حرام کی کہانی سے بھائی کھانا غریب دیوبندیوں کے لئے جائز ہے۔

(ادراج ثلاثہ صفحہ ۳)

ہندو چوپا بھائی کی لگاتے ہیں (سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۳۳)

پینا درست ہے

دیوبندیوں اور وہابیوں کی حرام غذائیں

دیکھتے

وہ کھانے بغیر دھتے بھی نہیں

(۱۳۶۹ء بمطابق ۱۹۵۰ء)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبیل کا پانی اور دودھ حرام ہے

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۳)

کھانے پر ختم قرآن پڑھنے والا بھی ہے (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

کھانے پر ختم پڑھنا اہل ہندو سے مشابہت ہے۔ (رد مظہر النبویہ صفحہ ۱۳۳)

گیا رہی اور غنا وغیرہ کا ہر ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے لئے دیتے ہیں اگرچہ اس کا نام

الصلیٰ ثواب دیکھیں لہذا اس کا دینا اور لینا حرام اور کھانا حرام ہے۔ (رد مظہر النبویہ صفحہ ۱۳۳)

اس قسم کی ذر نما ذر شک ہے اس کا کھانا تفریح کی طرح حرام ہے۔ (رد مظہر النبویہ صفحہ ۱۳۳)

تجربہ (فتوئی) و سوال کا کھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

حقیقت یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہی۔ خدایا بنا کر ایسی غلط غذاؤں کھلا کر ایک طرف اپنے نبی علیہ السلام

کا سچوہ ظاہر فرمایا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس شکل و صورت اور ایسی طرز اور روش

کے لوگ پیدا ہوں گے اور انھوں نے ہم سے انہیں دیکھا اور میں مجرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و

سلم کی تصدیق ہوئی۔ دوسری طرف انہیں اللہ تعالیٰ نے مزاحمتی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ

کی پاک اشیاء کو حرام کہا تو انہیں اللہ تعالیٰ کی گواہی۔ بخیر۔ اتو اور کوا وغیرہ کھلا دیا۔ (جنا

سیئۃ سیئۃ مشہلا)

وہابی یقولون من قول خیل البیت

یہ حدیث پاک کا جملہ ہے جس میں اشارہ ہے کہ سوائے قرآن و حدیث کے ان

کا اور کوئی مطالبہ نہ ہوگا تاغریب خود لا حظ فرما سکتے ہیں کہ معمولی سے معمولی مسئلہ پر کھتے

میں دکھاؤ قرآن مجید یا ہٹاؤ کسی حدیث شریف میں ہے اور ہر وقت قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی رٹ لگاتے ہیں بزرگان دین کا کوئی حوالہ نہیں کر رہیں مانتے اور

احادیث و فرقان مجید کو کسی طرح اسلاف نے بیان کیا اسے برگزینیں ملتے اپنی من مانی مناتے ہیں اگرچہ خود ہزاروں مسائل میں ایجاد بندہ کے ترکیب ہیں لیکن اپنے جملہ مسائل سنت بتائیں گے اور خرافہ خواہ دوسروں کو بدنام کریں گے

خلاصہ یہ ہے

یہ لوگ بظاہر اچھے باپیں اور اخلاق و شرفیت کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں بات بات پر حدیث کا نام لیتے اور احادیث سے ثبوت مانگتے ہیں اور حدیث کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو اسوہ خیر سے روکتے اور معتقدات و معمولات اہل سنت کو حدیث کے خلاف سمجھتے اور بدعت قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے لئے انہیں ثبوت حدیث کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی نہ وہ رسول الاسلام بنائیں۔ راجد پر شراد کو دیوبند بلا کر اس کا جلوس نکالیں گا مذہبی کی سادہ و امریکی انگریزوں کی قریبی معمول چڑھائیں۔ غرضیکہ جو چاہیں کرتے پھر اس انہیں کھلی چوٹی ہے ان کا ہر ایمان غیرا بھی اپنے کو اہل حدیث و شریعت کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے۔ چاہے بائبل جالی ہی کی نہ ہو۔

اسی طرح ان کو اپنے اعمال و نماز روزہ پر اتنا گھمبڑ ہے کہتے ہیں کہ کھنکھ اپنے اعمال کی بنا پر پادروں کے ہیں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ و سہارا کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ زمان سے کوئی فائدہ ہے۔ اور عامہ مسلمین بھی اپنی نماز روزہ کو ان کی نماز روزہ کے سامنے حقیر سمجھتے اور ان کی روزہ دوسرے پھر حق و برکت شادی اور اپنی کمزوری پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔

(۱۸) نبوت پر طعن و تشنیع

ایک نشانہ ان لوگوں کی یہ بھی ہے کہ یہ لوگ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر طعن و تلخہ جینی اور نہایت ناپاک جملے کرتے ہیں چنانچہ ایک موقع

پار جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب شریف کا خطبہ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری تمام امتیاجی صورتوں کے ساتھ پیش کی گئی اور مجھے علوم ہو گیا کہ کون کون کون کون لایکا اور کون کون اٹھا کرے گا تو اس پر سکون علم غیب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام) منافقین نے استہزاء کیا۔

”محمد یہ زعم ہے (معاذ اللہ) کہ جو لوگ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے وہ ان کے شیعہ ہیں جانتا ہے۔ مگر کون ان میں سے ایمان لائے گا اور کون انکار کرے گا حالانکہ ہم (مکرمین علم غیب منافق) اس کے ساتھ رہتے ہیں اور میں تو وہ پہچانتا نہیں...“
ان کی اس بات پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشر شریف پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: ”ما بال اقوام یعطون فی علی لا یستوفون فی حق شیء“

فیما بینکم و بین المصاحمۃ الا انہا تکلم بہا“

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم پر طعن کرتے ہیں۔ اسے منکر و اب سے لے کر قیامت تک جس چیز کے متعلق مجھے سوال کرو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں الخ (تفسیر خازن معالم التنزیل۔ تفسیر قادری تفسیر ترجمہ تفسیر حسینی۔ بیضاوی جامع البیان وغیرہ)

اس حدیث پاک میں سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کے منافقین و مکرمین علم غیب کے خطاب فرماتے ہوئے ما بال اقوام کہہ کر ان قوموں کے متعلق بھی پیشین گوئی فرمادی جو بعد میں پیدا ہو کر علم غیب کا انکار کرنے والی تھیں چنانچہ اس وقت اس پیشین گوئی کے مصداق یقیناً نجدی۔ دیوبندی ہیں جو انکار علم غیب کے علبردار تھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

علم غیب کی طرح چونکہ نجدی و دیوبندی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات و فیوض و برکات کے بھی منکر ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اسی شہزاد کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اور ان کے کچھ کام نہیں آ سکتے ان کے حضور نے علم غیب کی طرف اللہ کے اس عقیدہ کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا

الانما بالاقوام یزعمون ان ھو لا یتفیع والذی

نفسی یدعہ ان ھو موصوفہ فاعلی اللہ والآخر تا

دکتر النعمانی

خبردار ان توہن کا کیا حال ہے جن کا یہ زعم ہے کہ میرا دم (تواریف دار کی درشتی) دینا و آخرت میں نہیں کام آئے گا۔

اہل بیت کے پیچاریوں کے دوست اور مسلمانوں کے دشمن اور ان کے قتل غارت کو
جہاد سمجھیں گے

یہ آخری نشانی تفصیل طلب ہے اس کے چند حوالے فقیر کی کتاب "اہلسنن" دیکھیں۔ میں یہاں بقدر ضرورت خارجہوں سے ہے کہ وہ بندوں کے چند حوالے تفہید کرنا ہوں۔

خارجہوں کی متعلق

فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ
وکنوا عن اموال الذمۃ و
عن الترضیہم مطلقاً وکنوا
فیمن یطلب الی الا الاسلام
بالقتل والسیء والتہیب۔

ان کی داستان طویل ہے فقیر کی کتاب "اہلسنن" تادیقہ میں دیکھئے

نجدیوں کے متعلق

انبیاء و اولیاء علیہما السلام علیہم السلام جو نورانی عقائد ہیں۔ نجدی یا ان کو شرک و کفر حرام و بدعت قرار دیتے ہیں اور ان کی اسلام و اہل اسلام اور ان رسالت سے دشمنی اسکا کل ہوئی حقیقت ہے کہ اس کا خود پرندوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد صدر دیوبند کو بھی اعزاز کرنا پڑا۔ چنانچہ وہ باقی مولوی حسین احمد نے اپنی کتاب "الشباب" کتاب میں لکھا ہے۔

"صاحب محمد بن عبد الوہاب نجدی دو ہجرت کا بانی اور دیوبندیوں غیر مقدس مودوں کا بڑا پیشوا (ابتداء میں مولوی صدی نجد عرب سے تھیں پڑا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت و الجماعت سے قتل و قتل کیا۔ ان کو باجبر اپنے خیالات کی تکلیف دینا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور غلام سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث رحمت و ثواب شمار کرنا۔ اہل حرمین کو خصماً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاذہ پہنچائی۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شہیدہ کے مدینہ منورہ و مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ بالخصوص وہ ایک ظالم و باغی خوشخوار خاسق شخص تھا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ جمہور اہل عالم اور تمام مسلمانان دینار و دینار و دینار و دینار سے قتل و قتل کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے یہ ظلمان کا اہل اسلام سے سوک اب بیت کے پیچاریوں کے متعلق چند نمونے لائحہ ہوں۔

نجدی وزیر اعظم گاندھی کی سادھ پر

نجدی سعودی حکومت کا وزیر اعظم امین بنی فاضل ۵۵ برس میں ہندوستان پہنچا تو بھارتیوں نے اس کے استقبال میں بھارت سعودی عرب درندہ باد۔ راجا بھارت سعودی عرب درندہ باد کے فرسے لگائے۔ امین بنی فاضل نے بھارت میں قیام کے دوران میں ڈاکٹر جعفر پشاور۔ ڈاکٹر راجا کشن اور پنڈت نروہ سے ملاقاتیں کیں۔ اور راج کشن پر ہاتھ لگا کر گاندھی کی سادھ پر پھول چڑھانے لگے۔ نیز ایک گاڈ رتن گاندھی میں تشریف لے گئے۔ جہاں دیہات سوار کا کام دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہیں دس ہزار روپے کا عطیہ عنایت فرمایا (نوائے وقت لاہور ۱۱/۱۰/۱۹۵۵ء) (۱۱/۱۰/۱۹۵۵ء)

حیرت کا مقام ہے کہ ایک طاقتور مذہب پاک میں روزہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نجدی حکومت کی طاقت سے نجدی سپاہی پیرہنے لگے مقرر میں جو روزہ پاک کی طرف پخت کر کے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور جن کا مرتبہ بھی کام ہے کہ کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزہ پاک کی نوازی جانویں کے قریب نہ آئے۔ بلکہ باندھ کر سلام عرض نہ کرے اور دعا مانگے اور جو ایسا کرتا ہے اس کو دھکے دینے جاتے ہیں اور پیٹا جاتا ہے۔ اگرچہ مستورات بھی ہوں اور دوسری طرف اس نجدی حکومت کا وزیر اعظم امین بنی فاضل اسلام والی اسلام و پاکستان کے دشمن متحرک شخص گاندھی کی سادھ (درجی) پر پھول چڑھانا ہے تو نجدی تو جی میں ابال آتا ہے اور نہ ہی نجدی حکومت حرکت میں آتی ہے۔

بوتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا ہے اور تم میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدی حکمرانوں نے کابھی اسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
بھرنے مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
(کابھیر ۳ دسمبر ۱۹۵۵ء)

(۲) نجدی وزیر اعظم گاندھی کی قبر پر

سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد ابن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ آئی بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے پائین باغ کی بجائے سیر کی اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے (کوہستان ہر فروری ۱۹۵۶ء)

(۳) شاہ سعود اور قبر پرستی

واشنگٹن یکم فروری ۱۹۵۶ء آج صبح شاہ سعود پوٹوٹو کو عبور کر کے واشنگٹن جزیرستان گئے اور گنام سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے یہ قبر گذشتہ جنگ میں ہلاک ہونے والے تمام امریکی سپاہیوں کی یادگار سمجھی جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا شاہ سعود نے نائب صدر ٹیکس کے ہمراہ کھایا (نوائے وقت۔ سیم۔ مغربی پاکستان ہر فروری ۱۹۵۶ء) یہ ہے وہابیوں کا جھنڈہ تو میدا (العیاذ باللہ تعالیٰ) کہ جس کے ماتحت ناسٹر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ پاک کی زیارت کی نیت سے جانا تو مذہب و برکت بلکہ شرک ہے۔ لیکن دریا عبور کر کے گنام امریکی سپاہی کی قبر پر جانا۔ نہ بدلتا نہ شرک ہے

تلف نجدیت نہ کو نہ اسلام سب پر حوت
کا فرادھر کی ہے نہ آدھر کی آدھر کی ہے

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے مقام کی زیارت تو بہت
مخلص جس سے پرہیز واجب اور بارش کے باوجود واشستن کی قیامگاہ۔ پائین باغ
اور قبر کی زیارت جائز ہے۔

نجد یا مسقط ہی گزرتی طبیعت سیر کی

کفر کیا شرک کا فتنہ ہے نجاست تیری

مسلمانوں کا بھولوں کا مہل یا مذہن شرک حضرات ادویہ کرام کے مزارات شرعیہ
پر چادر مار بھول چڑھانے مکروہ۔ حرام۔ بدعت۔ بڑا گناہ کی سادہ جہاں
واشتگش اور گناہ مسماہی کی قریب بھول چڑھانے باطل صحیح و درست۔ و بایوں کے
ان اسرار توحید تک بھلائی کی رسائی ہو سکتی ہے۔

تاخرین اغویہ یہ تھا ان کاغیروں سے برتاؤ
اب ان کا اپنے آقا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم اور ان کے متعلقین کے بارے میں سینے۔

ارباب صدیق حسن خان (دوبائی) نے لکھا کہ "مشان نبوت و حضرت رسالت علیٰ نبیا
الصلوٰۃ والسلام میں وہاں نہایت گہری کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے
کوئی ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام
کا کوئی بن اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی اسالہ اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد
وفات ہے ایسی وجہ سے توسل رحمان آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز
کہتے ہیں ان کے بڑوں و محدثین و تابعین کا مقلد ہے۔ عاذ اللہ عاذا اللہ نقول
کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاشعری ذات سرور کائنات سے ہم کو زیادہ
نفع دینے والی ہے جس کے لئے کوئی حق کر سکتے ہیں اور ذات سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (انتہایاں ثابہ علیہ السلام و علیہ السلام)

مسجد الہدایہ نجدی کے بعد سوئے اتفاق سے پھر ایسا وقت آیا کہ اپنی تجدیدی
ایوں کا سر میں طین پر سلسلہ ہو گیا اور نجدی حکومت کے سربراہ عبدالمعز بن ابی سعود
اپنی تجدیدی توحید کا خوب مظاہرہ کیا۔ اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اذات
لیتے بلکہ سادہ رنگ کو شہید کیا۔ مقامات متبرک پر قفل نکایا۔ اور بہرہ بٹھایا اور اہل
سنت و انجماعت کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا عبدالمعز بن ابی سعود کا (لکا رسول)
بدی و باقی حکومت کا زمانہ دو ایما اس کو بھی پر غم خوشی اسلام و توحید کی تبلیغ۔ کتاب
اسنت کی نشر و اشاعت اور شرک و بدعات کے مٹانے کا فکر و اسطیرا بنے چنانچہ
وہابیوں کے شہنشاہ شاہ سعود جس کو قرآن اسلامی کے صدر تھے اس کی شعلہ شدہ ہر
اسلام کے منہ پر ہے کہ "قرآن اسلامی بہت جلد مبلغین کی ایک ایسی جماعت
ترتیب دینے والی ہے جو انشاء اللہ اسلام میں داخل شدہ ایسی تمام بدعات و خرافات
کو خارج کر کے گی جو قرآنی نقطہ نظر سے محض کھلم کھیا۔ دین اسلام کی عظمت و حرمت
کا اعتراف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان میں اور بے بنیاد اعتقادات کو مسترد کر دیا
جائے جو اس کی اصلیت کو مٹ گئے دیتے ہیں۔

چنانچہ شاہ ابن نجدی شاہ سعود کے حکم سے جو رسالہ سال ج مطبوعہ مطبعہ حکومت
سعودیہ شائع ہوا۔ اس میں ان بدعات و خرافات اور بے بنیاد اعتقادات کی نشاندہی
ہوئی کہ ان کی گئی ہے کہ

(۱) کسی یحییٰ اور خضر میں قبر (روضہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الشاء) کی زیارت کے لئے
سفر کرنا یا مکہ و مدینہ پر ہجرت ہے اور زیارت قبر کی کوئی عمل اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں جو
احادیث وارد ہیں۔ اس قسم کی تمام احادیث ضعیف اور ان میں سے بعض مرفوعہ بھی ہیں
حضور کے روضہ پاک پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں جس مقام پر وہ بودیں سے درود
نیچے دو۔ (رسالہ ذکرہ مخضاً و مختصراً ص ۳۷)

وہ خاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر دعا کرنا بدعت ہے۔ (اصول)

۳۔ رگوں کا تبر شریف کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہر ناس قدر بدترین منکرات میں سے ہر ایک انسان کے ایمان کو فاسد کر دیتا ہے۔ (صفحہ ۴۳)

۴۔ جن زیارت کرنے والوں کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ میت سے اپنی حاجت طلب کر لیں یا وہاں جا کر نماز پڑھیں یا اس کی قبر کے پاس دعا کریں یا اس پر جو تھرا اور کھڑیاں لگی ہوں انہیں چھریں اور ان پر ہاتھ پھیریں وغیرہ وغیرہ (مطلوب ہونا چاہیے کہ اس قسم کے تمام امور محض بدعت و گمراہی اور شرک کے وسائل ہیں) قرعہ ترویج کی جائیوں اور دیواروں کو چومنا اور ان سے پشٹا ایک دھرم کل اور انتہائی جہالت اور غفلت کی دلیل ہے (صفحہ ۵۱۱)

۵۔ (دکھیں) مسجد حجازہ رضی اللہ عنہا یا مسجد جمل البرقیس اسی طرح وہ مقام کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی یا جمل جہاں پہلی مرتبہ دفن ہوئی تھی یا وہ جہاں کہ جہاں اسماعیل علیہ السلام کی بجائے قربانی ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ دیگر ایسے مقامات و آثار جن پر راستروں میں مساجد تعمیر کرادی گئی ہیں ان مقامات یا اس قسم دیگر مقامات کی زیارت کا قصد کرنا اور ان میں نماز پڑھنا اور وہاں دعا کرنا یا تمام امور بدعت بدعت ہیں۔ جن سے تجنب (پرہیز) کرنا واجب ہے (صفحہ ۵۱۳)

۶۔ بعض علماء اپنی (عام روایات) و فقہ شریعت اور طلب مقصود کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استنشاہ (مدخل) کرتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا یہ فعل شرک اکبر (بزرگ) پر مبنی ہے یہی بڑا شرک ہے جسے حق تعالیٰ نے آپ کو اس لیے نہیں بھیجا کہ لوگ آپ کی پکاریں اور ان سے استفادہ کریں اور نہ اس لئے بھیجا ہے کہ وہ فقائے حاجات اور دفع کربات کے لئے خیال اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور سے دنیا میں شفاعت کا طلب کرنا ہرگز جائز نہیں

(رسالہ مذکور صفحہ ۴۹-۵۱)

(۷) (کعبہ شریفین) کے رکن یمان کو چومنا یا اس پر ہاتھ پھیر کر چوم لینا جائز نہیں

۸۔ کعبہ کے دیگر ارکان کو سلام کرنا یا اس کے پردے پر کھڑکھٹانے یا ان کو چومنا یا چنے سینے یا پیٹ کو سیت اٹھنے لگانا سوا ملزم کے یہ تمام اعمال محدث و بدعت ہیں۔ خانہ کعبہ کے پشت پر ہاتھ پھیرنا یا اس پر سجدہ کرنا بھی غیر مستون (بدعت) ہے (صفحہ ۵۱۴)

نہرو کو نجدیوں کی دعوت

نام نہاد علم بردارانی توحید و ایمان کا بالحدیث (دوبیروں) کے شاہ سعود و وزیر اعظم امیر فیصل نے بھارت میں ہندوؤں و مشرکوں کی دعوتیں اڑائے۔ گاندھی کی سادھو پر پھول چڑھانے نہرو کے زیر سایہ اپنے قوسے دراجکار سعودی عرب (لذہ بان) لگوانے۔ جنوں نکالنے اس کی خوشنودی کے مطابق بیان دینے اور ناچ دیکھنے کے بعد نہرو کا حق نمک ادا کرنے کے لئے اس ظالم شخص کا خر کو "سودی عرب" آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۹ء کے آخر میں نہرو نے سعودی عرب جانے کی تیاری کی۔ عین انہی دنوں میں ہندوستان میں ایک رسول نے عالم کتب کو اپنے بھی رہنما "آجین بی بی انکم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قداد امی و ابی) کی ذات مبارک پر ناپاک حملے کئے گئے تھے) کی اشاعت کے خلاف ہندوستان کے مسلمان احتجاج کر رہے تھے اور نہرو حکومت میں اس کتاب کی ضبطی کی بجائے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا تھا (الہیاذ باللہ تعالیٰ) اور ادھر پاکستان اور بھارت میں اس ناپاک کتاب کی اشاعت تو ہمیں نشان رسالت اور مسلمان بھائیوں پر نہرو حکومت کے انسانیت سوز مظالم کے خلاف (زبردست مظاہرے ہو رہے تھے) خود مشرقی پنجاب کے بعض ہندو اخبار (پر بھات) بسناہ طلب کیا بھی "تذیب رہنما" کی مذمت کرتے ہوئے نہرو حکومت سے اس کی اشاعت پر پابندی

لگانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ (روزنامہ متحدہ) ملا محمد علی سودی حکومت اس معاملہ میں باطل غرضیوں کو روک دیا۔ شاہ سود نرو سے احتجاج کرنے کی بجائے اس کے استقبال کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ خبروں کی یہ روش مسلمانوں کے تازہ دھول پر گویا نازک پاشی تھی جس سے ان کی بے بسی و اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اور سب سے ایک زبان سود سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حالت میں خاتم ہند کو سودی عرب آنے کی اجازت نہ دے۔ مگر مشرک نواز شاہ سود نے پھر بھی کوئی پرواہ نہ کی اور اس کے کان پر جوں میں نہ سنیں۔

ہندو کے استقبال کا پروگرام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میلاد و جلوس مبارک کو بدعت و شرک کہنے اور اس پر پابندی لگانے والے نجدیوں کی طرف سے ہندو کے ریاض (مخد) پہنچنے سے پہلے ہی اس کے شاہنشاہ استقبال کا پروگرام شروع ہو گیا چنانچہ اخبارات میں آیا کہ "سودی عرب میں چلتا ہندو کی عمارات کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے جو اہل بیت علیہ السلام کی یاد تازہ کر دے گی بہر روز طاققت کے ہاتھوں سے گلاب کے تازہ پھول پیادہ کے ذریعہ ان محلات میں لائے جائیں گے جہاں حضور قیام کریں گے۔ وزیر اعظم (نرو) اور ان کی پارٹی کے لئے سٹا ہی خوش فاقوں میں خاص تعلقات رکھتے ہوئے ہیں۔" ہوائی مستقر سے ریاض میں شاہ سود کے شاہینشاہ پر شکوہ حملہ ہو گا ہندو کو جلوس کی صورت میں لے جایا جائے گا جس کی پیشوائی شاہ کا محافظ دستہ اور مسٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے تمام شاہزادوں کو ہندو اور سودی کے ہاتھوں سے مزین کیا جائے گا۔

(روزنامہ متحدہ) (روزنامہ لاہور) (روزنامہ لاہور)

ہندو کی تعریف میں قصیدے

جسٹس غلام حیدر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الشاہ کی نعمت پاک کو بہت خوش و بہشت کہنے، ملنے اور چھپانے والے دیوبندوں کے اخبارات نے ہندو کی آمد کے موقع پر اس کے قصیدے لکھے۔ چنانچہ اخبارات میں آیا کہ "مکہ معظمہ کے ایک روزنامے (البلاذ) سودی نے چندت ہواہر لال ہندو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے ادارہ "بھارتی ہندو کو عرب میں خوش آمدید" کا کھانا "سودی عرب ایک رہنما (ہندو) کو خوش آمدید کہنے کی فخریوں کو کتابے، سرسرو ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہمیشہ پر امن اور دانشورانہ پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے دعائی ہے کہ اس کا یہ داعی (نرو) ہزاروں برس ہے۔" شاہ سود کی فخری اسلامی کے سیکرٹری کرنل انور سادات نے بھی مرکزی روزنامے "جمہوریہ" میں چندت ہندو کو "ایشیائی فرشتہ" بتایا ہے۔ اخبار "گھنٹا" اسے ایشیائی فرشتہ (ہندو) تم پر سلامتی ہو! آگے چل کر کوئل نادات لکھتے ہیں "مشر ہندو کی نرم اور ظالم اور توپوں کی گرج سے کہیں زیادہ اثر ہے۔ گو کہ یہ بچائی کی طلب رہا ہے۔" (روزنامہ کوہستان لاہور) (روزنامہ لاہور)

نجدی اور ہندو

وہ نجدی دیوبندوں کے نزدیک ایک مسلمان صرف یا رسول اللہ پکارتے ہیں شرک واجب القتل گردانا جاتا ہے۔ جن کی حکومت میں مسلمان ان سنت کو اپنے نورانی مسلک پر عمل کرنے کی بناء پر بلاوجہ پریشان کیا جاتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ "جیسا سر قوم کا چوہی اور گاؤں کا زینت داران ہستوں میں ہر چیز اپنی اہمیت کا سمراد ہے (تقریر الاسلام) انبیاء علیہم السلام اللہ کی شان کے آگے ہمارے بھی زیادہ ذلیل بلکہ اس کے لاوارث ہر ایک ذرا ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقریر ایمان) حضرت عبد مصطفیٰ

علیہ السلام و انشاء عام انسان جیسے ایک انسان تھے حضور مکی کا وسیلہ و مہمدا
 نہیں (رسالہ مسائل حج وغیرہ) بلکہ آپ اپنی صاحبزادی سیدہ النساء العالمین کے
 بھی کچھ کام نہیں آ سکتے (کتاب التہجد) حضور رحمة اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو داغ
 زحمت و بلا کتنا شرک ہے (امام علی رضی اللہ عنہ) و غیرہ) ہاتھ کی لاشی فاقہ ہر وہ
 کائنات سے زیادہ نفع دینے والی ہے (الشباب الثاقب) انہی نجدیوں کی نظر میں اب
 ہر وہ کی عظمت و شخصیت اور اس کا مقام و احوال و احترام دیکھتے وہ نہرو جو کھلا
 ہوا بہت پرست کا فرد و مشرک ہے جس نے حیدر آباد جو ناگدھ اور کشمیر کو غصب کر
 رکھا ہے جن کی کاغذ سیاست نے مسلمان ملکوں کو ایک دوسرے کے مخالف
 بنا دیا جن کی حکومت میں مسلمانوں کی عزت و جان و مال پر وحشیانہ دست دراز کی
 کی گئی۔ مساجد و مصاہر کی بے حق اور دینی کتب کے ذخائر کو یا مال کیا گیا۔ اور گلاشتہ
 میں سال میں شدی تحریک سے پچاس ہزار افراد کو ہندو بنایا گیا۔ جن میں زیادہ تعداد
 مسلمانوں سکھوں عیسائیوں کی ہے۔ (کوہستان لاہور ۱۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)
 انہی میں نہرو کی حکومت میں پندرہ لاکھ مسلمانوں کو موت کے گھاٹے اتارا گیا اور
 اسی لاکھ کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ (کوہستان لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء)
 جس نہرو کی اسلام و مسلمان دشمنی کے یہ ظالمانہ اور شرمانک کارنامے ہیں۔ وہی
 نہرو ان نجدیوں کا محبوب ہے جیسے

نہرو کی آمد پر نجدی توحید کے مظاہرے

دو بیویں نجدیوں کے مرکب ریاض (نجد) میں ظالم و کافر نہرو کا جس طرح استقبال
 کیا گیا اخبارات کی سرخیوں اور بعض اقباسات سے اس کا اندازہ فرمائیے اور وہاں
 کی شرک دشمنیہ جذبہ توحید و اتباع حدیث کی داد دیجیے۔ اخبارات لکھتے ہیں:

”سعودی عرب میں نہرو مرزا نہرو رسول السلام۔ ان کے پیغمبر نہرو ہم تیسرا
 خیر مقدم کرتے ہیں (اور جے ہند کے نفروں سے استقبال شاہ سعود نہرو کی
 بیخ شیلہ پر ایمان لے آئے۔ سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نہرو کے استقبال
 کے لئے عرب (نجدی) عورتیں بھی موجود تھیں۔ یہ خواتین ترکوں اور کینڈلاک کاروں
 میں بھیجی ہوئی۔ نہرو کو کنگوں سے جھانک جھانک کر دیکھ رہی تھیں۔ ریاض
 پہنچنے پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگایا۔

مرزین حجاز پر پہلی مرتبہ بھارتی تراز ”مانا مانا گانا“ بجایا گیا۔ پندرہ نہرو جب
 سعودی عرب کے دارا حکومت ریاض پہنچے تو ہزاروں (چھ ہزار سے زیادہ) افراد
 نے جن میں شاہ سعود۔ سعودی شہنشاہ وزراء اور سعودی فوج کے اعلیٰ افسران ملے تھے
 نہرو کا استقبال کیا اور ایک فرمی دستے نے نہرو کو کارڈ آف آئرشیں کیا (یعنی قیام و
 سلام کیا) اس کے بعد نہرو ایک کل کار میں شاہ سعود کے محل روانہ ہو گئے راستے میں۔
 سڑک پر دونوں طرف کھڑے ہزاروں افراد نے نہرو کو دیکھ کر زندہ باد کے
 نعرے لگائے۔ چوبیس شہر کی رات کو شاہی محل الامرا شاہ سعود نے نہرو کے
 اعزاز میں شاہی ضیافت دی۔ اس گھر کو رنگ رنگ رشتہوں سے سجایا گیا تھا
 جب نہرو دیکھ میں داخل ہوا تو شاہ سعود نے آگے بڑھ کر ان کی شہر دانی کے
 کاغذ میں سرخ رنگ کا ایک ٹائٹک دیا

سپاس نامہ

دوران میں سعودی عرب کے گورنر نے نہرو کی خدمت میں ایک سپاس نامہ
 پیش کیا۔ جس میں کہا گیا کہ پندرہ نہرو اور ان کی حکومت نے اسلام اور مسلمانوں کی دوستی
 اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے ہوشیار خدمات کی ہیں۔ سعودی عرب کے

(نجدی) لوگ ان کا قدر کرتے ہیں اور انہیں نہرو پر فخر ہے۔ نیز کہا گیا کہ پنڈت نہرو دنیا کی عظیم ترین شخصیتوں میں شامل ہوتے ہیں۔ ۸ دسمبر کو انھیں نے کہا کہ انھیں دور رس معاشرے کے نہرو اور شاہ سعود کو ایک دوسرے سے کتنی عقیدت ہے۔

نجد میں گیتا نجلی کی بھجن

بھارتی وزیر اعظم نہرو کو ریاض میں ایک اسکول میں لے جایا گیا جہاں سعودی عرب کے شہزادے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں جب نہرو اس اسکول کے ایک کمرہ میں داخل ہوئے تو انہیں یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئی کہ طلباء گرد و بگیرہ کی "گیتا نجلی" کے بھجن لے کر گمارے تھے جو اسکول کے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔

نجدیوں کا نہرو پر بھروسہ

جب نہرو ایک اور کمرہ میں پہنچے تو طلباء نے ان کا استقبال عظیم کا ندھی کے جانشین کا نہرو نکال دیا۔ انہوں نے یہ فقرہ بھی نکال دیا کہ عربوں (نجدیوں) کا غیر متنازعہ (ملے شدہ) دوست پنڈت نہرو نے بھی جہاں مسٹر گاندھی کا پروردگار بنایا۔ اس اسکول میں شاہ سعود کے بھائی سلطان نے نہرو کا غیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ آپ اس کے ہیرو۔ اور جدوجہد آزادی میں حصہ لینے والے لیڈروں کے خاندانی۔ نیز کہا کہ نہرو ایک ایسا مضبوط باقدہم ہیں جس پر عرب (نجدی) بھروسہ کر سکتے ہیں۔ شہزادے نے کہا کہ آپ (نہرو) عرب نہیں لیکن ہمارے بھائی ہیں۔

نہرو نجدی محبت کا مظاہرہ

شاہ سعود نے پنڈت جواہر لال نہرو کو نئے اوّل کی سات نشستوں والی ایک کڑی کلا

کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ سوئے کی ایک جہی گھڑی اور دو عرب پوشاکیں بھی دیں۔ اور نہرو نے شاہ سعود کو ریاض کا بنا ہوا جیل کا ایک میپ دیا جس پر قرآن مجید کی ایک آیت کندہ ہے اور عرب شہزادوں کو نہرو نے ایئر کنڈیشنڈ ریڈیو سیٹ اور بھارت کی مینی جوئی سلاکی کی مشینیں دیں۔ (دورنامہ جنگ کراچی) ۶۷-۶۸-۶۹-۷۰ مہینہ ۱۹۵۶ء دو بیکر اخلاص

نجدیوں کی نہرو سے اعتماد

حکومت ہند نے سعودی عرب کو دی ہزار لاکھ پائل روایہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ حکومت سعودی عرب کی درخواست پر کیا گیا اور اس سال کے آخر میں بھارت سعودی عرب کو مزید پائل دے گا۔

(دورنامہ کوستان ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

تیری لکھے تو بندو سے کرے اعتماد
یا رسول اللہ سے بگڑتی ہے طبیعت تیری

دورہ نہرو کی یادگار

ہندوستان کا ایک سو روزہ دیوبندی اخبار "صدیقین" بھٹو بھی دعویٰ مسلمان کے باوجود نہرو کی محبت میں گرفتار ہے۔ نجدیوں کی طرف سے نہرو کے استقبال پر اتنا خوش ہوا ہے کہ اس نے اپنی ۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں ادارے کا عنوان بھی "نہرو رسول السلام" لکھا ہے۔ (مسافراٹ) یہی اخبار اپنی یکم نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ "وزیر اعظم نہرو کے دورہ سعودی عرب کے موقع پر بدھ میں مولانا کریم علی (نجدی و ابائی) نے وزیر اعظم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے بعض

قبائلات یہ ہیں "محرم دوزیر اعظم ہم ایک ایسا سرزمین پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے
 بہت مسرور ہیں جس کی نگرانی ایک ایسی محترم ذات کے ہاتھ میں ہے جو ہمارا مذہبی امام اور
 خلیفۃ المسیح ہیں۔ ہم آپ کی محبوب ترین شخصیت پر فخر کرتے آئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ
 آپ ہمارے عظیم ترین رہنما کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ و سلامت رہیں محرم پنڈت جی!
 ہم آج آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بڑی خوش محسوس کرتے ہیں۔ معزز
 انسان محرم راہنہ۔ پنڈت جی! ہم آپ کے استقبال اور خوش آمدید کہنے کے لئے
 جو کچھ بھی کہیں یا کریں وہ سب آپ کی عظیم ترین شخصیت کو دیکھتے ہوئے کم ہے۔
 ہم آپ کی ذات پر فخر کرتے ہوئے آپ کو برکت و سلامتی کا بیٹنام بر بھیجتے ہیں
 ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب مل کر یہاں اپنے محبوب ترین لیڈر کی آمد کی یادگار
 قائم کریں۔ عالی جناب دوزیر اعظم مبارک باد۔ اے عظیم شخصیت کے مالک... عرب ہند
 دوستی زندہ باد... شاہ مسعود زندہ باد۔ جو اہل لال نمر و زندہ باد۔

نہرو کا پُر جوش الوداع

واپسی کے وقت ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس میں پنڈت جی کو امن کا انسان اعظم
 اور ہند کی کامیابیوں اور ترقیوں کا معمار کہا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں پنڈت نہرو نے
 تالیفوں کی گوج میں تقریر کی۔ طہران کے ہوائی اڈہ پر پنڈت نہرو کو الوداع کہنے کے
 لئے مشرقی صوبوں کے گورنر اور دیگر حضرات و افسران موجود تھے۔ ہوائی اڈہ پر پنڈت
 نہرو نے سودی عرب فوج کے ایک دستہ سے سلامی لی اور گاڑی آ کر کامرانہ
 کیا۔
 "مہینہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء"

وہابیوں کی دیانت

وہابیوں کی مذہبی حکومت نے ایک مشرک پنڈت کو جس طرح پڑھایا اور دیکھا

پڑھایا وہ سب پر ظاہر ہو گیا ہے۔ ادھر تو وہاں اس طرح نہرو کے ساتھ پیش آئے
 ہیں اور ادھر ایک مسلمان اگر شرعی مدد کے اندر نیاز مند ہی اور عظمت و احترام کے
 جذبات سے مجربانِ خدا تعالیٰ حضرت اولیاء کرام و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے
 ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار کرے تو یہی وہاں فوراً جیسی بھیجی جوتے ہیں اور ان کی
 نام نہاد توحید کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مگر ان کی مایہ ناز و موجد حکومت کے حد سے
 بڑھ کر ایک دشمن اسلام کا بخندہ پیشانی اعزاز و احترام کرنے سے نہ ان کی توحید
 کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اور نہ ہی موجدانہ پوزیشن میں کوئی فرق کیا۔ اور وہابیوں کی طرف
 سے بھی نہ مسعود پر کوئی شرک و بدعت کا فتویٰ لگایا گیا نہ اس کے خلاف کوئی قرارداد
 مدت پاس ہوئی اور نہ ہی اس سے کوئی شرعی ثبوت طلب کیا گیا۔ بلکہ اس شرمناک خودی
 ڈرامہ کے باوجود وہابی مسود کے گیت گارے ہیں اور مسود کے نام مسود فعل کو
 طرح طرح کی تاویلوں اور سیر پھیر سے چھپانا چاہتے ہیں یہ ہے وہابیوں کی دیانت
 کفر و دستوری۔ مشرک ڈرامہ۔ اور اسلام و مسلمان دشمنی۔

ناظرین! وہابی دن رات اہل سنت کو مشرک بنائیں۔ شرک کی وعیدیں سنائیں
 اور خود خالص مشرک کو جیتے سے لگائیں اور اس طرح آپس میں گھل مل جائیں اور
 پھر یہی

نہ توحید میں کچھ فعل اس سے آئے
 نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

رسول اسلام

مخبروں کا منبر جا نہرو رسول اسلام کا نعرہ خاص طور پر دل دکھا
 دینے والا ہے۔ ایک مشرک پر رسول جیسے مقدس پیارے اور مخصوص لفظ کا اطلاق

کتے ستم کی بات ہے۔ کیا نجدیوں کو جناب رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
رسالت میں سلامتی نظر نہیں آئی جو انہیں ایک کافر کو رسول السلام بنانے کی ضرورت
پڑی ہو وہ وہابی جس کے نزدیک نبی اکرم بحجم رحمت و برکت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دافع البلاء والحرمان کا کہنا شریک ہے انہوں نے نہرو کو کس دلیل سے اپنا رسول
السلام بتایا جس کا فرقہ مسلمان اسلام علیکم (جو پر سلام ہو) نہیں کہہ سکتے وہابیوں
نے اندھی عقیدت سے اس کافر کو رسول السلام ہی بنا دیا ہے۔

بہیں تفاوت راہ از کہا تا کہا است!

ہندو پرکس کا تاثر!

نجدیوں کے اس فخرہ مرزا نے رسول اسلام سے غیر ملوں نے جو اثر قبول کیا
اور جن خیالات کا اظہار کیا اسے تو ابھور پڑھئے اور اسلام کے رعب و دبدبہ اور بائی
اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شہرت کو غیر ملوں کی نظریں کم کرنے کی ناپاک
کوشش کرنے اور اسلامی اصطلاحات کا مذاق اڑانے والے وہابیوں کے ضمیر
ذہنیت کی کچی کا اندازہ فرمائیے

جہاد کے ہندو اختار "ج" دہلی مؤرخہ ۱۹۵۷ء کے ادارہ میں خوشامید
پیغمبر امن کے عنوان کے تحت دوسری باتوں کے علاوہ حسب ذیل فقرے بھی موجود
ہیں۔

(۱) پردھان منتری شری جواہر لال نہرو پیغمبر اسلام کی دنیا میں پیچھے تو ان کا
استقبال پیغمبر امن کے فحروں سے کیا گیا۔

(۲) اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں۔ سلامتی کے ہیں۔ تینتیر
اسلام کے معنی بھی امن و سلامتی کے بیجا نام ہیں۔

(۳) پیغمبر اسلام کے ملک باسیوں (نجدیوں) نے نہایت جی کی عزت افزائی کی تھی
وہی لفظ منتخب کیا جس پر اسے (دنیا سے اسلام کو) ناز ہے جس کی وجہ سے دنیا سے
اسلام میں عرب دشمنی کی عزت ہے۔

(۴) نہایت جی کے اس دورہ کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہ تو وقت بتائے گا۔ مگر اس سے کفر
اور کافر کے فلسفہ میں تبدیلی ہو گئی تو یہ دورہ کی نسبت بڑی فتح ہو گئی۔

(ترجمے وقت لاہور یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء کا عالم اڈیٹر کے نام خطوط)

اَللّٰہُمَّ وَاَنَا اَلِیْہِ رَا جِعُوْنَ !

سلامتی کا کرشمہ

اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ ادھر تو نہرو کا ناپاک قدم اور آخر ستمبر میں سعودی عرب
پہنچا اور وہابیوں نے اسے "رسول اسلام کے خطاب سے توڑا اور ادھر فہرہ کے سعودی
عرب جاتے اور نجدیوں کی طوط سے یہ لقب پانے کے چند ہی روز بعد (اکتوبر میں) "مشرق وسطیٰ
اختیار کر گئے اور مصر میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے

یہ ہے نجدیوں کی زبان کا اثر اور وہابیوں کے "رسول اسلام" (نہرو)
کی برکت و سلامتی کا ایک کرشمہ۔

قدم تا مبارک و نامسعود جوں بدیا رود بر آرد وود

اسٹیلیجیبا کی کہانی

آج حقائق پر پردہ ڈال کر اسماعیل کے معتقدین اسے جنگ آزادی کا ہیرو
مجاہد و شہید۔ انگریزوں اور سکھوں سے نبرد آزما ہونے والا اور کیا کچھ بتا دے

ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دراصل اسماعیل کی ٹکر نہ سکھوں سے تھی نہ انگریزوں سے بلکہ اس کا اصل مقابلہ مسلمان اہل سنت کے ساتھ تھا جہاں تک سکھوں سے اس کی لڑائی کا تعلق ہے۔ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو یہ جڑی طور پر ایک تحریک ہوگی۔ جو سکھوں کی بجائے پنجاب میں انگریزوں کے قدم چمانے کے لئے چلائی گئی تھی۔ ورنہ ذاتی طور پر اسماعیل و مسیحی احمد اس کے پیرائے بندوؤں سکھوں سے کافی تعلقات و مراسم تھے چنانچہ اسماعیل کا سیکرٹری "منشی میر لال" تھا۔ اور اس کا ایک سپاہی "راجہ رام ہندو" تھا۔ (حیات طیبہ ۱۳۵/۳۲) خود فرماتے ہیں شخص کے کافروں مشرکوں کے ساتھ تعلقات کا یہ عالم ہو کر میر لال و راجہ رام جیسے کافروں مشرکوں دشمنان اسلام ہندو اس کے سیکرٹری و سپاہی ہوں۔ وہ کافروں مشرکوں کے ساتھ کیا جاد کرے گا؟

باقی رہا سکھوں کا معاملہ وہ بھی سینے۔ حیات طیبہ کا مصنف مرزا حیرت دہلوی لکھتا ہے۔ "یہ خبر مجھ سے معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (اسماعیل و اس کے پیر سید احمد کی) نعشوں کو سخت کر کر نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالاکوٹ میں دفن کیا" (حیات طیبہ ۱۳۵/۵۵)

اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی مصدقہ کتاب شائع امدادیہ ۹۹ پر لکھا ہے۔ "کہ آدمیوں نے حضرت سید احمد کا بدن پایا۔ اسے سنگھ نے بتوہم و کرام عام مزارات و ان کے نیز حیات طیبہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اسماعیل کے پیر سید احمد نے و نجبت سنگھ کی افواج کے جنرل بدھ سنگھ کو جو خط لکھا۔ اس میں بدھ سنگھ کو ان انقلاب کے ساتھ یاد دہایا کہ "اے امیر المؤمنین سید احمد پیر ضمیر بہت حقیر سپہ سالار جتوہ سارک، مانک خزان و دفتار، جامع دیاست و سیاست حادئی امارت و ایالت۔ صاحب شہر و جنگ عظمت نشان سردار بدھ سنگھ" (حیات طیبہ ۱۳۹/۵)

خیال فرمائیے جو لوگ سکھوں کو ان انقلاب و آداب کے ساتھ یاد فرماتے کہ جن انقلاب و آداب کو ان کی بخیر توجہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرضوان کے متعلق استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی اور جن کی نعشوں کو سکھ نہایت عزت کے ساتھ دفن کریں بلکہ ان کا مزار بنائیں۔ کیا ان بخیر و ہدائی لیڈروں کی سکھوں کے ساتھ کوئی دشمنی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بتائیے اگر انہوں نے سکھوں کے ساتھ صحیح معنوں میں جہاد کیا ہوتا تو واقعی ان کے دشمن ہوتے لوگوں صورت میں سکھ ان کو عزت کے ساتھ دفن کیے تے ان کا مزار بناتے بلکہ ان کی نعشوں کو کے ٹکڑے ڈالتے؟ ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ اسماعیلوں کی سکھوں کے ساتھ کوئی مذہبی دشمنی نہ تھی بلکہ انہوں نے خود بخود اپنی جاد کر کے اس طرح عزت و تعظیم بجالاتے تھے

انگریز دوستی

باقی رہا یہ کہ اسماعیل سنگھ نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا تو یہ بھی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے انگریزوں کے ساتھ کوئی جھگڑا نہ کیا۔ چنانچہ سید احمد نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ سرکار انگریزی سے رہا کر کوئی مقابلہ نہیں اور نہ میں اس سے کچھ خصمت و جھگڑا ہے۔ (حیات طیبہ ۱۳۵/۵۵) اسی کتاب کے ۱۳۵/۲ پر ہے کہ گورنمنٹ خود جانتی ہے کہ اس کی سلطنت کے قانون کو فرقہ وارانہ (دوبانی) نے کس قدر تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے کیسے فرمانبردار و طبع اس گروہ کے لوگ ہیں اور کبھی ان کا وردہ ان میں شریک نہیں ہوتے۔ جو گورنمنٹ (انگریزی) کے خلاف کی جاتی ہیں۔ اس طرح مولوی عبد المجید سوہدائی مدیر اہلیت نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف انہوں نے بھی و خطاب بھی پایا اور انہوں نے (انگریز اور دوبانی ۱۳۵/۴) بلکہ یہاں تک تصریح موجود ہے کہ "کچھ میں

جب مولانا (اسماعیل دہلوی) نے جہاد کا عندیہ فرمایا شروع کیا تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ انگریز پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے (وہ بھی تو دشمن اسلام کا فرسہ) آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں..... ہم ان کی رعیت ہیں..... ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ اگر کوئی ان پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ (برطانیہ) پر آنچ نہ آنے دیں (احیاء تعلیم مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص ۲۳۱) دیکھئے مسلمانوں کو گورنمنٹ برطانیہ پر کس طرح قربان کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی حفاظت کو کیسے فرض قرار دیا جا رہا ہے۔

اور سینیٹے۔ دہلیوں کی مشہور معتبر ایاز نازک کتب سوانح احمدی (جو اسماعیل دہلوی مصنف تھوئے الایمان کے پیسید احمد کے حالات پر مشتمل ہے) میں اس کا مصنف مولوی محمد جعفر تھانوی (جو سید احمد و اسماعیل دہلوی کا زبردست متقدم دینار مذہب ہے) رقمطراز ہے کہ

سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد مملکت کو اپنی ہی مملکت ہی سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہو تو قہرستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو (سوانح احمدی ص ۲۳۱) دہلی و ہابی مورخ جعفر تھانوی لکھتا ہے کہ

”آپ (سید احمد) کے سوانحی اور کتابت میں بتیٰ سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے کھلے اور علانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائق شرعی اپنے پیروگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے متغیہ کیا ہے (سوانح احمدی ص ۲۳۱)

کیا ان روشن تصریحات کے بعد بھی کوئی اسماعیل دہلوی یا دہلی یہ کہہ سکتا ہے

کہ اسماعیل نے انگریز کے ساتھ جہاد کیا اور اس کے خلاف ہم بغاوت مینڈ کیا۔ ہاں جس کی شرم دہیا اور دیانت و صداقت کا جائزہ مل چکا ہے وہ جو چاہے کہتا پھرے

انگریزی بندے

صرف میرا احمد و اسماعیل دہلوی اور ملائے احمدی ہی انگریز کے مداح و بندہ بنے ہیں بلکہ بڑے بڑے دیوبندی و ہابی علماء بھی انگریز کے منظور نظر اور وظیفہ خوار ہیں۔

جمیعت العلماء اسلام

چنانچہ مشہور و معروف معتبر دیوبندی کتاب مکتبۃ المدین میں مذکور ہے کہ مولوی حفص الرحمن دیوبندی نے مولوی شبیر احمد شامی دیوبندی کو مخاطب کر کے ان کی جمیعت العلماء اسلام کے متعلق لکھا کہ ”کلکتہ میں جمیعت العلماء اسلام حکومت (برطانیہ) کی مالی امداد اور اس کے ایما سے قائم ہوئی ہے۔ گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان کو کافی امداد اس مقصد کے لئے دے گی۔ چنانچہ ایک پیش تر رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سماجی صاحب کے حوالہ بھی کر دی گئی اس رویہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔“ (مکتبۃ المدین ص ۱۷۱)

تبلیغی جماعت

نیز مولوی حفص الرحمن دیوبندی نے نام نہاد دیوبندی تبلیغی جماعت کے متعلق بھی انکشاف کیا کہ ”مولانا ایسا صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی اجتہاد حکومت (برطانیہ)

لے اس کے مزید حوالہ مباحث فقیر کی کتاب ”انگریزی بندے دیوبندی یا دیوبندی“

کی طرف سے بڑی دلائی ریشہ احمد صاحب کچے روپیہ ملتا تھا (مکالمہ ص ۱۳۱)

اشرف علی خاوری

اور مولوی شبیر احمد دیوبندی نے مولوی حسین احمد وغیرہ دیوبندی علماء کو مخاطب کر کے کہا - دیکھیے حضرت مولانا اشرف علی صاحب قاضی ہمارے دلیں کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق دہلی بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو کچھ سو روپیہ (انگریزی) حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے (مکالمہ ص ۱۶)

اور آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں (مکالمہ ص ۱۷)

ناظرین کرام خود فرمائیں کہ مولوی حفص الرحمن اور شبیر احمد عثمانی دونوں بھائی دیوبندی مکتبہ فقہ سے متعلق ہیں اور کس طرح صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کا رافا نش کر رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر دیوبندی ہادی علماء کی ہندو انگریز دوستی وہ عظیم غور کی اور کیا دلیل ہو گی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

شرمنگ بہتان

دہلیوں کے دشمنان اسلام کے ساتھ گٹھ جوڑ اور انگریز دوستی کی نشنگی تصور آپ کے سامنے ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہی غیر مفید دیوبندی اہل خود انگریز کا آلہ کار، ٹکنڈار و گمراہ دوست ہونے کے باوجود دوسروں پر کبھی چٹا اور انگریز دوستی کا شرمنگ بہتان لگاتے ہیں۔ چنانچہ دہلیوں سے اور کچھ نہیں ہو سکا تو انہوں نے تھوڑے عرصہ سے سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام

مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت پر انگریز دوستی کا الزام تراش اور ایک طے شدہ سکیم کے تحت غیر مفید دیوبندی ملاؤں نے اس بات کو ہوا دینے کی ناکام کوشش کی لیکن اس شرمنگ کوشش میں خفا کی پر پردہ ڈال کر وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ دروغ بے زورخا ہے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطی اس شرمنگ بہتان و ناپاک اتہام سے قطعاً پاک ہے۔ جیسے ہم نے اکابر دیوبندیہ و دہلیہ کی ہندو سکھ انگریز دوستی پر روشنی ڈالی ہے۔ ہے کوئی دہلی جو زبان شور مچاتے اور خرافات کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اسی طرح کی معتبر و معقول دلیل سے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی انگریز دوستی کا ثبوت پیش کر سکے اور ہلالِ تبلیغ ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی دلی مضبوط ہے تو پیشین کر کے نہ مانگا انعام پائے۔

تصویر کا دوسرا رخ

مولوی اسماعیل دیوبندی و سید احمد بریلوی کی انگریزوں ہندوؤں سکھوں سے کوئی دشمنی و لڑائی نہ تھی۔ بلکہ ان دشمنان دین کے ساتھ ایسا گہرا رشتہ تھا کہ ان دونوں کے مرستے کے بعد سکھوں نے ہی ان کو عزت کے ساتھ دفن کیا اور انہوں نے ہی تقسیم و اکرام سے ان کا مزار بنوایا۔ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ ان دونوں دہلی لیزروں کی اصل دشمنی و لڑائی تو مسلمانوں کے ساتھ تھی۔ چنانچہ دیوبندیوں کی مشہور کتاب تذکرہ الرشیدیہ میں ہے کہ "حضرت (گلشنی جی) نے فرمایا کہ حافظ جانی سا کہیں انبیہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلہ کے ہمراہ تھے۔ مولوی عبدالحی صاحب مولوی اسماعیل صاحب دیوبندی اور مولوی محمد حسین صاحب رام پوری بھی ہمراہ تھے۔ اور یہ سب حضرات سیدنا صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے عید

جس نے پہلا جہاد کسی یا محمد خان حاکم یا غلستان سے کیا تھا" (تذکرۃ اشریہ جلد ۲ صفحہ ۲۸)

دیکھئے انٹیلیجہا کی ابتداء ہی مسلمانوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ پھر اور سنئے مرزا حیرت لکھتا ہے "مولانا شہید کی پہلی لڑائی۔ درانی (مسلمانوں) کی قوتوں پر لگ رہی تھی۔ آپ سب سے پہلے ان پر چاڑھے۔ گولہ انداز سے تھتہ بی کو روشن کر کے چاہا کہ پہلے مولانا شہید کو اڑا دوں کہ مولانا دیکھیں، نے توار کا پھرتی سے وار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔ دوسرا تو کبھی بھی پراں ہی اڑا گیا۔ مولانا شہید نے فوراً وہ دونوں توپیں درانیوں (پشمان مسلمانوں) کی طرف پھیر کر نیر کرنے شروع کئے۔ ایک و فادادہ بندو دراجہ رام (جو مولانا اسماعیل شہید پر فریقہ تھا گولہ انداز پر مقرر ہوا۔ اس نے اس پھرتی سے گولہ اندازی کی کہ درانیوں کے پاؤں کھٹھر گئے۔ دوسرا مولانا شہید ان پر ٹوٹ پڑے۔ بھلاب درانی کو نیکو میدان میں تھکھڑے کئے۔ اپنا کل سامان چھوڑ کر بھاگے۔ سب وہ فرار ہو رہے تھے۔ سید صاحب بھی ان پر آ پڑے تھے۔ جتنے درانی مارے گئے ان کی تعداد ٹھیک معلوم نہیں۔ ہاں جن مردوں کو وہ میدان میں چھوڑ گئے تھے وہ چار سو سے زیادہ تعداد میں تھے۔ مولانا شہید کی فوج کا ایک آدمی بھی نہ ہوا تھا (حیات طیبہ ۳۲۱-۳۲۲)

یہ ہے اسماعیل خلیفہ ایک جہاد کر راجہ بندو کو ساتھ لے کر مسلمانوں کو قریب کیا جا رہا ہے ایک اور مسلمان خادیم خان کے ساتھ اسماعیل جہاد کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔ کہ "مولانا شہید نے کہا سکھوں سے تو ہم لڑتے ہی رہیں گے مگر سب سے پہلے اس کاٹنے (خادیم خان) کو راہ سے ہٹا دینا چاہیے۔ مبادا کسی وقت اس سے سخت جہیم زخم پہنچے سات سو آدمیوں کو ساتھ لے کر آپ ہڑ کی طرف بڑھے۔ آپ نے خاموشی سے بارہ بندہ و تھیوں کو بھیج دیا کہ تم دروازے کے پاس اس ٹیلے کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جوں ہی دروازہ کھول کر قلعہ میں سے لوگ نکلیں اور شہر کی طرف جانے لگیں تم فوراً قلعہ میں گھس جانا اور انہیں گولیاں مار دینا۔ جو بھی مولانا شہید نے بندو توں کی آواز سنی آپ

بھی فوراً قریب ہوں گے و قلعہ ہوئے ہتھیار اٹھانے کی کبھی فرصت نہ دی اور سب کو خوف و ہلع کا جام بھال دیا۔ قلعہ کے دوسرے حصے میں خادیم خان ہوتا تھا۔ لوگوں کا قتل سنا ہی دیا تو پریشان باہر نکل آیا۔ دیکھا تو یہاں بھی اور کھلا تھا۔ آخر ایک (اسماعیلی دہلی) مسلمان کی گولی نے اسے (خادیم خان مسلمان) کو لگا دیا (حیات طیبہ ۳۳۳)

اختصار کے باوجود اس بیان سے مسلمانوں کے ساتھ اسماعیل دہلیوں کی دشمنی و لڑائی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں پر اسماعیل کے مظالم کا یہ عالم تھا کہ مرزا حیرت غیر مقلد دہلی لکھتا ہے "لفظ اسماعیل پنجاب میں بوجہ کہ مسلم تھا اور اس کا ایسا خوف چھایا ہوا تھا کہ درانیوں (مسلمانوں) کی عزت میں اپنے بچوں کو اسماعیل کے نام سے ڈراتی تھیں۔ (حیات طیبہ ۳۳۹)

مارا بھی اور مرزا بھی

اسماعیل دہلی نے حیرت اللہ و راجہ رام کو ساتھ لے کر خود بھی مسلمانوں کو مارا اور قتل سکھوں کو بھیج کر مسلمانوں کو ان سے بھی مروا دیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک موقع پر دہلی مولوی اسماعیل دہلی کے پیر سید صاحب ذرا بیوٹ ہو گئے تو اسماعیل صاحب ان کو لے کر اور مسلمانوں کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر مسلمانوں کا کیا حشر ہوا سنئے مرزا حیرت لکھتا ہے۔

"مولانا شہید نے پہلے سکھوں کے خوشخوار محلہ کو روکا۔ مگر جب دیکھا کہ سید صاحب (راجہ بوش پڑے ہیں اور ان کا ہاتھ جنبش نہیں کھاتا۔ اور وہ دسید احمد) مقرب سکھوں کے قبضہ میں آئے کو بھی (تو) آپ نے میراں سکھوں کے ہاتھ سوپ کر سید صاحب کو نبھایا اور بھیج کر آدمیوں کے مدد سے اپنے گھوڑے پر بٹھا کر صاف میدان جنگ سے نکل آئے۔ جب تھوڑے عرصے میں سید صاحب و مولانا شہید کو اپنے میں نہ پایا۔ ان کے پیچھے بھی آکر گئے (پانچ) ہزاران کا سنگ سلا۔ سراسیمہ ہو کر بھاگے۔ سکھوں نے تعاقب کیا اور مظلوم

مسلمانوں کو تباہیت کے کسی کی حالت میں قتل کیا۔ ان کا سامنا مل رہا تھا اور ان کی جائیں ضائع ہو رہی تھیں اور سید صاحب کے لینے کے دینے پڑ رہے تھے بہت سے مسلمان سکھوں نے قید کر کے لاہور روانہ کئے جہاں وہ نہایت بے دہی سے قتل کئے گئے۔

(حیات طیبہ ص ۱۳۰)

اسی میں ہے کہ آپ (اسٹیل ڈگری) کو ملک محمد چھوڑے ہوئے دو تین دن ہی گزرے ہوں گے۔ کہ غاصد فوج ساکنان مسہر پر آپ کا اور دوسروں کی ایسی خوریزی کی کہ جن کی نظیر ان کی ملک کی تاریخ میں کہیں نہیں ملے گی۔ اہل عمر کے گھر ملا دیے اور سکھوں کی جین تلواریں اداں کو قتل کیا ان ہی تلواروں نے بچے بھی قتل کئے۔

(حیات طیبہ ص ۱۳۵)

سکھوں کے یہ سارے مظالم اسٹیل کی گردن پر ہیں جس نے وحشی سکھوں کو چڑایا۔ بہتے مسلمانوں کو ابھارا۔ اور پھر انہیں چھوڑ کر خود قرار ہو گیا۔

چندہ اصل جہاد بہانہ

اسٹیل جہاد کی ساری بنیاد محض وہا بیت کے فروغ و اقتدار کی ہوس اور شکم پرستی پر مبنی تھی چنانچہ ادھر تو "انگریز بہادر" اسٹیل صاحب کا پشت پناہ تھا اور ادھر اسٹیل صاحب جہاد کے نام پر چندہ بلور رہے تھے۔ شیعوں سے بھی اور سنیوں سے بھی۔ چن چن مرزا بہت رنٹلاڑ ہے۔

"ابھی سید صاحب (میر اسٹیل صاحب) کو چار دن گذشتہ میں آئے ہوئے گورے تھے۔ دو تو ان کے صدر ۱۰ پیغام سنی اور شیعوں کے ہاں سے آپ کے تھے دشمنی و عوتیں کیونکہ منظور کر سکتے تھے آپ نے عموماً لغتہ روپیہ لینے پر قناعت کی۔ (حیات طیبہ ص ۱۳۷)

اسی میں ہے "انہوں نے یہ التزام کر لیا تھا کہ اپنی کمائی کا انھوں حصہ مولانا شہید کے لشکر کی نذر کر دیں اور جو کچھ وقتاً فوقتاً ان سے من آئے وہ لشکر اسلام کی خدمت کرتے

رہیں۔ (حیات طیبہ ص ۱۳۷)

نیز لکھا ہے: "بایں مشورہ ہونے کے بعد طے پایا۔ کہ مختلف شہروں میں مختلف آدمی روانہ کئے جائیں اور جو کچھ ان سے وصول ہو۔ وہ سید صاحب کی خدمت میں روانہ کر دیں۔ سید احمد صاحب نے سکھوں سے (برائے نام) جہاد کرنے کے لئے روپیہ بھیج کرنے کے واسطے مختلف شہروں میں خلیفے مقرر کئے ان کا یہ کام تھا کہ ہر قصہ اور گھاؤں گاؤں و عطا کتے پھریں اور سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے روپیہ جمع کریں۔

(حیات طیبہ ص ۱۳۹-۱۴۰)

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صاحب تغویہ الایمان اسماعیل صاحب اور ان کے پیر سید احمد صاحب نے اتھانی تالاکی و ہرشکاری کے ساتھ کتے دسلج پانے پر لوگوں سے چندہ وصول کیا (اور آج ان کے پیر و کار بھی اپنے عقائد پر پردہ ڈالنے اور پیٹ کا دھندہ کرنے کے لئے مختلف تحریکیں چلا کر لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور کوئی سادہ لوح سنی بھی ان کے حال میں پھنس جاتے ہیں۔

ہوشیار اے مرو موسیٰ ہشیار

چندہ یا پیٹ کا دھندہ

جہاں تک اسماعیل جہاد کا تعلق ہے اس نام نہاد جہاد کے متعلق تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔ باقی رہا جہاد کے نام پر چندہ تو یہ صرف عیش و عشرت اور شکم پرستی کے لئے جمع ہوتا تھا۔ چنانچہ خود ایک بڑے خالی و مقصب اور مسلمانوں کے دشمن و ابی مولوی محبوب علی (جو کھلم کھلا یہ فتویٰ دیتا تھا کہ سکھوں سے زیادہ ان کفر گو کافروں (درانین) پر جہاد فرض ہے۔ (حیات طیبہ ص ۱۴۱) نے اپنی ایک تقریر میں اسٹیل صاحب پر کہ جہاد کا راز فاش کر دیا تھا چنانچہ اس نے اسٹیل صاحبوں

یہ کہا کہ :-

"تم پر بال بچوں اور والدین کا حق ہے تم ان کے حق کو تلف کر کے یہاں کیوں بیٹھے ہو لوگوں نے کہا جہاد کے لئے بیٹھے ہیں تو مولوی صاحب علی صاحب نے کہا کہ جہاد کہاں ہے اور کس دن تم نے کسی کا ذکر کرتے کیا۔ اور کون سے ملک میں تمہارا عمل دخل ہے بیچ سے شام تک تم لوگ کھانے پینے کی فکر میں رہتے ہو۔ جہاد کا نام لینا ایک دیوانہ پن ہے بیٹھ لو گلاس بہانے سے یہاں بیٹھ کر رہے ہیں۔ تمہاری دنیا و آخرت دونوں خراب ہیں (حیات طیبہ ص ۵۵)

اسماعیل دہلوی کا اصل مصاحفہ مسلمانوں کو مارتا

جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ دراصل مولوی اسماعیل دہلوی وہابی کی ذمہ داریوں سے غر قہی ڈانگریزوں کے ساتھ جھگڑا تھا۔ نہ ہندوؤں سے دشمنی تھی اور نہ ہی شیعوں سے کوئی برخاش تھی چنانچہ مرزا حیرت لکھتا ہے۔
 وہ سید صاحب اور پیارے شہید کو شیعوں سے کچھ برخاش تو تھی ہی نہیں کہ خواہ مخواہ انہیں ستاتے۔ اور ان پر حملہ کرتے۔ پیارے شہید تو اکثر اپنے داعیوں شیعوں اور شیعی مذہب کا ادب سے ذکر کرتے رہتے تھے (حیات طیبہ ص ۶۱)

(۴) یہ حوالہ دہلوی وہابی پیش کرتا ہے کہ اگرچہ وہابیوں کی الجسنت پر الزام لگاتے وقت انہیں رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

الجسنت دشمن وہابی

اسماعیل صاحب کا اصل مقابلہ مسلمانان الجسنت کے ساتھ تھا۔ اور وہ مسلمانوں کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی طرح بڑی شہر وہابی بنانا چاہتا تھا اور وہی کی تحریک

اصل نوع صرف وہابیت کی اشاعت تھی چنانچہ حیات طیبہ کا مقصد لکھتا ہے :-

— پیارے شہید کا پہلا مدعا یہ تھا کہ دین کی اشاعت بردار مسلمان اس بدعت و شرک کی گھنٹھوں سے بھلیں۔ وہ مدعا جیسا کہ پہلے میں حاصل ہوا تھا۔ ایسا ہی پنجاب میں بھی حاصل ہوا۔ لوگ سچے محمدی (محمد بن عبد الوہاب کے پیروکار) بننے لگے گھر پرستی اور پیر پرستی (وہابیت) کی خصوصیات (اصطلاح) کی پرستش کو لات مار دی۔
 (حیات طیبہ ص ۳۲)

— "ان مولوی اسماعیل کا منشا یہ تھا کہ ہر مسلمان مودعہ (وہابی) بن جائے اور شرک و بدعت مسلمانوں میں سے منسلک جائے" (حیات طیبہ ص ۳۱)

— "پیارے شہید نے ہزاروں بدعاؤں کی زبان سے "حق" "شافی" "حنبل" نام کی کی بجائے) یہ نکلا دیا کہ ہم محمدی (محمد بن عبد الوہاب کے پیروکار) ہیں۔ چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی (وہابی) آباد ہیں۔ اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں (وہابیوں) کی ہے" (حیات طیبہ ص ۳۲)

— وہ پیارا شہید تھا جس نے ہندوستان میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی طرح شریعت محمدی کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلایا (جنگی وہابی بنایا) (حیات طیبہ ص ۵۵)

ان عبارات و حوالہ جات سے دہلوی صاحب کی ساری جدوجہد کا پس منظر بالکل سامنے آ جاتا ہے۔

چنانچہ دیوبندی مودودی مباشہ تنجلی دیوبند (جس کا ایڈیٹر اور زادہ بشیر احمد عثمانی فاضل دیوبند عام عثمانی ہے) لکھتا ہے :-

"دنیا کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر ۳ جولائی کو جناب محمودیہ ہند کے صدر

ڈاکٹر واجد پرشاد صاحب تشریف لائے جناب صدر کی آمد سے قبل تقریباً دس روز تک دارالعلوم کے تمام اساتذہ نے جس ذوق و شوق سے دیکھا اور دلچسپی سے اپنے معزز ہنگاموں کے استقبال کی تیاریاں کیں۔ ان کا تفصیلی بیان ایک دفتر چاہتا ہے۔ ہمیشہ عید قربان پر دس بارہ دن کی چھٹیاں بڑا کرتی تھیں۔ لیکن اس مرتبہ انہیں بھی ختم کرنا پڑا۔ اور دفتر اجتہاد سے آؤد جاری ہوا کہ تمام اساتذہ (واجزہ کے) استقبال انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف رہے۔ میرے (مدیر تعلیم) اپنے کئی اقربا مدرسہ میں ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کے ذوق و شوق کا عالم تو میں نے اپنا انکھڑا سے دیکھا کہ علی الصباح مدرسہ تشریف لے جاتے اور ادھر تک ان کا پیڑھی نہ چلتا۔ جد کہ دن دوپہر کا کھانا کھاتے۔ بکشل تین بجے گھر آسکے۔ جی چاہا کہ پوچھوں کیا نماز جمعہ کی بھی چھٹی نہیں ملی، مگر جواب ہوا۔ کہ میں ان کے مقدس جذبات کو نہیں نہ نگ جانے۔ آخر چھ تو ساتویں روز آتے ہیں۔ مگر صدر جمہوریہ (واجزہ پرشاد روزہ نہیں آتے، جلے کی شرکت کے لئے آخری روز زبان میں نہایت نفیس دعوت لائے چاہے گئے تھے۔ جلسہ اس پڑاؤ میں ہوا۔ ہزار سے زیادہ روپے خرچ کر کے وسیع دلاطیبا میں ہوا۔ ایک تھا بہت شاد اور معزز ملک کی شان کے مطابق سب سے پہلے وطنی ترانہ پڑھا گیا۔ اس وقت صدر جمہوریہ اور تمام اساتذہ و متعلمین (دیوبند) اور پورا مجمع کھڑا تھا۔ ترانے کے آخر تک سب کھڑے تھے اور پھر صدر محرم کی تقلید کرتے ہوئے بچے گئے۔ اب (ترانہ کے بعد) تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہوا تلاوت قرآن کے وقت کھڑے ہونے کا رواج ہمارے ہاں نہیں ہے۔ اس لئے اس کا مقابلہ ترانہ کے ادب سے نہیں کرنا چاہیے۔ تلاوت کے بعد نظمیں پڑھیں گھڑا صاحب نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بتلایا کہ اگر مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ دین مجازی کے عوفا و خزان ہیں تو صدر جمہوریہ دین شیر حجازی کے امام و شیخ ہیں۔ ایک

ولی ہے تو دوسرا دھرماتا۔ دونوں ہی کے فیض و برکت سے جمہوری حکومت اپنے میں بہا کام سر انجام دے رہی ہے۔ انور صابری صاحب قوی و ملی خیالات کو جابر شہر پہناتے ہیں جس قدر مشتاقی ہیں۔ وہ مشاعرے سننے والے حضرت سے پرشاد نہیں۔ گاندھی جی کی منظومانہ موت پر غالباً ۱۰ بابو شہید کے عزائے سے جو نظم انہوں نے کہی تھی اس کا مقابلہ اس موضوع کی شاید کوئی نظم نہیں کر سکی۔ نظموں کے بعد حضرت (مولانا محمد طیب) جہتم صاحب دارالعلوم نے سپاس نامہ پڑھا۔ سپاس نامے کے اخیر میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ جناب صدر جمہوریہ کی عدم رنجہ فرمائی دارالعلوم کی تاریخ کا ایک تابناک نقش ہے جس پر دارالعلوم کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ سپاسنامے کے بعد جناب صدر جمہوریہ نے تقریر فرمائی..... اس کے بعد محترم علماء نے رسم شکر یہ ادا فرمائی حضرت مولانا مدنی مدظلہ نے اس سلسلہ میں پانچ دس منٹ تقریر فرمائی۔ شیخ نے اپنی معروف صاف گوئی کو پوری طرح قائم رکھا اور فرمایا۔ ہم (دیوبندی) غریب ہیں فقیر ہیں بے لواہیں۔ حالیناب صدر جمہوریہ..... (واجزہ پرشاد) نے اپنی تشریف آوری سے نوازا کہ میں نہایت درجہ ممنون فرمایا۔ صدر جمہوریہ جلسہ ختم ہونے پر دیوبند سے روانہ ہو گئے۔ میں نے دیکھا ان کی فرمائے بھرتی ہوئی کار کو صرف ایک نظر دیکھ لینے کے لئے ایک کڑوں (دیوبندی) لوگ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے قرون پہلے قیس بن کلاب کی طرف بھاگا ہوگا۔ کیوں نہ بھاگتے۔ آخر صدر جمہوریہ کی کاوش دارالعلوم نے اپنے محبوب صدر (واجزہ پرشاد) کی آمد پر ہزاروں روپیہ خرچ کیا..... (اور) جناب صدر نے اپنی جیب خاص سے نقد ایک ہزار روپیہ دیا اور درمہ کا روپیہ پانی کی طرح بہا گیا تھا)

نتیجہ دینی :- چنانچہ اگلے روز جناب جہتم صاحب نے نہ صرف یہ کہ کامیابی

کی مٹھائی قیمتی فرمائی، بلکہ جلسہ عام میں جناب صدر کی خوش اخلاقی فرات نظری و روایت
شفقت، بیود و سخا انسانیت پروری صلہ درانت اور بندہ فوازی کو بڑے ذلی الفاظ
میں بہت مسرت و دلی ہوش کے ساتھ سرا (امامہ تھی) دیو بند اگست ۱۹۵۴ء

دارالعلوم

امامہ دارالعلوم دیوبند کی زبانی دیوبند میں راجندر پرشاد کی بیگم مدتیہ و بیگم
آدمہ کا حال سینے اسی سے دہائی توحید کے چند "مزید اسرار" آپ پر منکشف ہوں گے
"دارالعلوم رتھوڑا ہے کہ۔"

۱۳ جولائی ۱۹۵۴ء کی تاریخ دارالعلوم دیوبند میں وہ تاریخی دن تھا جب دارالعلوم
میں عالی جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب بالغاہ نے صدر جمہوریہ ہند کی حیثیت
سے قدم ریزہ فرمایا۔ پروگرام کے مطابق صبح کے ۸ بجے جب صدر جمہوریہ اپنے سیلون
سے برآمد ہوئے تو حضرت مولانا مدنی اور حضرت مولانا عبدالمطلب صاحب جو سیلون
کے دروازے کے قریب کھڑے تھے آگے بڑھے، مولانا حفظ الرحمن صاحب (کاگلوسی)
نے ان حضرات کا قیادت کر لیا، اولاً حضرت مولانا مدنی سے اور پھر حضرت مولانا
عبدالمطلب صاحب مدظلہ سے صدر محترم نے مساجد کی حضرت ہتھ صاحب نے صدر کو
بارپٹایا۔ ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر صدر محترم دارالعلوم (دیوبند) کے لئے اپنی کار میں روانہ
ہوئے۔ اسٹیشن سے لے کر دارالعلوم تک راستہ خیر مقدم کیا، لئے، نائے ہوئے خوش
دروازوں اور رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ تھا، دیوبند اور قرب و ہوا کے
ہزاروں اشخاص سڑک پر دو دو صد کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے، دارالعلوم
سے تقریباً ۲-۳ فرلانگ کے فاصلے تک طلباء کے طلعہ و علیحدہ گروپ بنا دیئے گئے تھے
ہوئی تھیں، بندہ بیرون ہند کے طلباء کے علیحدہ و علیحدہ گروپ بنا دیئے گئے تھے

جو متعدد ماٹو لئے ہوئے تھے، جب طلباء کی ان دلکش قطاروں کے درمیان سے
صدر محترم کی کار گزری تو شروع ہوئی۔ تو دیوبند کی قضاء استقبالیہ نعروں سے
گوچر اٹھی، کتب خانہ کے معائنہ کے بعد صدر جمہوریہ ٹھیکہ ٹھیکہ استقبالیہ سلسلہ میں
شرکت کے لئے پٹریاں میں تشریف لے گئے، عظیم الشان اور حسین پٹریاں مختلف ٹیلروں
میں قیمتی تھا۔ صدر محترم نے جو بی بی ڈاس پر قدم رکھا پورا مجمع صمد (راجندر پرشاد)
کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت مولانا مدنی نے صدر محترم کو سترامار پٹیاں، دارالعلوم
کی جانب سے الشکر اکر دارالعلوم زندہ باد، صدر جمہوریہ ہند زندہ باد اور جمہوریہ
ہند وستان زندہ باد کے نعروں سے صدر محترم کا خیر مقدم کیا گیا، اور صلے کے حکام
کی جانب سے سرکاری رسم کے مطابق قوی ترانہ پڑھایا گیا جسے انگریزی سکول کے
بچوں نے پڑھا، ترانہ ختم ہوتے ہی صدر محترم اور پورا مجمع بیٹھ گیا۔ اور صلہ کی
کارروائی شروع کی گئی، سب سے پہلے دارالعلوم کی جانب سے حضرت مولانا
حفظ الرحمن صاحب سے صدر محترم کی قدم ریزہ فرمائی، کا شکر ادا کرتے ہوئے
فرمایا کہ "آج دارالعلوم کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے، رکول
نہ ہو ایک شرک جو آگیا ہے، صدر محترم ہندوستان کی مروت ایک عظیم شخصیت
ہی نہیں بلکہ جنگ آزادی کے ایک جانا نسا سپاہی بھی ہیں۔ آج وہ صدر جمہوریہ
کی حیثیت سے یہاں رونق افروز ہیں آپ کی قدم ریزہ فرمائی، یہی مسرت ہے اور
ہم اس کے لئے (راجندر پرشاد کے) شکر گزار ہیں، اس ترانہ و شکر ادا راجندر
کے بعد تلاوت قرآن طبعی کا قاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا، قرأت قرآن کا کیا
خوب موقع ہے اور اس پر کیا عمل ہو رہا ہے، ان نظموں کے بعد حضرت ہتھ صاحب
مدظلہ نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا، جس میں دارالعلوم کی باطنی و باہمی دعائیں اور توکل
و امانت اس توکل کا کیا کہنا جس نے راجندر کے چرنوں میں ڈال دیا، وغیرہ پڑ

صدر محترم کی توجہ دلائی گئی، عندہ جہود یہ کہ یہ سپاس نامہ ایک منتش صدیقی میں رکھ کر پیش کیا گیا۔ جملہ کے اختتام پر سر جہود یہ ریلوے اسٹیشن پر تشریف لے گئے دارالعلوم کی جانب سے دوپہر کا کھانا صدر محترم کو ان کے سیلون میں پیش کیا گیا۔ حضرت مولانا دینی مدظلہ حضرت اہم صاحب مدظلہ اور دوسرے مہتمد حضرات کھانے میں شریک تھے

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر ۱۹۵۷ء)

”دارالعلوم دین“ دیوبند میں راجندر پرشاد جیسے کافر و مشرک کا یہ عظیم الشان اقبال دیکھا۔ اور وہابیوں کی شان رسالت سے سلوات، مسلمانوں سے بیزار اور کافروں کو و مشرک نوادہا پر غور فرمائیے کہ خالص مسلمانوں کو تو یہ شخص غشتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرنے پر مشرک اور واجب اقتل قرار دیتے اور ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ مگر جو خالص مشرک و کافر ہیں۔ ان کے اعزاز و احترام میں کیا گیا ایسا کام کرتے ہیں! اور رسول پاک صاحب کو لاک علیا لصلوٰۃ والسلام سے جن غلامانہ و نیازانہ تعلقات پر اہل سنت کو بدعتی و مشرک گردانتے ہیں خود وہی ”تعلقات“ نہرو راجندر پرشاد سے کس طرح استوار کرتے ہیں۔“

بوقت صبح ہیچ روز شود معلومت

کو در شب دیر عشق اہ کہ باختر

خالص شرک نوازی

دیوبندی و نجدی وہابیوں کی اسلام و پاکستان کے دشمنوں کافروں و مشرکوں سے عقیدت و محبت رشتہ و تعلق کی کوئی تو آپ اچھی طرح سن چکے ہیں اب ذرا ان کی خالص شرک نوازی و کفر دوستی بھی ملاحظہ ہو

”ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان افضل الرحمن سیٹھ بیڑی والے نے “

کشتی زائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ دیا اور اس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیہ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کیرن ال میں بجلی بھی سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان بھی کیا کہ مندر کے لئے قریب کشتی زائن کی سنگ مرمر کی سورتی (بت) بھی دعا کی جڑا کر رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کروں گا“

(ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۱۹۵۷ء)

(نوائے وقت لاہور اکتوبر)

وہ کہ تو مسلمان ہے جو اس ملعون حرکت کی مذمت ذکر سے گا۔ اور جس کا دل اس ناپاک شیطانی فعل پر ذکر دے گا۔ ”بزرگابن دین“ کے مزارات شریف پر عبادت دینے اور ناپختہ پڑھنے کے ”جرم“ میں مسلمانوں کو تہرہ پرست و پیر پرست کہنے۔ اور دو ضحائے مقدسہ کو بتوں سے تشبیہ دینے والے دیوبندیوں وہابیوں کی ”توحید“ کی داد دیکھ کر انہوں نے نام نہاد فضل الرحمن غدار اسلام کے اس شیطانی ڈرامہ کی مذمت کرتے اور اس پر اظہار نفرت کرنے کے بجائے اس کی تحسین کی ہے چنانچہ لال پور کے ایک دیوبندی وہابی اخبار پاکستانی نے ہار تہرہ کی اشاعت میں اسے ”مسلمانوں کی روایتی اشیاء پر“ سے تعبیر کیا ہے۔ گویا دیوبندیوں کے نزدیک لالہ مسلمان پہلے سے ہی مندر، بت شکنی کی بجائے مندر و سورتی سازی اور بت فروشی کرتے پئے آئے ہیں۔ حالانکہ کوئی باغیرت سپا مسلمان و عبادہاں عظیمانی فعل کا قصور بھی نہیں کر سکتا یہ شرک نوازی و کافر دوستی تو ”وہابی توحید“ ہی کے حصہ میں آچکی ہے پھر پاکستانی دیوبندیوں کا پر یہ بات ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ہندوستانی دیوبندی بھی فضل الرحمن کی تائید اور اس کے فعل کی تحسین کرتے ہیں چنانچہ ماہنامہ تجلی دیوبند رقمطراز ہے کہ:-

”فضل الرحمن“ کی بات اگر سب سے پہلے رہ جاتی ہے تو ہم کو کوئی خاص دھجی نہیں بنتی

لیکن دیچی کا باعث وہ مختصر تصویب ہے جو علمائے حقہ (دیوبند) کے واحد سرکار کی طرف
اور ترجمان الجمعیت (جنر) نے اس پر فرمایا ہے :

"ہمیں اس خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۹ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم
کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے یہ حقیقت ہے یہ وسیع المنظر کی اور یہ
رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (الجمعیت ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء)
بھتیجی :- خود غلبہ یہ امر ہے کہ اگر مسلمان صاحب مذکور کا یہ کارنامہ حیرت انگیز وسیع
المنظری اور رواداری جیسے بلند و بزرگ افق سے نوازے جاتے کے قابل ہے تو
اس وقت ہمارے علماء دیوبند اپنے بلند جمہوری و حق جہاد کا اظہار ان نقطوں میں
کریں گے۔ جب یہ مسلمان صاحب یا اور کوئی مسلمان مارے یہ شہر شہر کے سوئی کے سامنے
بھین کا کوسید سے یہ گرجا بنے گا یا قاعدہ طور پر اعلان کرے گا کہ میں آج سے اپنا
تخلص موہن داس رکھتا ہوں اور نماز فجر کے بعد روز ایک گھنٹہ سو رتی کے آگے
سیریں تو اؤں گا۔ اگر آپ (علماء دیوبند) ہی بت پرستی اور کفر و شرک سے نفاد
و قتال کی ترقیب دینے لگ جائیں تو اس کے بعد آخر گھنٹہ و دین فروشوں کا کونسا دور
باقی رہ جاتا ہے ۔

دیکھ مسجد میں شکست رشتہ تبس شیخ
بتکہ وہی برہمن کی پختہ زبانی بھی دیکھ
(تجلی دیوبند اکتوبر ۵۷ء)

نہرو حکومت کے ایجنٹ و مبلغ

روزنامہ کوہستان لاہور ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء میں ہے کہ
"ہندوستان کی وزارت خارجہ علی ملک میں پرائیویٹ کے لئے ان لوگوں کو

منتخب کرتی ہے جو ہندوستان کے عربی مدارس خاص کر دیوبند میں تسلیم حاصل کر
چکے ہیں۔ ایک نوادہ لوگ (دیوبندی عالم) تطبیقی طور پر ان سے متعلق جوتے ہیں۔ دوسرے
۲۰ لوگ عربی جاننے کے ساتھ اپنے ملک کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہوتے ہیں
چنانچہ ان کی مائیں ہندوستانی سفارت خانوں کے پرائیویٹ سیکشن میں کام کرتی رہے
جتنے لوگ جوتے ہیں ان میں سے ان (دیوبندی) عالموں کی بڑی اکثریت ہوتی ہے
اور یہ لوگ بڑی ہائفاشی سے کام کرتے ہیں مگر یہ لوگ مسلمان (دیوبندی) ان جگہوں
پر نہ ہوں تو شاید ہندوستان کی شہرت اتنی ہر گز نہ ہو۔

روزنامہ سعادت لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ہے کہ

"بھارت سے کانگریس مولویوں کا ایک وفد جس کی قیادت جمیہ العلماء ہند (دیوبند)
کے سیکرٹری کر رہے تھے وہاں : کہ کہہ کر آیا ہوا تھا اس وفد نے شہر سعود کو
تقریب دلائی کہ "بھارت کے مسلمان بڑے امن و سکون سے اپنی زندگی گزار رہے
ہیں۔ چنڈ نہرو کی حکومت ان کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کر رہی ہے حالانکہ اس
وقت تمام بھارت میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی انتہا کی جارہی تھی ان کو قتل کیا جا
رہا تھا ان کے خون سے بولی کھلی جارہی تھی ہزاروں مسلمانوں کو توہین رسالت کے
خلاف احتجاج کے جرم میں جیلی میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور مساجد کو مندروں میں تبدیل
کیا جا رہا تھا۔ اور پچاس ہزار کے قریب مسلمانوں کو شہر میں کرنے کا اعلان ہو چکا تھا۔"
(روزنامہ کوہستان لاہور ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں نظر آتا ہے

کہ :-

بھارت سے ہر سال حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ احتیاری مولوی یا کانگریس مولوی
کو بھیجا جاتا ہے جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پرائیویٹ کرتا ہے
ان مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نہرو کی بھارتی حکومت دیوبندی

علماء کو اپنا مخلص و نیاز مند اور خیر خواہ سمجھ کر ان کو پراپیگنڈا کے لئے متعجب کرتی ہے
 دیوبندی دہائی علماء نہرو حکومت کی ایجنسی و تبلیغ کے فرائض بری بجا فرائضی سے سزا خیم
 دیتے ہیں۔ دیوبندی علماء نظریاتی طور پر نہرو حکومت سے متفق ہوتے ہیں۔ پاکستان
 کے خلاف اور ہجرت کے حق میں پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ نہرو حکومت کی طرف سے مسلمان
 پر ظلم و تشدد کو انہی و مسلمانوں کے ساتھ تعبیر کر کے ظلم و ستم پر پردہ ڈال کر اس کا
 وقار بڑھاتے ہیں۔ وَلَا تَلْعَنُوا وَلَا تَوَلُّوْا اِلَّا بِاللّٰہِ

نہرو کانگریس اور گاندھی پرستی

دہائی علماء کو نہرو گاندھی اور کانگریس سے جو پیار ہے وہ محتاج بیان نہیں رہا ہیں
 کانگریسوں نے گاندھی کی جے کے نعرے لگوائے۔ مشرک کانگریسوں نے گاندھی کی
 میں بار ڈالے۔ مشرک کانگریس لیڈروں کو مسجدوں میں لا کر منبر پر بیٹھایا۔ اور
 مسلمانوں کا دماغ و مادی بنایا۔ گاندھی کی امام، مفکر، مردار و مہربان بنا دیا اور کہا کہ
 امام مہدی کی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں۔ اگر نہرویت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو
 مہاتما گاندھی بھی ہر سوتے دس ہزار جناح، شرک اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی
 ترک پر قربان کئے جاسکتے ہیں وغیرہ وغیرہ حوالے لے دیکھو دیوبندی سب
 افراد آفتاب صداقت وغیرہ پھر دہائیوں کا گاندھی سے ساتھ یہ رشتہ و تعلق صرف
 اس مشرک کی زندگی تک ہی نہ تھا بلکہ اب بھی اسی طرح قائم ہے چنانچہ سبکدوش
 میں دہائیوں نے اپنے دارالافتاء پھر میں نہرو کو بلا کر اس کی زبانی گاندھی کی "دو حقین
 " سنیں اور گاندھی کو نعرہ لگایا (دیکھو مسئلہ) اور ہندوستان میں ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء
 کو (تک دہائی کانگریس کی طرف سے "جائے گاندھی کا" کا "یوم شہادت" منایا گیا
 جس میں علاوہ دیگر کانگریسوں کے قوم پرست مسلم دہائی کانگریسوں نے بھی اپنے اپنے

کے غم میں حسب استطاعت شرکت کی۔ جناب حافظ بیت اللہ صاحب دکن (دیوبند) جو بیت
 اور حضرت بابا خضر محسین سابق سرپرست جو بیت العلماء کان پور نے ہمارا گاندھی کی روح کو
 خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیتیں ان کی تصویر کے سامنے بیٹھے کر پڑھیں
 اور ان کی روح کو بخش دیں۔ ایک جانب لوگ گاندھی کے تھے تو دوسری جانب سید بیت اللہ
 ہند دیوبند کے کچھ قوم و دارکان تلاوت قرآن کریم کر رہے تھے (ماہنامہ ارجح ۱۹۵۷ء)
 بحوالہ اخبار سیاست کانپور ہجرت پیم (۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں و دہائیوں کے شیخ الاسلام سید احمد صدر دیوبند کی کانگریس و گاندھی
 پرستی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنے لئے یہ اصول بنایا تھا کہ جس میت کا کفن کھلا
 کا نہ ہوگا۔ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا۔ اور اب "آزادی" کے ہندو بھی وہی پرچے
 ہو گئے ہیں۔ دہائی نامہ نگار دیوبند خاص نہرو دیوبند و ملحقہ مسلمان
 نیز ماہنامہ نعلی ماہ اپریل کے صفحہ ۳۱۰ پر ہے کہ:-

ہندو نہرو کی امان میں امان لانے کا سعادت مند فرض بڑے بڑے علماء و رہنما ہیں
 (دیوبند) کو بھی "معاشرے دشمن" اور انکار پڑ رہا ہے۔ اگر نہرویت نہ ہو کہہ دیں کہ دیوبند
 اور سیاست کو ایک سمجھنے والے نہ لے گئے ہیں تو علماء دہائی و حقانی (دیوبند) کی ایک
 بڑی کلیپ اس پر تصدیق دیکھ کر دی گئی اور جو بڑے خیال کے مولوی و علماء دست
 سے گر کر کریں گے انہیں زمین و کافر شہر اکریل میں بھجوانے کی تدبیریں کرے گی (بھٹنا)

"الحاج نہرو" (معاذ اللہ)

دہائی علماء کانگریس نہرو اور گاندھی سے محبت کا مظاہرہ بھی آپ نے دیکھ لیا اور
 ان لوگوں کی علاوہ عرب میں نہرو حکومت کی تبلیغ کے متعلق بھی پڑھ لیا۔ ان ملاؤں نے
 دین اسلام و پاکستان بھلائی حکومت کی تبلیغ کرتے ہوئے مشرک لیڈروں نہرو و

گاندھی کو جس طرح بڑھا چڑھا کر بگڑا دیا میں بتی کیا ہے اور اس کے جو نتائج و اثرات نکلتے
اور دوسرے ملکوں کے باشندوں پر جو اثر ہوا ہے اس کے متعلق نامزدہ کو بہتان عقیم بغداد
درمطراز ہے کہ

”حقیقت میں دیار عرب میں ہندوستان کا پروردگار کا پروردگار کی بدولت بہت
زبردست ہے یہی سبب ہے کہ عرب لوگ ہندوستان کی محبت میں بہت غلو کر گئے ہیں اور
ہندوستانی لیدروں کو مقدس ہستیوں تصور کرتے ہیں۔ جب چٹڑت جو اہل لال نہروا رض
مقدس کا دورہ کرنے گئے تھے تو انہیں رسول اسلام کے عقیب سے نوازا گیا تھا
اور یہاں (بغداد) کے اخبارات نے جلی سرخیوں سے اہمیت نہرو لکھا تھا اور اس
پر تہمت غشی کا اظہار کیا گیا۔ جب کبھی اخبارات چٹڑت نہرو کے بارے میں کوئی خبر
شائع کرتے ہیں تو ان کا فوٹو ضرور چھاپتے ہیں اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان
کو ایک غیر مسلم سے کتنی محبت ہے۔“

میرے ایک شاگرد لکھنے لگے والد نہرو عظیم خدا کی قسم نہرو عظمت والا ہے
وہ درجہ ذیل ”اور بہت اچھا آدمی ہے“ کو بہتان لاہور ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء
روزنامہ جنگ لکرا پی ۲۸ ستمبر ۱۹۴۷ء میں امرہوی نے ایک شہر میں طنزاً نہرو
کو ”نیم حاجی“ لکھا تھا۔

عرب کی خاک پر تقدیر نے پیدا دیا ان کو
بچے چٹڑت جو اہل لال نہرو ”نیم حاجی“ بھی
گر یہاں دیکھئے کہ کافر نہرو کو کچھ ”احیاء“ بنا دیا گیا ہے یہاں نہیں امرہوی کی
ایک اور بانی نہرو کے دورہ نجد کے متعلق سن لیجئے لکھتے ہیں
جب رہا ہے آج مالا ایک پنڈت کی ”عوب“
برہمن زادے میں شان دہسری الہی تو ہو

حکمت پنڈت جو اہل لال نہرو کی قسم
مرنے ”اسلام“ جس پر کافر الہی لکھتے ہیں

(جنگ لکرا پی ۲۸ ستمبر ۱۹۴۷ء)

یہ نہ بھولے کہ کافروں مخالفوں کے ساتھ یہ سارا معاملہ دیوبند کی طرف سے اور دیوبند
کی وجہ سے ہوا اور جو رہا ہے آہ

شیخ در عشق ہست اں اسلام بانو
رشتہ تبیح از زنا ساخت

گاندھی کو دوش ہینڈ کا ثواب

صورت اشرق ایک اہل عربی رسالہ ہے جو مصر میں ہندوستانی سفارت تعلقہ جن میں
دیوبندی عالموں کی اکثریت ہوتی ہے کے حکمرانوں کی طرف سے نکلتا ہے۔ اس
رسالہ میں تمام مضامین ہندوستان سے تعلق ہوتے ہیں اس میں مصر کے ایک ممتاز
ادیب استاد دوزی نامی کا ایک مقالہ ہے جس میں اس نے تمام تر زور اس بات پر صرف
کیا ہے کہ گاندھی جی نے جو سیاسی طریقہ اختیار کیا تھا اس کی بناء پر وہ بیک وقت
ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ وہ قرآن پڑھتے ہوئے نقل کئے گئے۔ اس لئے وہ مسلمان
شہیدوں میں سے ایک شہید ہیں۔ (بکری تھکے عند اللہ مقام شہیدین اشتیں
لا شہید واحد) اس گاندھی کے لئے خدا کے ہاں دو شہیدوں کا ثواب ہے نہ کہ ایک
شہید کا۔ فقہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ صلاکتہ فہا کان فاندھی و
ما کانست حیاتہ الا کفر علی ذریعہ تہنن تھا اور اس کے ترشوں نے گاندھی پر
دروہ بھیجا۔ گاندھی اور اس کی زندگی کو علی غریبی (معاذ اللہ)

روزنامہ کو بہستان ۱۴ فروری ۱۹۵۷ء

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کا بولہبی نظریہ

گوستان لاہور سارا کٹر ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

”فکر علیوں نے پاکستانی قوم کی ایک نئی اصطلاح وضع کی ہے۔ لیکن انہوں نے وہ نہیں بتایا کہ اس جدید قومیت کی اساس کیا ہے؟ پاکستان کا وجود ایک نظریہ حیات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس نظریہ حیات کو حرکت کر کے کونسا نظریہ اختیار کیا جائے گا۔ کیا وہ جی جین احمدی والی نظریہ کہ ”اقوام اوطان سے بنتی ہیں“ کے معلوم نہیں کہ یہ نظریہ مسلمانوں نے رد کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ شاعر اسلام علامہ اقبال نے اسے بولہبی قرار دیا تھا

فیر نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ عادیوں و دیوبندیوں کی نشانیاں بتائی ہیں۔ مزید تعارف کے لئے آیات قرآن اور خصوصاً سورۃ توبہ کی تفاسیر تحت آیت ”ہم نہم من افح اور کتب حدیث میں باب الخوارج غاصطہ ہوں۔ اصل خوارج و دیوبندیہ تجدید و دیوبندیہ اکلیئے متدرج ذیل کتب کا مطالعہ کریں۔

صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۵ و ج ۲ ص ۱۰۵ و ج ۳ ص ۱۰۵ و ج ۴ ص ۱۰۵ و ج ۵ ص ۱۰۵ و ج ۶ ص ۱۰۵ و ج ۷ ص ۱۰۵ و ج ۸ ص ۱۰۵ و ج ۹ ص ۱۰۵ و ج ۱۰ ص ۱۰۵ و ج ۱۱ ص ۱۰۵ و ج ۱۲ ص ۱۰۵ و ج ۱۳ ص ۱۰۵ و ج ۱۴ ص ۱۰۵ و ج ۱۵ ص ۱۰۵ و ج ۱۶ ص ۱۰۵ و ج ۱۷ ص ۱۰۵ و ج ۱۸ ص ۱۰۵ و ج ۱۹ ص ۱۰۵ و ج ۲۰ ص ۱۰۵ و ج ۲۱ ص ۱۰۵ و ج ۲۲ ص ۱۰۵ و ج ۲۳ ص ۱۰۵ و ج ۲۴ ص ۱۰۵ و ج ۲۵ ص ۱۰۵ و ج ۲۶ ص ۱۰۵ و ج ۲۷ ص ۱۰۵ و ج ۲۸ ص ۱۰۵ و ج ۲۹ ص ۱۰۵ و ج ۳۰ ص ۱۰۵ و ج ۳۱ ص ۱۰۵ و ج ۳۲ ص ۱۰۵ و ج ۳۳ ص ۱۰۵ و ج ۳۴ ص ۱۰۵ و ج ۳۵ ص ۱۰۵ و ج ۳۶ ص ۱۰۵ و ج ۳۷ ص ۱۰۵ و ج ۳۸ ص ۱۰۵ و ج ۳۹ ص ۱۰۵ و ج ۴۰ ص ۱۰۵ و ج ۴۱ ص ۱۰۵ و ج ۴۲ ص ۱۰۵ و ج ۴۳ ص ۱۰۵ و ج ۴۴ ص ۱۰۵ و ج ۴۵ ص ۱۰۵ و ج ۴۶ ص ۱۰۵ و ج ۴۷ ص ۱۰۵ و ج ۴۸ ص ۱۰۵ و ج ۴۹ ص ۱۰۵ و ج ۵۰ ص ۱۰۵ و ج ۵۱ ص ۱۰۵ و ج ۵۲ ص ۱۰۵ و ج ۵۳ ص ۱۰۵ و ج ۵۴ ص ۱۰۵ و ج ۵۵ ص ۱۰۵ و ج ۵۶ ص ۱۰۵ و ج ۵۷ ص ۱۰۵ و ج ۵۸ ص ۱۰۵ و ج ۵۹ ص ۱۰۵ و ج ۶۰ ص ۱۰۵ و ج ۶۱ ص ۱۰۵ و ج ۶۲ ص ۱۰۵ و ج ۶۳ ص ۱۰۵ و ج ۶۴ ص ۱۰۵ و ج ۶۵ ص ۱۰۵ و ج ۶۶ ص ۱۰۵ و ج ۶۷ ص ۱۰۵ و ج ۶۸ ص ۱۰۵ و ج ۶۹ ص ۱۰۵ و ج ۷۰ ص ۱۰۵ و ج ۷۱ ص ۱۰۵ و ج ۷۲ ص ۱۰۵ و ج ۷۳ ص ۱۰۵ و ج ۷۴ ص ۱۰۵ و ج ۷۵ ص ۱۰۵ و ج ۷۶ ص ۱۰۵ و ج ۷۷ ص ۱۰۵ و ج ۷۸ ص ۱۰۵ و ج ۷۹ ص ۱۰۵ و ج ۸۰ ص ۱۰۵ و ج ۸۱ ص ۱۰۵ و ج ۸۲ ص ۱۰۵ و ج ۸۳ ص ۱۰۵ و ج ۸۴ ص ۱۰۵ و ج ۸۵ ص ۱۰۵ و ج ۸۶ ص ۱۰۵ و ج ۸۷ ص ۱۰۵ و ج ۸۸ ص ۱۰۵ و ج ۸۹ ص ۱۰۵ و ج ۹۰ ص ۱۰۵ و ج ۹۱ ص ۱۰۵ و ج ۹۲ ص ۱۰۵ و ج ۹۳ ص ۱۰۵ و ج ۹۴ ص ۱۰۵ و ج ۹۵ ص ۱۰۵ و ج ۹۶ ص ۱۰۵ و ج ۹۷ ص ۱۰۵ و ج ۹۸ ص ۱۰۵ و ج ۹۹ ص ۱۰۵ و ج ۱۰۰ ص ۱۰۵

شرح بخاری حصہ ۱ اور یعنی شرح بخاری حصہ ۲ خاص کر ص ۱۰۵ اور ج ۱۰۵ علیہ السلام حصہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

مسلمانوں سے اپیل

ہم سب کا مقصد یہی ہے کہ قیامت میں نجات نصیب ہو۔ اور یہ سب معلوم ہے کہ قیامت میں صرف اسی گروہ کو نصیب ہوگی جنہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہوگی ورنہ بے شمار ایسے بد نصیب کلمہ گو، نیک غازی عابد زاہد متقی پرہیزگار۔ مدعیان اسلام ہوں گے جنہیں بھی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ”مَنْحَقًا مَّحَقًّا“ لکھنا کہ جہنم دھکیل دیں گے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستگی نہیں ہوگی۔

اسی لئے بھی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے عنایت کردہ علم سے سیکھ کر ۱۱ سال اپنی امت کو اکابر فرمایا کہ قرب قیامت میں ٹڈی دل کی طرح فرقے ہو جائیں گے فلذا تم لمے میرے امتیوا ہر بد مذہب سے بچنا پھر آپ نے ہر فرقے کے علامات اور نشانات بتائے۔ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ان تمام فرقوں سے شریر اور بدترین فرقہ عادی کا ہوگا اسی لئے اُن غازی فرقہ کے علامات اور نشانات بڑی وضاحت سے بتائے تاکہ کوئی بد قسمت امتی ان کے پیچھے نہ آجائے۔

فقیر اویسی نے علیم الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم کے باوجود ان علامات و نشانات کچھ کر کے اہل اسلام پر واضح کر دیا ہے۔ ان علامات و نشانات کو دور حاضرہ کے تمام اسلامی فرقوں کے ہر فرقہ میں نہایت غور و فکر سے دیکھیں جس فرقہ میں جملہ علامات مذکورہ یا بعض نشانات بحیثیت فرقہ اور جماعت کے مل جائیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو امت کے شفیق رؤف رحیم سرایا رحمت اور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے متفق آگے تفصیل ہے)

د گئے۔ موچھے منڈے۔ ناجتے دانے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک و مولیٰ تمام مخلوق کا خالق و خدا تعالیٰ

چند پیراں سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کا خیر خواہ ہے اسی لئے اس
خالق کریم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی تین نشانیاں خصوصیت سے نمایاں
فرمائیں تاکہ انجان بھی جان جائے کہ یہ وہی ہیں
(نجدی - وہابی - دیوبندی)

مذکورہ بالا تینوں علامتیں آپ اپنے علاقہ میں انسانوں میں دیکھیں جن میں یہ کیفیت محبت
میں مل جائیں انہیں بھیجیں یہی وہی نہیں تیرھویں جو دھوکے صدی کی اصطلاح میں نجدی
وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے جن کی ان دو صدیوں میں ایک درجن حقیقت ناموں کی نشانیں ہیں
ان کا نقشہ فقیر ادبی نے دیا ہے۔ آئندہ دیا جائے گا کہ آئے تک نامعلوم کتا
رنگ بدلتے ہیں۔ لیکن بفضل تعالیٰ ان کی یہ نشانیاں ان پر چھاپ لگ گئی ہیں

انتباہ

یاد رہے سرسبز نڈے کا آغاز محمد بن عبد الوہاب نجدی سے کیا۔ چنانچہ شیخ الاسلام
بالباء الحرام مولانا سید احمد ابن زینی مفتی، مکہ مکرمہ اپنی کتاب مستطاب الدرر السیدنی
الردی الوہابیہ مطبوعہ میں یہ احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :-

ورقی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم سیما ہم التحاقیق تنصیص
علیہ ہولاء القوم الخاضعون من المشرق والایمین

لابن عبد الوہاب فیما ابتدعہ فمالحدیث
صریح فہم وکانت السید عبد الرحمن الاهدل
صفحتی زید بن ابی العتاج ارضہ یولفہ اهل تالیفا
للود علی ابن عبد الوہاب بل یجہن للرد علیہ

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم سیما ہم التحاقیق فانتہ لم
یقلہ احد منہ ابیہ لحدیث طبریہم

یعنی حضور کا یہ فرمان کہ "ان کی علامت سرسبز نڈا ہے" یہ نجدی خواجی قوم کے
مستحق نفس مرگ ہے۔ مولانا سید عبدالرحمن مفتی زید فرماتے تھے کہ وہابیوں کے رد
میں اور کوئی کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں ان کے رد کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ فرمان ہی کافی ہے کہ ان وہابیوں کی علامت سرسبز نڈا ہے۔ کیونکہ کسی گمراہ فرقہ
نے محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے پیروں کے سوا سرسبز نڈے میں تمکو نہیں کیا۔
نیز فرماتے ہیں، "کہ یہ منور محمد بن عبد الوہاب قیم سے ہے اور احتیاج ہے کہ یہ کسی
ذی الخیرہ بھی کی نفس سے ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا ان من ضلعتی
ہذا اقوام یقرؤن القرآن الخلیفۃ دیکھا کہ اوپر گدلا کیونکہ یہ خارجی اہل اسلام
کو تکرار کرتا تھا اور بت پرستوں کو کچھ نہیں کہتا تھا"

فخر احسان حضرت علامہ محمد بن عابد بن شانی رحمۃ اللہ علیہ بھی نجدیوں ' وہابیوں کو
یافعیوں خارجوں میں شمار فرماتے ہیں۔ چنانچہ کتاب الجہاد باب البغوات میں زیر
بال خواجہ غم فرماتے ہیں۔

"خواجی ایسے ہوتے ہیں جیسے ہمارے زمانے میں پیر وان عبد الوہاب سے واقع
ہوا۔ جنہوں نے نجد سے خروج کر کے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر تغلب کیا۔ وہ اپنے آپ
کو کہتے تو مہدی تھے (جیسے اکمل ان کے پیر کا دیوبندی اپنے کو حقیقی کہتے ہیں) مگر
ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے (نجدی وہابی) مذہب پر نہیں
وہ مشرک ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت و جماعت کا قتل اور ان کے علماء کا
شہید کرنا سبغ ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توادی ان کے شہر
ویران کیے اور مسلمانوں کے لشکر کو ان (نجدیوں وہابیوں) پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں"

(رد المحتار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد ثالث ص ۲۳)

خود محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اس کے رد میں

ہو کتاب (رسالہ سلیمانہ لکھی ہے۔ اس میں محمد بن عبداللہ اب امیر لشکر و بابہ کو غالب کر کے لکھتے ہیں۔ کہ حدیث قرن الشیطان کی رو سے پہلا فقرہ جو ظاہر ہوا۔ وہ ہماری ادنیٰ نہیں (محمد بن عبداللہ اب جعفری) ظاہر ہوا غور کرو ایک حدیث مدبر سے کہ مدینہ و مکن ان امور سے بھرے ہیں جن کی بناء پر تم مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہو۔ یعنی نداء یا رسول اللہ وغیرہ۔ بلکہ مکن و حرمین میں یہ امور سب جگہ سے زائد پائے جاتے ہیں اور ہمارے شہر نجد وہی ہے جہاں سب سے پہلے فقہ (غیر عبداللہ اب جعفری) کا ظہور ہوا۔ بلا مسلمین میں کوئی شہر ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں ہمارے شہر (نجد) سے زائد قتل کا ظہور ہوا۔ نہ زمانہ تھم میں نہ اس زمانہ میں۔ اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ نجد بھی کہیں دارالایمان ہو گا اور وہاں طاغوت ظہور پا یا جائے گا اور حرمین شریفین و مکن (بقول نجدی) بلاد کفر جا ہیں گے۔ وہاں بت پرستی جاری ہو جائے گی تو ضرور سرور دیناں فرما دیے اور نجد کے لیے دعائے برکت فرماتے۔ حالانکہ حاملہ برعکس ہے۔ آپ نے مشرق کے لیے عزائم اور نجد کیلئے خصر صاف ظاہر فرمایا کہ قرن الشیطان سے ظاہر کر دیا۔ اور دعائے انکار فرما دیا

دعوت غور فکر

میں نے چوڑی داستان سے نتیجہ نکلا کہ عالم اسلام میں متعدد گروہ کا ہونا لازمی امر ہے اور ان میں ایک ایسا فرقہ بھی ضروری ہے جس میں لاشعہ اوراق کے مطابق علما اور دانشمات کا پایا جانا نہایت ضروری ہے اس لئے کہ وہ علامات اور نشانات ایسا ذات با برکات علیہ اکل العلوٰات و افضل التسلیمات تے بتائے ہیں کہ کائنات کی کوئی طاقت ان کے ارشادات کو ٹھکرا نہیں سکتی

اب ناظرین سے سوال ہے کہ جب تم سب مانتے ہو کہ ہمارے دور وجود میں

صدی (میں سینکڑوں نے سنے مذہب پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنی حقانیت پر نہ میں و آسمان کے قلابے ملا تا ہے اور اپنے سوا باقی سب کو گمراہ اور بے دین گردانتا ہے۔ لیکن کوئی تو اس فقیر ادیس غفرلہ کی ہوائے کینک ۳۴ پارٹیاں نہیں گمراہ اور بے دین ہو گا تو بتاؤ کہ مصلیٰ ارشاد رسول تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کیسے مرحومہ تراش۔ ملتے ملتے ہو گئے ہم سب میں کوئی نہیں۔ خدا گنتی کہتے ورنہ فقیر ادیس غفرلہ کو کہتے دیکھو وہ ربانی۔ دیر بند یعنی بتائی جات

جماعت اسلامی (مودودی) احزاب پارٹی (خاکساری بخاری۔ نجدی غیر مقدس دینی ہاں (سوال) وغیرہ وغیرہ ان سب کا نقشہ ص ۱۲۰ پر ملتا ہے اور ہمیں چاروں کو تم نے اپنا نشانہ بتایا ہے۔ وہ دور حاضر میں دین کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ دین کا کوئی شبہ ایسا نہیں جس میں ان حضرات کی نمایاں خدمات نہ ہوں بلکہ ان حضرات نے توحیدت اسلام ہی اپنا مقصد حیات بن لیا ہے اسے کوئی گمراہ اور بے دین قرار دیا جا سکتا ہے اگر ایسے دین پرور لوگ بھی گمراہ اور بے دین تو پھر دنیا میں دیندار اور حق پرست کون ہے؟

جواب

تقریباً اسی طرح کی کشمکش حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی اس جو ان فاضل کی شکتی پیش آئی تھی جسے قتل کرنے کا حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ وہ بھی یہ سوچ کر واپس لوٹ آئے تھے کہ ایک فاضل کو کیسے قتل کیا جائے۔ جیسا کہ ان کا واقعہ تفصیل سے فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو خبر دی تھی کہ آخر زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے۔ اچھی باتوں کی تلقین کریں گے، نماز و روزہ کا احقر ان کے میان سب سے زیادہ ہو گا اور اس کے باوجود دین سے ان کا کوئی تعلق نہ

تو اس وقت بھی صحابہ کرام کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ کسی بھی شخص کو دین اور اہل پسندیدہ قرار دینے کے لئے یہی ظاہری علامات دیکھی جاتی ہیں۔ دل کے اندر کون کونسا ہے اور جب یہی علامات بے دین اور خرافات لوگوں کے لئے اور بھی حضور قرار دے رہے ہیں تو یہ دیندار قاضی اور بے دین نمازی کے درمیان امتیاز کس طرح کیا جائے گا؟

غالباً اسی ایرانی کائنات پر تھا کہ اصحاب نے سب کچھ سن لینے کے بعد پھر یہ سوال کیا کہ کوئی ایسا شخص ہے یا رسول اللہ ان کے خاص علامات کیا ہے؟ مطلب یہ تھا کہ یہی علامات تو خدا پرست اور دیندار مسلمانوں کی بھی ہیں کوئی ایسی علامت بتائیے جو اسی بے دین اور گمراہ کمن جماعت کے ساتھ خاص ہو تو اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ جیسا ہم انتخاب لیں ان کے خاص علامات سر نہ لانا ہوگی

کچھ کام مایہ ہے کہ ان اوصاف کی وجہ سے عوام و بایوں دیوبندیوں کو پسند فرماتے ہیں دراصل وہی اوصاف ہیں ایک ایسی جماعت کا یقین دلاتے ہیں جو آخر زمانے میں ظاہر ہوگی۔ اور جس سے علیحدہ رہنے کی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تاکید فرمائی ہے۔ اگر دیوبندی وہابی ان اوصاف کے حامل نہ ہوتے تو اس کی طرف سے گمانی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور محسوس کرنے کا اصل موجب ان کا دین کے نزاکت ہیں۔

فیصلہ کن بات

ساری بحث جانے دیجئے کہ انکم مدینزل پر قہنہ کے نتیجے میں اتنا تو نام لوگ قہنہ کریں گے کہ آخر زمانے میں ایک جماعت نکلاگی جو مذکورہ بالا اوصاف کی حامل ہوگی اگر یہ لوگ نہیں تو پھر کب ہی نہ آئے کہ دوسری وہ کون سی جماعت ہے جس میں ماسبق مدینوں کے بیان کردہ علامات پائی جاتی ہیں۔

اس لئے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو صرف روزہ نماز اور چند

ظاہری خوبوں اور دین کی خدمت کی حیثیت سے نہ دیکھئے بلکہ احادیث میں اس مسئلہ میں جو امت کی جتنی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان ساری علامتوں کے آئینے میں جانوہ لیجئے روزہ نماز اور دینی دعوت تو ان علامتوں کا صرف ایک حصہ ہے تصویر کا صرف ایک رخ دیکھ کر پوری شخصیت کا سراپا معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔

مخلص اور سچے مسلمان کا فیصلہ

ان حالات میں اب مومن کا ضمیر ہی اس کا فیصلہ کرے گا کہ رسول پاک صابر و پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی دیا بیرون دیر بندوں سے شکست ہونے میں یا ان سے علیحدہ رہنے میں یہ سوال صرف ان لوگوں سے ہے جنہیں صرف خدا و رسول کی خوشنودی کا جذبہ ہے باقی رہ گئے وہ لوگ جو کسی مادی منفعت کی پلڑی یا مذہبی شقاوت کے بند ہیں ان کے ساتھ ہیں تو ان کے متعلق میں صرف اتنا عرض ہے کہ وہ اپنا خوش نفس کی پیروی میں جتنی دیر تک جانا چاہیں چلے جائیں۔ احترامِ نبوت کے قانون کی اب کوئی زنجیر ان کے آٹھے ہونے قدر ان کو نہیں روک سکتی۔ لیکن صرف اتنی سہائی برقرار رکھیں کہ اپنے نفس کے شیطانی کی فرمانبرداری کرتے وقت خدا و رسول کی خوشنودی کا نام نہ لیا کریں

خلاصہ یہ کہ

جن اوصاف کی وجہ سے لوگ دیوبندیوں و بایوں کو پسند کرتے ہیں انہیں کہ دیوبندی اوصاف ہیں اس گروہ سے بھی روشناس کرتے ہیں جس کی نشان دہی آج سے تقریباً چودہ سو برس پیشتر خدا کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اپنی وفادار امت کو تاکید کی تھی کہ جب ان نشانوں کا کوئی گروہ تمہیں ملے تو تم اس سے دور رہنا۔

ابھی اسی کو اپنے رسول کی خوشخبری عنایت ہو وہ وہاں ہوں کی تمام پارٹیوں سے دور رہے اور جو اپنی خواہش نفس کا غلام ہو اُسے ایک دغا دار سوکن کی روش اختیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

سوال :- جتنا آپ نے تیر پھینکے ہیں ان کا نشان غلط ہے اس لئے کو آپ کی تمام بتائی ہوئی علامات اور نشانیاں خارج ہونے کے لئے تھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھے اور وہ گذر گئے۔ آپ آپ بعض تعصب اور خد سے دیوبندیوں وہاں ہوں پر چسپاں کر رہے ہیں یہ بعض مسلمانوں کو خوشتر کرنے والا معاملہ ہے۔
جواب :- حضرت نے فتنہ کی روایات نقل کر دی کہ غور سے پڑھا ہے وہ اس تنازع کو جبراً نہیں کر سکتا ورنہ لیجئے ان احادیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل الفاظ پاک موجود ہیں۔

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ موتہ ضعیف هذا قوماً اس کی نقل سے ایک ایسی قوم اور آگے کی جو اس کے اوصاف کی حامل ہو گی۔

(۲) مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے

(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیكون فی امتی قوم یعنی عنقریب میری امت میں ایسے پیدائیں گے۔

ان روایات میں آنے والوں کی خبر دی لیکن اس کی تصریح سنیئے۔

(۱) مسیحیج قوم فی آخر الزمان ہوتے۔ یعنی وہ لوگ قریب قیامت میں آخر زمانہ میں پیدا ہوں گے اور یہ مسیحیج اور یحیج فی آخر الزمان متعدد روایات میں ہیں۔ ان لوگوں کی آخری جماعت دجال مین کے ساتھ ہو جائے گی۔ کہا قال لا یزالون

صلی علیہ وسلم نے دروغاً بھی کہا کہ نبی کوئی سے متا جب فتنے روایت سنائیں

یخرجون حتی یخرج آخرہم من الدجال۔ ایسے وہ لوگ مین گئے ملانے دین سے خروج کرتے ہوں ان کا آخری گردہ دجال مین سے جاملے گا۔
ناظرین! مابین یا نہ مابین کہ نفیر کی بتائی ہوئی نشانی والے ہر زمانہ میں دین کے حلیہ اور بننے کے باوجود ان کا انجام برباد ہو گا

تعزیرات نبویہ برائے دایہ دیوبندیہ
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جب اپنے دشمنوں کی نشانیاں وضاحت سے بتائی تو ساتھ ساتھ ان کی سزا میں بھی بیان فرمادیں تاکہ امت کے ذی اقتدار حضرات حق الامکان دشمنان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکوبی فرما سکیں۔

(۱) فانہما یتقتوہم فاقتلوہم
فان فی قتلہما اجر لکون قتلاہم

رواہ البخاری ۲۲۳۷

یعنی اے میرے امتو! تم جہاں انہیں پاؤ انہیں قتل کر دو قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے

(۲) لئن ادرکتم لاقتلکم قتل عاد رکنہ العال ۳۳۷

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوں تو میں ان سے قوم عاد کی طرح لڑائی کروں

(۳) ایکس طرح کے گستاخ اور بے ادب کو قتل کرانے کے لئے صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جی شہدائوں کو خود رحمۃ اللہ علیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا بالآخر شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ خالی ہاتھ لوٹے تو آپ نے افسوس فرمایا کہ اگر وہ مارا جاتا تو قیامت نہ ہی بھگوتے ختم نہ ہو جاتے

بادور انہیں ہم بہشت کی کو قتل کرنے یا مارنے اور اس سے لڑنے جھگڑنے کا نہیں کہتے اس لئے کہ یہ حکومت کے متعلق ہے۔

اہلنت ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے مذہبی بہروہوں سے عوام کو بچ کر رہنا لازمی ہے انہیں مذہبی لیڈر ماننے کے بجائے دین کے پیڑے سمجھ کر اپنے مسلک حق مذہب بہشت پر مضبوط رہیں۔

(۲)

آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فمن ادرك ذلک الزماں

فلیتعود باللہ (علیہ السلام)

جو ایسے لوگوں کو اپنے دور زمانے میں پائے تو ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے

غور کیجئے پناہ کس سے مانگی جاتی ہے۔ ادھر حضور علیہ السلام نے ان کی قرآن خوانی نماز روزہ عبادت اسلام کے لیے چوڑے دعوای دیگر خوبیاں بیان فرمائیں۔ ادھر امت پیاری کو دور رہنے اور ان سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی۔

ہاتھ دے بیٹا حکم حکام کے لئے تھا دوسرے ہم غبار عوام کو اس کے باوجود کوئی برکت ان کے جالوں میں چھپتا ہے تو وہ بہت بڑا برکت ہے۔

(۳)

لا یعودون فیہ حتی یعود السیم

الحی فوقہ دکنز السال

دین سے نکل کر ان کا واپس لوٹنا ایسے ناممکن ہے جیسے تیرکان سے نکلنے

کے بند۔

غور کیجئے کہ وہ لوگ باوجود ممکن و مسلم کے نہ صرف لباس پہنتے ہوئے ہیں بلکہ اسلام کی تمام خوبیوں سے ایسے مزین ہیں کہ دیکھنے والے کو اپنے دین و اسلام پر تشک ہو سکتا ہے لیکن ان کے دین و اسلام پر تو وہ ہم و گمان ہی نہیں۔

دیکھتے

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بچے بچے دین اور اسلام سے کورے اور ایمان سے کوسوں دور بلکہ شیطان ابلیس کے چیلے میں آنک کہ دجال لعین کی پاری میں مل کر دجال کے ساتھ جہنم میں جاؤں گے

کیا وہابی دجال کا ساتھ دیں گے

اس کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث سے ظاہر ہے حضرت ابوہریرہ اسل حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی کہ حضور نے ان کے متعلق فرمایا لا یزالون یخرجون حتی یتخرج اخرهم مع المسیح الدجال

... رواہ الشافعی مشوارۃ شریف ... وحقی بکون اخرهم مع المسیح الدجال الدجال الدجال فی البدیۃ لغتی مکمل ... یعنی خوارج و زکوٰۃ کی طرح رنگ بدل کر کبھی خارجی کبھی مستری کبھی وہابی کبھی سنی کبھی ملاہری کبھی محمدی کبھی اسماعیلی کبھی دہلی غیر متقلد اور دیرینہ کبھی تبلیغی کبھی مودودی (نجات اسلامی) کبھی کچھ کبھی کچھ نام بدلے آخری ٹوک (روالداعلم) کو نام بدلے دجال لعین کے ساتھ ہوگا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۷	ہجرت قبلہ و بعد نبوی کی قبلہ سے	۳۷
۳۵	تھا جس قبیلہ کے دی گئے گستاخی کی	۳۵
۳۶	گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی	۳۶
۳۶	اولاد و مال کا ساتھ دینگی	۳۶
۳۷	ایک متقی اور نیک لیکن گستاخ	۳۷
۳۷	کے نقل کا حکم نبوی	۳۷
۳۸	حضور علیہ السلام گستاخ کی قلبی	۳۸
۳۸	گستاخی کا پتہ دیا جس نے گستاخ	۳۸
۳۹	نے اقرار کیا	۳۹
۵۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم	۵۱
۵۱	نبی کا انکار منافقین کو سزا	۵۱
۵۳	احادیث نبویہ پر اسے علامات	۵۳
۵۳	دعا میں دیو بندوں کی تحقیق	۵۳
۵۴	موتیوں نمونہ کے لئے کی تحقیق	۵۴
۵۵	ماتھے پر سیاہ داغ کی اس حدیث	۵۵
۵۶	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو	۵۶
۵۷	خاریجوں نے شکر پر بھی کہا	۵۷
۵۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خاریجوں	۵۸
۵۸	کو حضور علیہ السلام کی ناک کی نشانیوں سے	۵۸
۶۸	پہچان	۶۸
۳۷	ہجرت کی آیات اہل اسلام پر	۳۷
۳۷	اور متقیان شان رسالت	۳۷
۳۷	نبی کے نزدیک اس کا ذکر	۳۷
۳۷	دعا حضور علیہ السلام سے	۳۷
۳۷	بہتر ہے	۳۷
۳۸	ایک مسودہ نبوی کا کارنامہ اور	۳۸
۳۸	مزارات صحابہ و صحابیات و اہل بیت	۳۸
۳۸	ہند و پاکستان میں و اہل بیت	۳۸
۳۸	کا داخلہ	۳۸
۳۹	و اہل بیت کا پہلا ہجاری	۳۹
۳۹	اسماعیل و یحییٰ	۳۹
۴۰	دیو بندوں اور غیر مذہبیانہ زندگی	۴۰
۴۰	دیو بندوں و دیو بندوں اور نبیوں کے	۴۰
۴۱	آباد مذہبی کا تعارف اور رسول اللہ	۴۱
۴۱	صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱
۴۲	حضور علیہ السلام کے نام میں گستاخ	۴۲
۴۲	کی نشانی	۴۲
۴۳	آیت قرآنی سے گستاخ	۴۳
۴۳	رسول کی نشانی	۴۳
۴۴	رسول انبیا کی جراثیم و باطنی	۴۴

۸۰	موتیوں نمونہ اور ناک کو ناک پر بار	۸۰
۸۱	موتیوں نمونہ خاریجوں کی علامت ہے	۸۱
۸۲	اسلامی موتیوں نمونہ	۸۲
۸۲	احادیث مبارکہ	۸۲
۸۲	موتیوں کے متعلق جملہ امت اور	۸۲
۸۲	اہل اسلام کا قبیلہ اور خارجیوں کا	۸۲
۸۲	کی علامت	۸۲
۸۲	موتیوں کی مختلف روایات کی	۸۲
۸۴	تطبیق اور سوالات کے جوابات	۸۴
۸۸	خلاصہ بحث و احاف کا مذہب	۸۸
۸۸	عوام اور دیوبندی اور غیر مقلدین	۸۸
۸۹	سے اپنی	۸۹
۸۹	دیوبندیوں و دیوبندی کی تشریح نشانی	۸۹
۹۰	ماتھے پر سیاہ داغ	۹۰
۹۱	یہاں بھی جو جھم کے سوال کا	۹۱
۹۱	جواب و مزید تحقیق	۹۱
۹۱	دیوبندیوں و دیوبندیوں کی جو جھم یا جھم	۹۱
۹۱	نشانی کی گون گونٹی اور گونٹی پڑتی	۹۱
۹۲	پر پیدا ویا نہ تھا	۹۲
۹۲	دیوبندیوں و دیوبندیوں کی ساتوں نشانی	۹۲
۹۵	میں اور صحت دار صحت	۹۵
۶۸	حضور علیہ السلام کا گستاخ دہی ہوتا ہے	۶۸
۶۸	وجود لہذا حرام یا والدہ لہذا ہو	۶۸
۶۸	دیوبندیوں اور دیوبندیوں کی جھم	۶۸
۶۸	خاریجوں اور منافقوں کی جھم	۶۸
۶۸	علامت کا غلام	۶۸
۶۸	دیوبندیوں کے توہمات	۶۸
۶۸	کا ازالہ	۶۸
۶۸	دیوبندیوں و دیوبندیوں کا ہونا	۶۸
۶۸	قرآنی معجزہ کا قصور ہے	۶۸
۶۸	دیوبندیوں و دیوبندیوں کی پہلی	۶۸
۶۸	نشانی سرمنڈوانا	۶۸
۶۸	دیوبندی سرمنڈوانے سے	۶۸
۶۸	نبی کی سنت پر عمل کرتے ہیں	۶۸
۶۸	سرمنڈوانے پر دیوبندیوں و دیوبندیوں	۶۸
۶۸	کی مجبوری اور اس پر اسے فر ہے	۶۸
۶۸	دیوبندیوں و دیوبندیوں کی دوسری	۶۸
۶۸	نشانی کو مٹھنے چٹ مٹھا	۶۸
۶۸	امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ کہ	۶۸
۶۸	موتیوں تراشی کو در سے مارو	۶۸
۶۸	موتیوں نمونہ یا بدعت	۶۸
۶۸	دیوبندی بدعتی ہیں	۶۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت	
۹۶ کے مطابق دوسری کے علاوہ	۹۶
دعاویوں دیوبندیوں کی اسٹوری	
۹۷ نشانہ امیری ہوئی پیشانی	۹۷
دعاویوں دیوبندیوں کی ناقصی اور	
دوسری نشانہ اور پچھے رخسار	
۹۸ اور گری آنکھیں	۹۸
دعاویوں دیوبندیوں کی	
گھبراہٹیں نشانہ قرآن خوانی	
۹۹ قرآن دانی پھر قرآن کی عمدت وغیرہ	۹۹
دعاویوں دیوبندیوں بارہوی نشانہ	
بیتوں کی آیات انبیاء اولیا و	
۱۰۰ محمد اہل اسلام پر پڑھنا	۱۰۰
پادری اور دہلی دیوبندی کی	
قرآن کی آیات پر عمل پڑھنے کا	
واقعہ	۱۰۳
۱۰۱ حضور علیہ السلام نے فرمایا	
ایسے لوگوں کے قرآن پڑھنے	
پڑھاتے کا کوئی اعتبار نہیں	
۱۰۲ یہ دعاویوں کی تیرھویں علامت ہے	۱۰۲
دہلی دیوبندی قرآن مجید کے	
اور تفسیر میں	۱۱۳

۱۰۳	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۸
۱۱۹	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۴
۱۳۵	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۶
۱۶۷	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۸
۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۸
۱۷۹	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۸
۱۸۹	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۲
۲۰۳	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۶
۲۰۷	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۸
۲۰۹	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۲
۲۱۳	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۴
۲۱۵	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۸
۲۱۹	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۲
۲۲۳	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۴
۲۲۵	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۶
۲۲۷	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۸
۲۲۹	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۰
۲۳۱	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۴
۲۳۵	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۸
۲۳۹	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۲
۲۴۳	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۴
۲۴۵	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۶
۲۴۷	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۸
۲۴۹	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۰
۲۵۱	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۴
۲۵۵	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۷
۲۵۸	۲۵۸
۲۵۹	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۲
۲۶۳	۲۶۳
۲۶۴	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۶
۲۶۷	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۸
۲۶۹	۲۶۹
۲۷۰	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۲
۲۷۳	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۴
۲۷۵	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۸
۲۷۹	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۱
۲۸۲	۲۸۲
۲۸۳	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۴
۲۸۵	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۶
۲۸۷	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۸
۲۸۹	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۰
۲۹۱	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۴
۲۹۵	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۸
۲۹۹	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۰
۳۰۱	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۲
۳۰۳	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۸
۳۰۹	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۰
۳۱۱	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۲
۳۱۳	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۴
۳۱۵	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۶
۳۱۷	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۸
۳۱۹	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۰
۳۲۱	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۲
۳۲۳	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۴
۳۲۵	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۶
۳۲۷	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۸
۳۲۹	۳۲۹
۳۳۰	۳۳۰
۳۳۱	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۲
۳۳۳	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۴
۳۳۵	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۶
۳۳۷	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۸
۳۳۹	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۰
۳۴۱	۳۴۱
۳۴۲	۳۴۲
۳۴۳	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۴
۳۴۵	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۶
۳۴۷	۳۴۷
۳۴۸	۳۴۸
۳۴۹	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۰
۳۵۱	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۲
۳۵۳	۳۵۳
۳۵۴	۳۵۴
۳۵۵	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۶
۳۵۷	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۸
۳۵۹	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۰
۳۶۱	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۲
۳۶۳	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۴
۳۶۵	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۶
۳۶۷	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۸
۳۶۹	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۰
۳۷۱	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۲
۳۷۳	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۴
۳۷۵	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۶
۳۷۷	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۸
۳۷۹	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۲
۳۸۳	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۴
۳۸۵	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۸
۳۸۹	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۰
۳۹۱	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۲
۳۹۳	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۶
۳۹۷	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۸
۳۹۹	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۰
۴۰۱	۴۰۱
۴۰۲	۴۰۲
۴۰۳	۴۰۳
۴۰۴	۴۰۴
۴۰۵	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۶
۴۰۷	۴۰۷
۴۰۸	۴۰۸
۴۰۹	۴۰۹
۴۱۰	۴۱۰
۴۱۱	۴۱۱
۴۱۲	۴۱۲
۴۱۳	۴۱۳
۴۱۴	۴۱۴
۴۱۵	۴۱۵
۴۱۶	۴۱۶
۴۱۷	۴۱۷
۴۱۸	۴۱۸
۴۱۹	۴۱۹
۴۲۰	۴۲۰
۴۲۱	۴۲۱
۴۲۲	۴۲۲
۴۲۳	۴۲۳
۴۲۴	۴۲۴
۴۲۵	۴۲۵
۴۲۶	۴۲۶
۴۲۷	۴۲۷
۴۲۸	۴۲۸
۴۲۹	۴۲۹
۴۳۰	۴۳۰
۴۳۱	۴۳۱
۴۳۲	۴۳۲
۴۳۳	۴۳۳
۴۳۴	۴۳۴
۴۳۵	۴۳۵
۴۳۶	۴۳۶
۴۳۷	۴۳۷
۴۳۸	۴۳۸
۴۳۹	۴۳۹
۴۴۰	۴۴۰
۴۴۱	۴۴۱
۴۴۲	۴۴۲
۴۴۳	۴۴۳
۴۴۴	۴۴۴
۴۴۵	۴۴۵
۴۴۶	۴۴۶
۴۴۷	۴۴۷
۴۴۸	۴۴۸
۴۴۹	۴۴۹
۴۵۰	۴۵۰
۴۵۱	۴۵۱
۴۵۲	۴۵۲
۴۵۳	۴۵۳
۴۵۴	۴۵۴
۴۵۵	۴۵۵
۴۵۶	۴۵۶
۴۵۷	۴۵۷
۴۵۸	۴۵۸
۴۵۹	۴۵۹
۴۶۰	۴۶۰
۴۶۱	۴۶۱
۴۶۲	۴۶۲
۴۶۳	۴۶۳
۴۶۴	۴۶۴
۴۶۵	۴۶۵
۴۶۶	۴۶۶
۴۶۷	۴۶۷
۴۶۸	۴۶۸
۴۶۹	۴۶۹
۴۷۰	۴۷۰
۴۷۱	۴۷۱
۴۷۲	۴۷۲
۴۷۳	۴۷۳
۴۷۴	۴۷۴
۴۷۵	۴۷۵
۴۷۶	۴۷۶
۴۷۷	۴۷۷
۴۷۸	۴۷۸
۴۷۹	۴۷۹
۴۸۰	۴۸۰
۴۸۱	۴۸۱
۴۸۲	۴۸۲
۴۸۳	۴۸۳
۴۸۴	۴۸۴
۴۸۵	۴۸۵
۴۸۶	۴۸۶
۴۸۷	۴۸۷
۴۸۸	۴۸۸
۴۸۹	۴۸۹
۴۹۰	۴۹۰
۴۹۱	۴۹۱
۴۹۲	۴۹۲
۴۹۳	۴۹۳
۴۹۴	۴۹۴
۴۹۵	۴۹۵
۴۹۶	۴۹۶
۴۹۷	۴۹۷
۴۹۸	۴۹۸
۴۹۹	۴۹۹
۵۰۰	۵۰۰

ہمارے مطبوعات

۱۱۔ کرامت مصمم	۱۲۔ شرح حدیث افک	۱۳۔ القول الجلی
۱۴۔ حاشیہ بخاری کے جوابات	۱۵۔ ولی اللہ کی پرواز	۱۶۔ رفق الفساد
۱۷۔ حمل الجنائزۃ	۱۸۔ مخزن راز و نیاز	۱۹۔ الفضل الاح
۲۰۔ میما و النبی عید کیوں؟	۲۱۔ آئینہ شیعہ نما	۲۲۔ النجاة فی تصور النبی فی السلوۃ
۲۳۔ انس اور بنتا	۲۴۔ شہرہ سے میٹھانا بہ محمد	۲۵۔ دہلی دیوبندی کی نشانی
۲۶۔ دیوبندی بریلوی فرق	۲۷۔ تبلیغی جماعت کا شناسختی وارڈ	۲۸۔ شیعہ فرقے
۲۹۔ زیارت	۳۰۔ اذان پر قبسہ	۳۱۔ نعم نامی شرح شرح جوی
۳۲۔ اور دونوں صفت شہر خواجہ	۳۳۔ گنگوٹیا کا بڑا انجام	۳۴۔ کھنڈی لکھنا
۳۵۔ تحقیق بدعت	۳۶۔ حج کا ساتھی	۳۷۔ روئے سجادہ مناظرہ
۳۸۔ تحفہ ذخیرہ عن سفراء میں کا مرنی	۳۹۔ غیر تعلیم کی گنگے سر نماز	۴۰۔ تحفہ راجہ باب
۴۱۔ صلیبی شریعت شریعت حق	۴۲۔ کھنڈی لکھنا کا دم موم	۴۳۔ انگلیٹھ جو مینے کا ثبوت
۴۴۔ تحقیق عجیب	۴۵۔ نیکل المزام	۴۶۔ بدعت مکہ مکین فی وضو وغیرہ طحاوی
۴۷۔ اسوۃ التعزیر فی التصویر	۴۸۔ تہذیبی جماعت کے کارنامے	۴۹۔ نقول مقبول فی نیات رسول
۵۰۔ نقول المسیح فی قہر المسیح	۵۱۔ نماز جنفی مزمع علی بہترین اثبات	۵۲۔ طسرتہ ختم شریف
۵۳۔ تحفہ لاریب فی بدعت المہاجرین	۵۴۔ مستغنیہ یا زنا	۵۵۔ بڑھیکا کا بڑا اثر و نفوذ عظیم کی کثرت
۵۶۔ غوث العباد فی بحث المہاجرین	۵۷۔ غلام غیب کا ثبوت	۵۸۔ قرآن اور شیعہ
۵۹۔ تسکین الخواطر فی تحقیق الحقائق	۶۰۔ نماز خانہ کے بعد دعا کا ثبوت	۶۱۔ فیض الکاف فی علم الی یوسف
۶۲۔ رفقہ کما سف فی کل ذلک	۶۳۔ امارۃ القلوب عن بعادۃ یعقوب	۶۴۔ احسن مقال فی روایت الہدای
۶۵۔ لغوہ ریالت بدعت یا لغوہ کبیرا	۶۶۔ حدیث قرطاس	۶۷۔ تعویذات و عملیات اولیسی
۶۸۔ نماز میں تصور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ بدعت	۶۹۔ شریعت پر علی الاذکار امام الہدای	۷۰۔ فیوض احمد فی خواص اللہ تعالیٰ
۷۱۔ رجوع الشیطان فی الصلوۃ والسلام عند الاذان		

ناشر: مکتبہ اویسیہ ضویہ ملتان و ڈوبہاول پور
(پاکستان)

ہلال پرنٹنگ ایجنسی، محکمہ امیر آباد، اندر و ضلع پجری ملتان